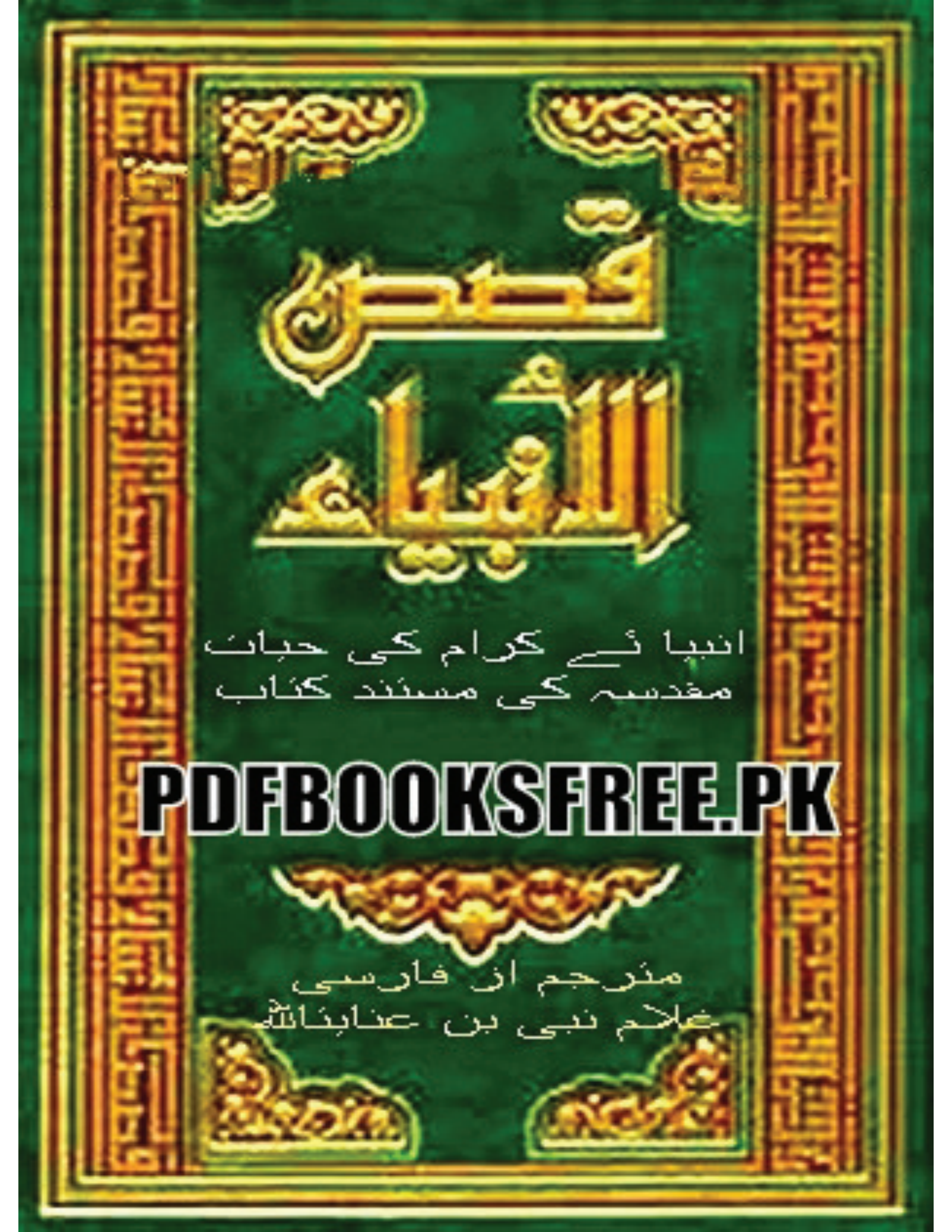

قصص الانبیاء
انبیائے کرام کی حیات
مقدسہ کی مستند کتاب
PDFBOOKSFREE.PK
مترجم از فارسی
غلام نبی بن عنایت اللہ

انبیائے کرام کی حیات مقدسہ کی مستند کتاب

# قصص الانبیاء



مترجم از فارسی

غلام نبی بن عنایت اللہ




عظیم اینڈ سنز پبلشرز
الکریم مارکیٹ' اردو بازار لاہور



وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فؤادک

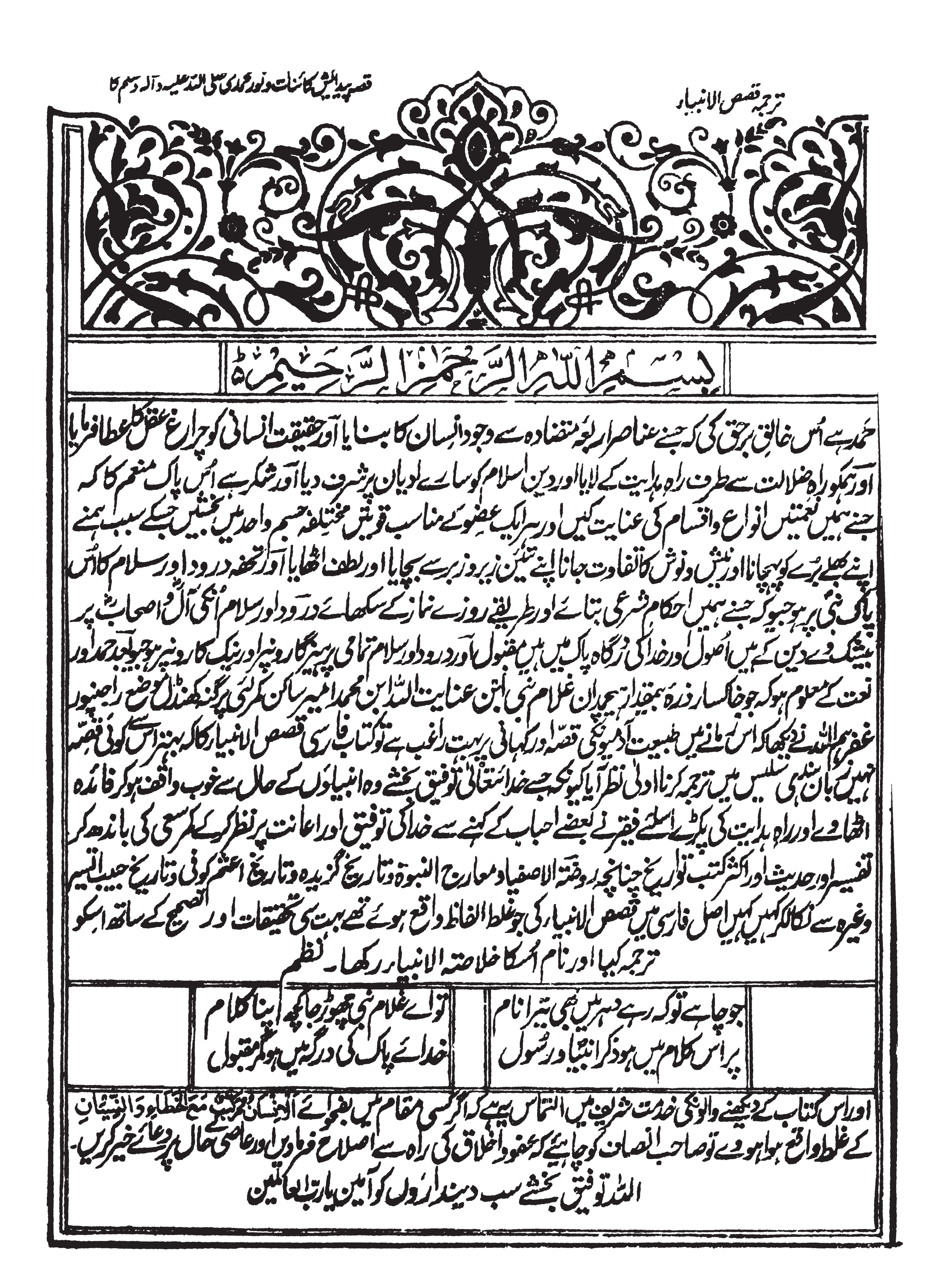
الحمد للہ کہ ترجمہ قصص الانبیاء مولفہ علامہ دہر وفہامہ عصر جناب مولانا مولوی غلام نبی
ابن عنایت اللہ کمرلئی المسمیٰ بہ

# خلاصۃ الانبیاء

ترجمہ اردو

# قصص الانبیاء

۱۳۷۶ھ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد ہے اُس خالقِ برحق کی کہ جسنے عناصر اربعہ متضادہ سے وجود انسان کا بنایا اور حقیقت انسانی کو چراغ عقل کل عطا فرمایا اور ہمکو راہ ضلالت سے طرف راہ ہدایت کے لایا اور دین اسلام کو سارے ادیان پر شرف دیا اور شکر ہے اُس پاک منعم کا کہ جسنے ہمیں نعمتیں انواع واقسام کی عنایت کیں اور ہر ایک عضوئے مناسب قوتیں مختلفہ جسم واحد میں بخشیں جسکے سبب ہمنے اپنے بھلے برے کو پہچانا اور نیش و نوش کا تفاوت جانا اپنے تئیں زیروزبر سے بچایا اور لطف اٹھایا اور تحفہ درود اور سلام کا اُس پاک نبی پر ہو جبوکر جسنے ہمیں احکام شرعی بتائے اور طریقے روزے نماز کے سکھائے درود اور سلام اُنکی آل و اصحاب پر بیشک وے دین کے ہیں اصول اور خدا کی درگاہ پاک میں ہیں مقبول اور درود اور سلام تمامی پرہیزگاروں پر اور نیک کاروں پر ہو جبو بعد حمد اور نعت کے معلوم ہو کہ جو خاکسار ذرہ بمقدار ہیچمدان غلام نبی ابن عنایت اللہ ابن محمد امیر ساکن بکریی پرگنہ کھنڈل موضع راجپور غفر ہم اللہ نے دیکھا کہ اس زمانے میں طبیعت آدمیوں کی قصہ اور کہانی پر بہت راغب ہے تو کتاب فارسی قصص الانبیاء کا کہ بہتر اس سے کوئی قصہ نہیں زبان ہندی سلیس میں ترجمہ کرنا اولیٰ نظر آیا کیونکہ جسے خدا تعالیٰ توفیق بخشے وہ انبیاؤں کے حال سے خوب واقف ہو کر فائدہ اٹھاوے اور راہ ہدایت کی پکڑے اسلئے فقیر نے بعضے احباب کے کہنے سے خدا کی توفیق اور اعانت پر نظر کر کے کمر سعی کی باندھ کر تفسیر اور حدیث اور اکثر کتب تواریخ چنانچہ روضۃ الاصفیا و معارج النبوۃ و تاریخ گزیدہ و تاریخ اعثم کوفی و تاریخ حبیب السیر وغیرہ سے نکالکر کہیں کہیں اصل فارسی میں قصص الانبیاء کی جو غلط الفاظ واقع ہوئے تھے بہت سی تحقیقات اور تصحیح کے ساتھ اسکو ترجمہ کیا اور نام اُسکا خلاصۃ الانبیاء رکھا۔ نظم

| | |
|---|---|
| جو چاہے تو کہ رہے دہر میں بھی تیرا نام | پر اس کلام میں ہو ذکر انبیا و رسول |
| تو اے غلام نبی چھوڑ جا کچھ اپنا کلام | خدائے پاک کی درگہ میں ہو کر مقبول |

اور اس کتاب کے دیکھنے والوں کی خدمت شریف میں التماس یہ ہے کہ اگر کسی مقام میں بمقتضائے اَلْاِنْسَانُ مُرَكَّبٌ مَعَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْيَانِ کے غلط واقع ہوا ہووے تو صاحب انصاف کو چاہئیے کہ عفو و اخلاق کی راہ سے اصلاح فرماویں اور عاصی کے حال پر دعائے خیر کریں۔
اللہ توفیق بخشے سب دینداروں کو آمین یارب العالمین

# آغاز قصہ بیان پیدائش کائنات و نور محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا

روایت کرتے ہیں محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن آزر بخاری حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے اور وہ اپنے باپ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے اور وہ اپنے باپ امام زین العابدینؓ سے اور انہوں نے روایت کی اپنے باپ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے سنا اپنے والد حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے آپ نے فرمایا کہ ایک روز میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے آکر رسول خدا سے عرض کی یا رسول اللہ فِدَاكَ اُمِّيْ وَاَبِيْ مجھے خبر دو کہ اول اللہ تعالیٰ نے کس چیز کو پیدا کیا جناب رسالتمآب نے فرمایا کہ سب کے آگے اللہ تعالیٰ نے نور میرا پیدا کیا تھا ہزار برس تک کہ ایک روز اس جہان کا ہزار برس کے برابر ہے اس جہان کے بمصداق اس آیت کے وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ترجمہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ایکدن تمہارے رب کے نزدیک ہزار برس کی برابر ہے اس دنیا کے برسوں سے کہ جو تم گنتے ہو وہ نور میرا قدرت الٰہی سے عظمت و بزرگی الٰہی کی مشاہدہ کرتا اور تسبیح و طواف اور سجدہ الٰہی میں مصروف رہتا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اس نور محمد مصطفےٰ نے بارہ ہزار برس تک عالم تجردی میں خدا کی عبادت کی پھر حق تعالیٰ نے اس نور کو چار قسم کرکے ایک قسم سے عرش کو پیدا کیا دوسری قسم سے قلم کو تیسری قسم سے بہشت کو چوتھی قسم سے عالم ارواح اور ساری مخلوق کو خلق کیا اور ان چاروں میں سے چار قسم نکال کے تین قسموں سے عقل اور شرم اور عشق پیدا کیا اور قسم اول سے عزیز و مکرم تر میرے تئیں پیدا کیا کہ رسول اسکا ہوں بمصداق لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ ترجمہ اگر نہ پیدا کرتا تجھکو اے محمد سراپا آئینہ نہ پیدا کرتا میں آسمان و زمین و ساری مخلوق کو اور موافق اس حدیث کے اَنَا مِنْ نُّوْرِ اللّٰهِ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ مِنْ نُّوْرِيْ ترجمہ حضرتؐ نے فرمایا میں پیدا ہوا ہوں اللہ کے نور سے اور میرے نور سے ساری مخلوق ہے بعد اسکے رب العالمین کا حکم ہوا قلم کو کہ ساق عرش پر اول اس کلمہ کو لکھ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ترجمہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اور محمد خدا کا بھیجا ہوا ہے قلم نے چار سو برس لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تک لکھا اور ایک روایت یوں ہے کہ قلم نے جو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تک لکھا تو عرض کی یا رب العالمین تو بے مثل و بے مانند ہے تیرے نام کے ساتھ یہ نام بزرگ کس کا ہے پس جناب باری سے آواز آئی کہ یہ نام میرے حبیب برگزیدہ کا ہے تو لکھ محمد رسول اللہ جب یہ حکم ہوا ہیبت خطاب جلشانہ سے قلم کے منہ پر شگاف ہوا تب قلم نے لکھا محمد رسول اللہ تب ہی سے قلم کا شگاف مسنون جاری ہوا قیامت تک اسکے بعد عرش کے اوپر اٹھارہ ہزار برج پیدا کئے اور ہر برج میں اٹھارہ ہزار ستون کھڑے کئے اور ہر ستون کے اوپر ہزار کنگرے بنائے ایک کنگرے سے دوسرے کنگرے تک سات سو برس کی راہ ہے اور ہر کنگرے پر اٹھارہ ہزار قندیل ہیں ہر ایک ایسا بڑا کہ سات طبق زمین و آسمان اور جو کچھ کہ بیچ اسکے ہے اسمیں اسطرح سما دے کہ جیسے ایک انگشتری بیچ میدان کے ڈال رکھی ہے اسکے بعد چار فرشتے پیدا کئے ایک بصورت آدمی اور دوسرا بصورت شیر اور تیسرا گدھ کی

صورت آدمی اور چوتھا بصورت گائے کے ہے پاؤں اُنہوں کے تحت الثریٰ میں پہنچے اور مونڈھے اُنہوں کے نیچے عرش کے لگے ہوئے ہیں اور چلنے کیوقت جب قدم اُٹھاویں ہر ایک قدم سات ہزار برس کی راہ میں جا پڑے خدا کا حکم ہوا اُن پر عرش اُٹھانے کو تب ان چاروں نے زور کیا ہرگز نہ عرش اُٹھا سکے بعد اسکے جناب باری سے ارشاد ہوا کہ اے فرشتو میں نے تمکو ہفت آسمان و زمین اور جو کچھ بیچ اسکے ہے سب کا زور دیا عرش کو اُٹھاؤ پھر اُنہوں نے زور کیا تو بھی نہ اُٹھا سکے عاجز ہو رہے پھر جناب باری سے ارشاد ہوا کہ یہ تسبیح پڑھ کے اُٹھاؤ سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكَمَالِ وَالْجَلَالِ وَالْجَمَالِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ ترجمہ میں تسبیح پڑھتا ہوں اُسکی جو بادشاہ اور عالم ملکوت کا صاحب ہے میں تسبیح پڑھتا ہوں اُسکی جو صاحب عزت اور صاحب عظمت اور ذیشان اور قدرت والا اور کمال اور جلال اور بزرگی اور تکبری کے لایق ہے میں تسبیح پڑھتا ہوں اُس بادشاہ زندے کی جو نہیں سوتا اور نہیں مرتا ہے وہ بہت طاہر اور بہت پاک ہے ہمارا پروردگار اور فرشتوں اور ارواحوں کا پروردگار ہے جب اُنہوں نے یہ تسبیح پڑھی خدا کی قدرت سے عرش کو اُٹھا لیا اور ایک روایت ہے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ جب ان چار فرشتوں نے یہ تسبیح پڑھی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ترجمہ میں تسبیح پڑھتا ہوں اور حمد کرتا ہوں واسطے اللہ کے اور نہیں ہے کوئی معبود سوائے خدا کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہیں توانائی اور قدرت کسی کو سوائے اللہ کے ایسا اللہ کہ بڑا بزرگ ہے جب یہ پڑھا عرش کو اُٹھا لیا اور روایت کیگئی ہے کہ اس تسبیح سے بہشت اور فرشتوں کو پیدا کیا تا کہ چاروں طرف عرش خدا کے تسبیح پڑھیں اور طواف کریں اور مومن بندوں کیلئے آمرزش اور معافی چاہیں وہ یہ ہے قولہ تعالیٰ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ترجمہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو اُٹھا رہے ہیں عرش کو اور جو اُسکے گرد ہیں اپنے رب کی پاکی اور خوبیوں کو بیان کرتے ہیں اور اُسپر یقین رکھتے ہیں اور گناہ بخشواتے ہیں ایمان والوں کے اے رب ہمارے ہر چیز سمائی ہے تیری مہر اور علم میں سو معاف کر اُنکو جو توبہ کریں اور چلیں تیری راہ اور بچا اُنکو آگ کے صدموں سے اور بعد اسکے عرش کے نیچے ایک دانہ مروارید پیدا ہوا اُس سے اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ بنایا بلندی اسکی سات سو برس کی راہ اور چوڑائی اُسکی تین سو برس کی راہ ہے اور چاروں طرف اُسکے یاقوت سرخ جڑا ہوا اور حکم ہوا قلم کو اُكْتُبْ عِلْمِيْ فِيْ خَلْقِيْ وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ترجمہ لکھ علم خدا کا موجودات میں خدا کی اور جتنی چیزیں کہ ذرہ ذرہ بیچ موجودات کے ہونیوالی ہیں قیامت تک پہلے لوح محفوظ پر یہ لکھا گیا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا مَنِ اسْتَسْلَمَ بِقَضَائِيْ وَلَمْ يَصْبِرْ عَلٰى بَلَائِيْ وَيَشْكُرْ عَلٰى نَعْمَائِيْ كَتَبْتُهٗ وَبَعَثْتُهٗ مَعَ الصِّدِّيْقِيْنَ يَقِيْنًا وَمَنْ لَمْ يَرْضَ بِقَضَائِيْ وَلَمْ يَصْبِرْ عَلٰى بَلَائِيْ وَلَمْ يَشْكُرْ عَلٰى نَعْمَائِيْ فَلْيَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِيْ وَيَخْرُجْ مِنْ تَحْتِ سَمَائِيْ ترجمہ شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام

سی جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا میں ہوں پروردگار سب کا نہیں ہے کوئی معبود مگر میں ہوں جو راضی ہے میری قضا پر اور صابر ہے میری بلاؤں پر اور شاکر ہے میری نعمتوں پر جو میں نے مقدر کی ہیں پس شامل کروں گا میں اسکو صدیقوں میں اور جو راضی نہو میری قضا پر اور صابر نہو میری بلاؤں پر اور شاکر نہو نعمتوں پر تو لازم ہے اُسے کہ طلب کرے دوسرا رب کو سوا میرے اور نکل جاوے تحت سما سے میرے بعد اُس لکھنے کو لوح محفوظ خود بخود جنبش میں آیا اور کہا کہ مثل میرے ہستی میں کوئی نہیں اسواسطے کہ علم خلائق کا مجھپر لکھا گیا پس جناب باری کیطرف سے یہ آواز آئی قال اللہ تعالیٰ یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ترجمہ مٹاتا ہے اللہ اور رکھتا ہے جس بات کو چاہتا ہے اور اُسی کے پاس ہے اصل کتاب خلاصہ یہ ہے اگر چاہوں مٹا دوں یا رکھوں اور اُسی کے پاس اُمّ الکتاب ہے اور عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں مقدر کی ہیں ہرگز اسمیں تغیّر و تبدّل نہیں ہوگی مگر چار چیزیں رزق۔ موت۔ سعادت۔ شقاوت اور پھر اُس مروارید پر حکم ہوا دسّع یعنی اے مروارید پھیل جا تب پھیل گیا قولہ تعالیٰ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ترجمہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کُشادہ ہوئی کرسی اُسکی برابر ساتوں آسمانوں اور زمینوں کے اور نام اُسکا کرسی ہوا پھر اُسیوقت نیچے کرسی کے ایک دانہ یاقوت کا پیدا ہوا بعضوں نے کہا کہ وہ دانہ مروارید کا تھا بلندی اُسکی پانچسو برس کی راہ اور چوڑائی بھی اُسی قدر تھی جب اُسکی طرف دیکھا ایزد جلّشانہ کی ہیبت سے وہ خود بخود پانی ہوگیا اور بعد اُسکے صبا و دبور جنوب شمال ان چار باد کو پیدا کرکے حکم کیا کہ تم ہر چہار گوشہ پر اُس پانی کے موج مار کر کف نکالو تو ویسا ہی کیا بعدہ قدرت آلہی سے آگ دھواں دھار پیدا ہو کر اس پانی پر گئی اور اُس سے دُھواں نکلکر درمیان کرسی اور پانی کے ہوا پر معلق ہو رہا اور اُسی دُھویں کو حق تعالیٰ نے سات پارے کرکے ایک پارے سے پانی اور ایک پارے سے تانبا اور ایک پارے سے لوہا اور ایک پارے سے چاندی اور ایک پارے سے سونا اور ایک پارے سے مروارید اور ایک پارے سے یاقوت سُرخ پیدا کیا اور پھر اس پانی سے آسمان اوّل اور پارے سے تانبے کے دوسرا آسمان اور پارے سے لوہے کے تیسرا آسمان اور پارے سے چاندی کے چوتھا آسمان اور پارے سونے کے پانچواں آسمان اور پارہ مروارید سے چھٹا آسمان اور پارہ یاقوت سُرخ سے ساتواں آسمان بنایا اور فاصلہ ہر آسمان کا ایک دوسرے سے پانچسو برس کی راہ ہے پھر اللہ تعالیٰ نے قدرت کاملہ سے اپنی اُس کف آب سے پشتۂ خاک سُرخ پیدا کیا اُسی جگہ پر کہ جہاں اب خانہ کعبہ ہے اور جبرئیلؑ میکائیلؑ اسرافیلؑ عزرائیلؑ کو حکم ہوا کہ چار گوشہ اس پشتۂ خاک کے پھیلا دو اُنہوں نے ویسا ہی کیا اور یہ زمین اُسی پشتۂ خاک سے پیدا ہوئی قولہ تعالیٰ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ ترجمہ بنایا اللہ تعالیٰ نے زمین کو دو دن میں اور روایت ہے کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک روز احوال زمین کے دریافت کرنے کیواسطے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے اس زمین کو کس چیز سے بنایا حضرتؐ نے فرمایا کف آب سے پھر پوچھا کہ وہ کف کس سے پیدا ہوا فرمایا پانی کی موج سے پھر سوال کیا موج کس سے نکلی فرمایا پانی سے پھر پوچھا وہ پانی کس سے نکلا ہے فرمایا ایک دانہ مروارید سے کہا کہ مروارید کس سے ہے فرمایا تاریکی سے کہا صَدَقْتَ یا رسول اللہ پھر سوال کیا

یارسول اللہؐ زمین کو قرار کس سے ہے کوہ قاف سے کہا کوہ قاف کس سے بنا ہے فرمایا زمرد سبز سے اور آسمان کی یہ سبزی اُسی کی پرتو سے ہے کہا سچ ہے یارسول اللہؐ اور بلندی کوہ قاف کی کسقدر ہے فرمایا پانچسو برس کی راہ اور گرداگرد اُسکے کسقدر ہے فرمایا دو ہزار برس کی راہ ہے اور اس پار کوہ قاف کے کیا چیز ہے فرمایا سات زمینیں ہیں مُشک سے بنی ہوئیں اور اُسکے بعد کیا ہے فرمایا سات زمینیں ہیں کافور سے بنی ہوئیں اور اسکے بعد کیا ہے فرمایا سات زمینیں ہیں چاندی کی اور بعد اسکے کیا ہے فرمایا ستّر ہزار عَلَم ہیں اور نیچے ہر عَلَم کے ستّر ہزار فرشتے ہیں اور آواز کرتے ہیں کہ آدمؑ اس تسبیح سے پیدا ہوئے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہا صدقت یارسول اللہؐ اور اسطرف کیا ہے حضرت نے فرمایا ایک اژدہا درازی اسکی دو ہزار برس کی راہ اور یہ سارے عالم اسکے حلقے میں ہیں کہا صدقت یارسول اللہ ساتویں زمین پر کون ہے فرمایا فرشتے سب اور چھٹی زمین پر شیطان اور فرزندان شیطان اور پانچویں پر دیو سب اور چوتھی زمین پر سانپ اور تیسری زمین پر جانوران گزندہ اور دوسری زمین پر پریاں ہیں اور اوّل زمین پر آدمی سب ہیں کہا صدقت یارسول اللہؐ اور نیچے ساتوں زمین کے کیا چیز ہے فرمایا ایک گائے ہے ایسی کہ اسکے چار ہزار سینگ ہیں اور اسکے ایک سینگ سے دوسرے سینگ تک فاصلہ پانسو برس کی راہ کا ہے اور یہ سات طبق زمین اُسکے دو سینگوں کے درمیان ہیں پھر پوچھا وہ گائے کس پر کھڑی ہے حضرتؐ نے فرمایا ایک مچھلی کے مہرۂ پُشت پر اور مچھلی پانی پر ایستادہ ہے اور عمق اور گہراؤ اس پانی کا چالیس برس کی راہ ہے اور وہ پانی ہوا پر معلق ہے اور ہوا تاریکی دوزخ پر اور دوزخ ایک سنگ آسمان پہ اور وہ سنگ آسمان سر پر ایک فرشتے کے اور وہ تاریکی پر اور ہوا پر کھڑا ہے اور ہوا قدرت خدا سے معلّق ہے اور قدرت اُسکی بے پایاں ہے اور ذات وصفات اسکی منزّہ ہے نقصان اور زوال سے کہا سچ ہے یارسول اللہؐ اور روایت کی عبداللہ ابن عباس نے کہ ہر آسمان پر حق تعالیٰ نے ایک نور پیدا کیا ہے اُس نور سے بیشمار فرشتے پیدا ہوئے ہیں اور حکم انہوں پر تسبیح و تہلیل اور تقدیس و تعظیم کرنے کا ہے اگر اُس سے ایک لحظہ غافل رہیں فی الفور تجلّی سے خدائے جلّ شانہٗ کی جل بھُن کر خاک ہو جائیں اور اُنمیں بعضوں کی شکل گائے کی ہے اور بعض کی صورت سانپ کی اور بعض کی شکل گدھے کی اور بعض کا نصف بدن اُوپر کا برف اور آدھا نیچے کا آگ ہے اور یہ سبکے سب جتنے ہیں اپنے ربّ کی تسبیح پڑھتے ہیں سُبْحَانَ مَنْ اَلَّفَ بَیْنَ الثَّلْجِ وَالنَّارِ ترجمہ میں تسبیح پڑھتا ہوں اُس خدا کی کہ جس نے ہمیں ترکیب دی ہے برف اور آگ سے نہ برف آگ کو بجھا سکتی ہے نہ آگ برف کو پگھلاتی ہے اور یہ سبکے سب قیام میں ہیں اور کوئی رکوع میں اور کوئی سجود میں اور کوئی قعود میں قیامت تک اور قیامت کے دن سب کوئی عذر خواہی کرینگے اور پھر کہیں گے سُبْحَانَکَ مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ ترجمہ اے پاک پروردگار ہمارے ہم نے نہیں پرستش کی تیری جو حق تیری پرستش کا ہے اور بعد اُسکے خالق نے یہ سات دن پیدا کر کے روز یکشنبہ کو حاملانِ عرش کو بنایا اور دوشنبہ کو سات طبق آسمان اور سہ شنبہ کو سات طبق زمین اور چہارشنبہ کو تاریکی اور پنجشنبہ کو منفعت زمین اور جو اُنمیں ہے اور جمعہ کے دن آفتاب اور ماہتاب اور سب ستاروں کو اور ساتوں آسمانوں کو حرکت میں لایا اور ساتویں روز تمام جہان سے فراغت کی قولہ تعالیٰ خَلَقَ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ترجمہ جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا بنایا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو اور جو بیچ اسکے ہے چھ دن میں اور الیا بڑا وہ دن ہے بمصداق اس آیت کے قولہ تعالیٰ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ترجمہ جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ایک دن تمہارے رب کے یہاں ہزار برس کے برابر ہے اس دنیا کے برسوں سے کہ جو تم گنتے ہو یعنی ہزار برس کا کام ایک دن میں کر سکتا ہے پس جان تو اللہ تعالیٰ میں قدرت ہے کہ ان چندین ہزار عالم مخلوقات کو ایک طرفۃ العین میں پیدا کر سکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ نے حکمت کاملہ سے اپنے بندوں کو سمجھایا ہے کہ وہ اپنے کاموں میں تعجیل نہ کریں اور صبر کریں مضمون اسکے اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ یعنی صبر کنجی ہے کشادگی کی اور بعد اسکے تحت الثریٰ پیدا کیا اور تحت الثریٰ نام ہے زمین گل تر کا اور عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ثریٰ ایک سبز پتھر کا نام ہے اور نیچے ثریٰ کے دوزخ کو بنایا اسمیں ایک سردار کہ اسکو مالک کہتے ہیں اور دوزخ اسکے تابع ہیں انیس [19] فرشتے پیدا کرکے انکو مالک کے زیر حکم کیا قولہ تعالیٰ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ترجمہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ دوزخ کے اندر انیس [19] فرشتے ہیں داہنے طرف ہر فرشتے کے ستر ہزار ہاتھ ہیں اور بائیں طرف ستر ہزار ہاتھ اور ہر ہاتھ پر ستر ہزار ہتھیلی اور ہتھیلی پر ستر ہزار انگلیاں اور ہر انگلی پر ایک ایک اژدہا قائم ہے اور ہر ایک اژدہے کے سر پر ایک ایک سانپ درازی اسکی ستر ہزار برس کی راہ ہے اور ہر سانپ کے سر پر ایک بچھو اگر دوزخیوں کو ایک نیش مارے تو ستر ہزار برس تک درد سے اسکے لوٹیں اور فریاد و زاری کریں اور بائیں ہاتھ کی انگلیوں پر ایک ایک ستون آتش کا ہے اگر ایک ستون اسکا حشر کے میدان میں ڈالا جائے اور تمامی مخلوقات جن و انس اسے ہلانا چاہیں تو ہرگز جگہ سے نہ ہلا سکیں اور ان فرشتوں پر حکم ہوا کہ تم دوزخ کے اندر جاؤ انہوں نے عرض کی خدایا ہم بخوف آتش دوزخ کے نہیں جا سکتے تب رب العالمین کا حکم ہوا جبرئیل ع نے ایک خاتم بہشت سے لا کر پیشانی پر انہونکی مہر کر دی اور اس خاتم پر یہ کلمہ لکھا ہوا تھا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تاکہ آتش دوزخ کی آنچ انہوں پر اثر نہ کرے تب وہ انیس [19] فرشتے برکت سے اس کلمہ کی ایک مرتبہ اندر دوزخ کے داخل ہوئے اس زمانے سے قیامت تک دوزخ کے اندر رہیں گے اور جو مومن داغ محمدی پیشانی اور دل پر رکھے گا بمصداق اسکے اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ ترجمہ وہ لوگ کہ لکھا گیا دلوں میں ان کے ایمان تو ہرگز الم آتش دوزخ ان کو نہ پہنچے گا اور دوزخ کے سات دروازے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ترجمہ دوزخ کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کیلئے ان میں سے ایک فرقہ بٹ رہا ہے طبقہ اول جحیم اور دوسرا جہنم اور تیسرا سقر چوتھا سعیر پانچواں لظیٰ چھٹا ہاویہ ساتواں حطمہ اور مروی ہے کہ ایک دن جبرئیل علیہ السلام یہ آیت رسول خدا کے پاس لائے قولہ تعالیٰ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ترجمہ پھر انکی جگہ آئے ناخلف کہ انہوں نے قضا کی نماز اور پیچھے پڑے مزوں کے سو آگے ملے گی گمراہی اور اسی وقت ایک زلزلہ زمین اور پہاڑوں پر آیا اسکے ساتھ ایک آواز آئی کہ رنگ چہرۂ مبارک کا متغیر ہوا حضرت نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ آواز کس کی ہے اور کہاں سے آئی انہوں نے کہا یا

رسول اللہؐ سات ہزار برس کے آگے سے آدم کے ایک پتھر ستّر ہزار من کا کنارے پر دوزخ کے پڑا ہوا تھا وہ پتھر پندرہ ہزار برس سے
نیچے کیطرف چلا جاتا تھا ابھی قعر حطمہ میں جا پہنچا اُسی کی آواز تھی حضرت نے پوچھا وہ جگہ کس کی ہے وہ بولے منافقوں کی
جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ترجمہ منافق ہیں سب سے نیچے درجے میں آگ
کے اور چھٹے درجے میں دوزخ کے مشرکین رہیں گے اور پانچویں درجہ میں دوزخ کے بت پرست اور چوتھے میں مجوس اور
تیسرے درجہ میں ترسا اور دوسرے درجہ میں جہود اور اوّل درجہ میں عاصیان اُمّت تمہاری رہینگے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالصَّابِئِیْنَ وَالنَّصٰرٰی وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا جو لوگ کہ مسلمان ہیں گنہگار اور جو یہود ہیں
اور صابی جو کہ بت پرستوں سے ایک فرقہ ہے اور نصاریٰ اور مجوس اور جو شرک کرتے ہیں یہ چھ گروہ دوزخ میں رہیں گے اور دوزخ کے ایک
دروازے سے دوسرے دروازے تک ستّر برس کی راہ ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ قدرت الٰہی سے جب ہزار برس آتش دوزخ دہکائی
گئی تو سرخ ہوئی پھر ہزار برس دھونکی سفید ہوئی پھر ہزار برس سلگائی گئی تو سیاہ ہوئی قیامت تک ویسی ہی سیاہ رہیگی جیسے اندھیری رات
ہے اور ایک پارچہ سنگ کہ جسکی چوڑائی پانسو برس کی راہ ہے دوزخ کے اوپر رکھا گیا اور وہ قیامت تک رہیگا اور دوزخ کے نیچے ایک
پتھر ہے اسکے نیچے ایک فرشتہ مچھلی کی پشت پر کھڑا ہے اور اسکے نیچے ایک مچھلی ایسی بڑی ہے کہ دُم اسکی ساق عرش سے لگی ہوئی ہے اور گائے
فردوس اعلیٰ کی ستّر ہزار سینگ اسکے ہیں زمین میں سخت گڑے ہوئے اس مچھلی کی پیٹھ پر کھڑی ہے اور گائے نے ارادہ کیا کہ جنبش کرے
خدا تعالیٰ نے ایک مچھر کو پیدا کر کے اسکے سامنے رکھا اور مچھر نے اسکی ناک میں کاٹا اور اس گائے نے درد سے لغزش کی بعدہ مستقل ہوئی
اب تک وہ مچھر اُسکی ناک میں ہے قیامت تک وہ گائے اسکے خوف کے مارے نہیں ہل سکتی اگر وہ لغزش کرے تو سارا عالم زیر و زبر ہو جائے
اور شرح اسکی عبداللہ بن سلام کے قصے میں لکھی ہوئی ہے اور بعد اسکے اللہ تعالیٰ نے ریگ کو پیدا کر کے ہوا کو حکم کیا تو ایک حصہ اُسکا
زمین پر اور ایک حصے کو زیر زمین لے گئی پیچھے اسکے آتش بے دود پیدا کر کے اس سے قوم بنی جان کو مخلوق کیا جیسا کہ جناب الٰہی نے
فرمایا ہے وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ترجمہ اور جان کو بنایا ہمنے پہلے سے آگ کی لُو سے اور جنوں سے جہان
بھر گیا بعدہ اُنہوں پر اللہ تعالےٰ نے ایک پیغمبر بھیجا کہ نام اُن کا یوسف تھا کہ اُنہوں کو شریعت بتلادے اور اللہ کیطرف ہدایت کرے
اُنہوں نے ان کو نہ مانا اور مار ڈالا اور زمین پر ظلم و فساد کرنے لگے تب حق تعالےٰ نے عزرائیلؑ کو فرشتوں کے ساتھ بھیجا
اُنہوں نے سب کو مار کر جہاں خالی کیا واللہ اعلم

## قصۂ عزازیل علیہ اللعنۃ کا

حق سبحانہ تعالےٰ نے دو صورتیں دوزخ کے اندر پیدا کیں ایک صورت شیر کی دوسری گرگ کی یہ دونوں صورتیں قدرت الٰہی سے دوزخ
سجین میں جا کر باہم جفت ہوئیں اُس سے عزازیل پیدا ہوا اُسنے چھ ہزار برس تک خدا تعالےٰ کو سجدہ کیا پھر ہر طبقہ زمین پر ہزار

ہزار سال عبادت کرکے زمین دنیا پر آیا حق سبحانہ تعالیٰ نے اسکو دو بازو زبرجد سبز کے عنایت کئے تب وہاں سے اُڑکر آسمان
اوّل پر گیا وہاں ہزار برس خدا تعالیٰ عزوجل کو سجدہ کیا نام اس کا خاشع ہوا اور وہاں سے دوسرے آسمان پر گیا پھر ہزار
سال خدا تعالیٰ کو سجدہ کیا وہاں کے رہنے والوں نے نام اس کا عابد رکھا پھر تیسرے آسمان پر جاکر ہزار سال ربّ العالمین کی
عبادت کی وہاں نام صالح ہوا اور چوتھے آسمان پر بھی ہزار سال عبادت کی اُسکو پکارا گیا وہاں ولی پھر پانچویں آسمان پر ہزار
سال سجدہ کیا نام اُسکا عزازیل رکھا گیا بعد اُسکے چھٹے آسمان پر جا پہونچا وہاں بھی ہزار سال عبادت کی پھر ساتویں آسمان پر
پہونچا وہاں ہزار سال ربّ العالمین کو سجدہ کیا حاصل کلام ایک کفِ دست کی برابر جگہ زمین و آسمان میں باقی نہ رہی کہ
اُسنے سر اپنا نہ جھکایا بعدہٗ عرش معلّٰی پر جاکر چھ ہزار برس تک حق تعالیٰ کی پرستش کرکے ایک مقام پر سر سجدے سے اُٹھاکر جناب باری
میں عرض کی کہ خدایا مجھے لوح محفوظ پر فضل و کرم سے اپنے اُٹھالے کہ قدرت تیری دیکھوں اور عبادت تیری زیادہ کروں جناب احدیت کا حکم
ہوا اسرافیل علیہ السلام پر کہ اُسے اُٹھالے جب وہ لوح محفوظ پر گیا نظر اسکی نوشتے پر جا پڑی اسمیں لکھا تھا کہ بندہ خدا چھ لاکھ برس تک اپنے
خالق کی عبادت کریگا اور ایک سجدہ خدا کا نہ کرے تو خدا تعالیٰ چھ لاکھ برس کی عبادت اسکی مٹاکر سب مخلوقات میں نام اُسکا ابلیس
مردود و مرجوم رکھیگا عزازیل اُسکو پڑھکر دل میں چھ لاکھ برس تک کھڑا ہوکر رویا جناب باری سے آواز آئی کہ اے عزازیل جو بندہ
میری اطاعت نہ کرے اور حکم بجانہ لاوے سزا اسکی کیا ہے عزازیل نے کہا خداوندا جو شخص حکم اپنے خداوند کا نہ مانے سزا اسکی لعنت
ہے فرمایا اے عزازیل تو اسکو لکھ رکھ اور عبد اللہ ابن عباسؓ نے روایت کی ہے کہ عزازیل کے مردود ہونیسے پہلے بارہ ہزار برس کے
یہ امر واقع ہوا تھا حاصل یہ کہ عزازیل نے کہا لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلٰی مَنْ مَّا اَطَاعَ اللّٰہَ ترجمہ لعنت اللہ کی اُسپر ہے جو اطاعت نہ کرے
اللہ کی تب حکم ہوا کہ عزازیل بہشت میں کئی ہزار سال خزینہ دار بہشت کا رہے اور ایکدن اُس جہان کا اس جہان کے ہزار سال
کے برابر ہے پس بہشت میں ایک منبر نور کا رکھوا کر ہزار برس تک درس و تدریس اور وعظ و نصیحت کرتا رہا جبرئیلؑ میکائیلؑ اسرافیلؑ
عزرائیلؑ اور جمیع ملایک اُس منبر کے نیچے بیٹھکر وعظ سنا کرتے تھے ایکروز فرشتے سب آپسمیں باتیں کرتے تھے کہ اگر ہملوگوں سے کوئی گناہ صادر
ہووے تو عزازیل کو شفیع کرینگے تاکہ خدا تعالیٰ ہمارا گناہ معاف کرے ایکروز نظر فرشتوں کی اُس نوشتے پر لوح محفوظ کے جا پڑی
اُسے دیکھکر سب رونے اور سر پیٹنے لگے تب وہ کہنے لگا کہ آج تم لوگوں کو کیا ہوا ہے جو روتے ہو اور سر کو دے مارتے ہو انہوں نے
کہا کہ لوح محفوظ پر لکھا ہے کہ ہم میں سے ایک فرشتہ معزول و مردود ہوگا اس بات کو سنکر عزازیل کہنے لگا کہ میں اللہ سے مانگتا ہوں
کہ اُسے وہ مجھے نصیب کرے سبھوں نے اس بات کو سنکر خاموش ہو رہے اور ایکدن عزازیل نے جناب احدیت میں عرض کی کہ یا الٰہی جنوں
نے پردۂ زمین میں آپسمیں کشت و خون و فساد برپا کیا ہے مجھکو انہوں پر سپہ سالار کرکے بھیج تو جاکر اُن سب کو مار ڈالوں جناب احدیت
نے قبول فرمایا تو عزازیل چار ہزار فرشتوں کو اپنے ساتھ لیکر زمین پر آیا کسی کو قتل اور کسی کو کوہ قاف میں ڈال کر روئے زمین کو مفسدوں
سے پاک کیا بعدہٗ درگاہ الٰہی سے خطاب آیا کہ اے ملایک میں زمین پر ایک خلیفہ بناؤنگا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاِذْ قَالَ

رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ترجمہ اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو مجھکو بنانا ہے زمین میں ایک نائب بولے کیا تو رکھے گا اس میں اس شخص کو جو فساد اور خونریزی کرے اور ہم ذکر کرتے ہیں تیری خوبیاں اور یاد کرتے ہیں تیری پاک ذات کو کہا مجھکو معلوم ہے جو تم نہیں جانتے تب جبرئیل علیہ السلام پر رب العالمین کا حکم ہوا کہ مشت خاک زمین پر سے لاؤ بحکم الٰہی جبرئیل علیہ السلام بلندی آسمان کی فوراً اس زمین پر آئے کہ اب جہاں خانہ کعبہ ہے چاہا کہ ایک مشت خاک لیں اسوقت زمین نے ان کو قسم دی کہ اے جبرئیل برائے خدا مجھ سے خاک مت لے اس سے خلیفہ پیدا ہوگا اور اسکی اولاد بہت عاصی و گنہگار اور مستوجب عذاب ہوگی میں مسکین کہ خاک پا ہوں طاقت تحمل عذاب خدا کی نہیں رکھتی ہوں اس بات کو سنکر جبرئیل علیہ السلام خاک سے باز آئے غرض اسی طرح سے جبرئیل پھر گئے اور میکائیل اور اسرافیل سے بھی یہ کام انجام کو نہ پہنچا تب عزرائیل کو بھیجا انکو زمین نے منع کیا انہوں نے نہ مانا اور کہا کہ تو جسکی قسم دیتی ہے میں اسی کے حکم سے آیا ہوں میں اسکی نافرمانی نہ کرونگا تجھکو لے ہی جاؤنگا پس عزرائیل نے ہاتھ نکال کر ایک مٹھی خاک تمامی روئے زمین سے لیکر عالم بالا پر چلے گئے اور عرض کی خداوندا تو دانا و بینا ہے میں نے یہ حاضر کیا ہے تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عزرائیل میں اس خاک سے زمین پر ایک خلیفہ پیدا کرونگا اور اسکی جان قبض کرنے کیلئے تجھی کو مقرر کرونگا تب عزرائیل نے معذرت کی کہ یارب تیرے بندے مجھے دشمن جانینگے اور گالیاں دینگے جناب باری نے فرمایا اے عزرائیل تو غم مت کر میں خالق مخلوقات کا ہوں ہر ایک کی موت کا سبب گردانونگا اور ہر شخص اپنے اپنے مرض میں گرفتار رہیگا تب تجھکو دشمن نہ جانے گا کسی کو درد میں مبتلا کرونگا اور کسی کو تپ میں اور کسی کو پانی میں غرق کردونگا بعدہٗ حکم الٰہی سے فرشتوں نے وہ مشت خاک مابین طائف اور مکہ معظمہ کے رکھدی پس باران رحمت کا برسا تب دو برس میں وہ خاک گل ہوئی اور چوتھے برس میں صلصال ہوئی اور چھٹے برس میں فخار ہوئی اور آٹھویں سال میں آدم کی صورت بنی تو ایک دن ابلیس ستر ہزار فرشتوں کو ساتھ اپنے لیکر آدم کے پاس آیا دیکھا تو قالب آدم کا خاک پر پڑا ہوا ہے اسے بچشم حقارت اسکی طرف نظر کی اور ایکدن فرشتوں نے عزازیل کو کہا کہ اس خاک سے خلیفہ خدا کا ہوگا وہ بولا سچ ہے مگر اللہ تعالیٰ اس صورت کو میرا تابعدار کردے تو میں اسکو ہلاک کرونگا اور مجھے اس کا تابعدار کرے گا تو میں اسکی تابعداری نہ کرونگا اور عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک دن ابلیس علیہ اللعنۃ قالب میں آدم علیہ السلام کے داخل ہوکر ناف تک پہنچا تھا سبب گرمی آتش کے وہاں سے نکل آیا اور اسکے سبب حسد و بغض و دشمنی ان سے زیادہ ہوئی اور تھوک منہ کا اپنے ان کے قالب پر ڈال کر چلا گیا اور حق تعالیٰ کے حکم سے جبرئیل علیہ السلام آب دہن ابلیس علیہ اللعنۃ کا کالبد سے آدم کے لیکر کتا اور گل باقی سے آدم کے درخت خرما پیدا کیا اور عبداللہ ابن عباسؓ نے روایت کی ہے کہ جان پاک حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی قندیل میں عرش معلےٰ پر تسبیح پڑھتی تھی قطرہ عرق مصطفےٰ کا وہاں سے ٹپک کر اس جگہ میں گر پڑا جہاں اب تربت منورہ خاتم الانبیاء ہے اور

حکم الٰہی سے جبرئیل علیہ السلام نے اُس خاک پاک کو مشک اور عنبر سے ملا کر معطر کر کے پیشانی پر آدم علیہ السلام کی مل دیا تب آدم علیہ السلام کا
نور اسکے ملنے سے دو چندان ظاہر ہوا بعد چالیس دن کے خلقت روح آدم علیہ السلام کی ہوئی اسوقت رب الجلیل کے طرف سے
فرمان آیا کہ اے جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل جان آدم کی لا کر اسکے قالب میں پہنچا دو ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار فرشتے
جان آدم کی ایک طبق نور میں رکھکر اور ایک طبق پوش نور سے ڈھانک آدم علیہ السلام کے سر پر لا رکھا پھر وہ طبق پوش
جان سے انکی اُٹھایا اور تمام ملایک ساتوں آسمان کے دیکھنے کو آئے کہ جان آدم کی قالب میں کیونکر جاتی ہے اسکو دیکھیں
اور یہ آواز آئی اَیَّتُھَا الرُّوْحُ اُدْخُلْ فِیْ ھٰذَا الْجَسَدِ ترجمہ اے جان آدم اس قالب کے اندر جا تب سات مرتبہ انکی جان
پاک نے اطراف میں انکے قالب کے گشت کیا اندر جا نہ سکی اور عرض کی یا خالق میں جسم نورانی رکھتی ہوں اور یہ قالب اندھیر الکثیف
میں کیونکر جاؤں پھر یہ آواز آئی اے جان آدم اُدْخُلْ کَرْھًا وَّ اُخْرُجْ کَرْھًا ترجمہ اے جان آدم داخل ہو تن میں نفرت سے
اور نکل آ تن سے بہ نفرت اسی وقت جان پاک آدم کی ناک کی راہ سے داخل ہو کر چاروں طرف دماغ کے پھرنے لگی جب
آدم نے آنکھیں اپنی کھولیں فوراً جان اُن کی دماغ سے حلق میں آ رہی اور حلق سے سینے میں اور سینے سے ناف تک پہنچی جب
وہ گل گوشت پوست ہڈی رگ اور آنت ہو گئی بعدہ آدم نے اللہ کی قدرت سے ہاتھ زمین پر ٹیک کر اٹھنے کا قصد کیا اس میں
فرشتے بول اٹھے کہ یہ بندہ شتاب کار ہوگا کہ ابتک آدھا تن اس کا گل ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اُٹھے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا خُلِقَ
الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ترجمہ پیدا کیا گیا انسان اُتاولا یعنے شتاب کار اور آدم نے اپنے سارے بدن پر نظر کر کے دیکھا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے کس چیز
سے بنایا اور جان آدم کی جوڑوں اور بندوں میں مانند ہوا کے رگوں میں اور گوشت اور پوست سارے بدن کے پھرتی تھی تب حق
تعالیٰ نے فرشتوں کو بھیجا کہ دماغ آدم کا سہلاویں اور پیشانی انکی ملیں اور ایسا ہی ہوا تب جان انکی گوشت پوست اور رگوں
میں قرار پذیر اور مستحکم ہوئی فی الفور چھینک آئی آدم با الہام خدائیتعالےٰ کے کلمہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ زبان پر لائے جواب اس کا
رب العالمین سے یَرْحَمُکَ اللّٰہُ ارشاد ہوا اسی لئے جواب اس کا مسلمانوں پر واجب ہوا جو کوئی چھینکے اور الحمد للہ پڑھے تو
سامع پر واجب ہے کہ یرحمک اللہ کہے اور بعد اسکے جناب باری سے جبرئیل کو ارشاد ہوا کہ وہ چھینک لے لے کہ اس سے ایک
بندہ عیسےٰ بن مریم پیدا کرونگا اور جب آدم خاک سے اُٹھے حق تعالےٰ کے حکم سے ایک تخت مکلل بہشت میں چالیس میل
کا زر و زیور جوہر سے مکلل اور حلہ و تاج زریں پہنکر جا بیٹھے اور نور انکی پیشانی کا عرش تک چمکتا رہا وہ نور محمد صلے اللہ علیہ
آلہ وسلم کا تھا تب جناب رب العالمین کا حکم ہوا کہ جمیع ملایک آدم کو سجدہ کریں اور وہ سجدہ تعظیم کا تھا نہ عبادت کا جیسا کہ اللہ تعالےٰ
نے فرمایا وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ ترجمہ جب ہم نے کہا
فرشتوں کو سجدہ کرو آدم کو تو سجدہ کیا سب نے مگر ابلیس نے سجدہ نہ کیا اور تکبر کیا اور وہ تھا منکروں میں سے فرشتوں نے
جب سجدے سے سر اٹھایا وہاں ابلیس کو کھڑا ہوا دیکھا اور معلوم کیا کہ وہ ابلیس ہے جس نے سجدہ نہ کیا پھر دوسری دفعہ فرشتے سب

سجدے میں آگئے پس سجدہ اول حکم کا تھا اور ثانی شکر کا تب حضرت رب العالمین نے ابلیس کو فرمایا قَالَ یَآ اِبْلِیْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ ۝ ترجمہ اے ابلیس تجھکو کیونکر انکار ہوا سجدہ کرنے سے اُس چیز کے جسکو میں نے بنایا اپنے دونوں ہاتھوں سے یہ تو نے غرور کیا تو بڑا تھا درجے میں ابلیس نے کہا قولہ تعالےٰ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ ۝ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ۝ ترجمہ وہ بولا میں بہتر ہوں اس سے کہ مجھکو بنایا تو نے آگ سے اور اسکو بنایا مٹی سے اور دوسری بات یہ ہے کہ میں نے سجدہ کیا ہے تجھکو پھر دوسرے کو کیونکر کروں تب اللہ تعالیٰ نے کہا اُس سے قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ ۝ وَّاِنَّ عَلَیْكَ لَعْنَتِیْٓ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ ترجمہ تو نکل یہاں سے کہ تو مردود ہوا اور تجھکو میری پھٹکار ہے یعنے لعنت ہے قیامت کے دن تک اور علما نے اسمیں اختلاف کیا ہے بعضوں نے کہا ہے کہ اُس سے مُراد یہ ہے کہ نکل جا ایمان سے اور بعضوں کے نزدیک نکلجانے سے مُراد یہ ہے کہ فرشتے سے نکلکر ابلیس کی صورت ہو جا تب غضب الہی سے اسکی صورت بدل گئی اور آنکھیں اُس کی سینے پر آگئیں جو طرف اسکے دیکھتے تو کہتے یہ خدا کی درگاہ سے راندہ گیا اور مردود اور ملعون و مخذول ہوا اسوقت شیطان لعین نے زبان اپنی کھولی اور کہا اے پروردگار تو نے مجھے معزول و مردود کیا آدمؑ کیلئے یہ شامت میری تھی تب حق تعالےٰ نے ارشاد فرمایا اے ابلیس تو اپنے نوشتے کی طرف دیکھ جب دیکھا تو یہ لکھا تھا کہ جو بندۂ خدا حکم خدا کا نہ مانے سزا اسکی لعنت ہے اُس نوشتے کو اپنے پڑھکر خجل و مایوس ہوا اور کہا قولہ تعالےٰ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝ ترجمہ شیطان بولا اے ربّ مجھکو ڈھیل دے جس دن تک مُردے زندہ ہوں اور دوسری غرض یہ ہے کہ گوشت اور پوست اور رگوں میں آدمیوں کے مجھے دخل دے اور اُنکے دلوں سے مجھے محجوب رکھ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ۝ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝ ترجمہ تجھکو ڈھیل ہے اسوقت کے دن تک جو معلوم ہے اور جب مُراد اسکی حاصل ہوئی کمینگاہ میں آدمؑ کی جا بیٹھا اور تاک میں رہا پھر کہا شیطان نے قولہ تعالےٰ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ۝ ترجمہ ابلیس نے کہا قسم ہے تیری عزت کی میں گمراہ کرونگا ان سب کو مگر جو بندے ہیں تیرے ان میں چُنے ہوئے پس حق تعالےٰ نے فرمایا قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ۝ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ ترجمہ ٹھیک بات یہ ہے اور ٹھیک ہی کہتا ہوں میں مجھکو بھرنا ہے دوزخ تجھسے اور اُن سب سے جو تیری راہ پر جائینگے بعدہٗ جناب باری کے حکم سے تخت آدمؑ کا فرشتوں نے جنت الفردوس میں لا رکھا اور سب نعمتیں حق تعالیٰ نے اُنکو عنایت کی تھیں تسپر بھی اُنکو قرار و تسلّی نہ تھی کیونکہ آرام و تسلّی ہر کسی کو اپنے ہم جنس سے ہوتی ہے اور اُس عالم تنہائی میں کوئی ہمجنس اُن کا نہ تھا اور خالق کی مرضی ہی تھی کہ اُن کا جفت و ہمسر پیدا کرے کیونکہ بے جفت و بے مثل و بے مانند و بے حاجت سوا خدا کے کوئی نہیں جب وہ بیقرار ہوئے تب حق تعالےٰ نے انکو خواب میں ڈالا وہ ایسے سوئے کہ نہ نیند آئی نہ بیدار ہوئے اس صورت میں خالق نے جبرئیلؑ سے ایک ہڈی بائیں پہلو سے اُنکے نکلوائی اور اُس سے اُنکو درد و الم نہ پہنچا تھا اگر پہنچتا تو ہرگز محبت عورتوں کی دل مردوں کے نہ ہوتی اُس ہڈی سے حوّاؑ کو بنایا خوبصورتی و نیک رُوئی و ملاحت و حسن و جمال اور جو

کچھ کہ خوبیاں جہاں کی عورتوں میں تھیں تمام تر حق سبحانہ تعالیٰ نے انکو بخشیں اور زیرکی و شرم اور مہر و شفقت کمال انکو دی اور حُلّے زرّین بہشت کے لاکر اُن کو پہنائے اور تاج زرّین اُن کے سر پر رکھ تخت زرّین پر بٹھلایا بعد اُسکے آدمؑ کو نیند سے بیدار کرکے حوّاؑ کے ساتھ جلوہ دیا آدم علیہ السّلام نے حوّاؑ کو اسطرح دیکھکر بے اختیار چاہا کہ اُن پر دست انداز ہوں تب حضرت الٰہی سے آواز آئی اے آدمؑ خبردار اسے مت چھوبے نکاح اسکی صحبت حرام ہے تب آدمؑ نے اسے نکاح کرنے کی خواستگاری کی بعدہٗ حق سبحانہ تعالےٰ نے آدمؑ کا نکاح حوّاؑ کے ساتھ کردیا اور فرمایا سرا پردے اور حجلے جنتنے ہیں لگائے جاویں اور طبق زر و مروارید اور جواہرات نثار کئے اور ساتوں آسمان کے فرشتے سب درخت طوبیٰ کے نیچے آحاضر ہوئے بعدہٗ حق سبحانہ تعالیٰ نے وہ پردے سب اُٹھوائے اور ثنا اپنی آپ انکو سنادی اَلْحَمْدُ ثَنَائِيْ وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِيْ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ عَبِيْدِيْ وَاِمَائِيْ وَالْاَنْبِيَآءُ رُسُلِيْ وَاَوْلِيَائِيْ وَمُحَمَّدٌ حَبِيْبِيْ وَرَسُوْلِيْ وَخَلَقْتُ الْاَشْيَآءَ لِيَشْهَدُوْا عَلٰى وَحْدَانِيَّتِيْ اَشْهَدُ وْا يَا مَلٰٓئِكَتِيْ وَسُكَّانَ سَمٰوَاتِيْ وَحَمَلَةَ عَرْشِيْ فَقَدْ زَوَّجْتُ اَمَتِيْ حَوَّآءَ وَاٰدَمَ بِبَدِيْعِ فِطْرَتِيْ وَمَنِيْعِ قُدْرَتِيْ وَاٰدَمَ بِصِدَاقِ حَوَّآءَ اَتَسْبِيْحِيْ وَتَنْزِيْهِيْ وَتَهْلِيْلِيْ وَتَقْدِيْسِيْ وَهِيَ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ يَا اٰدَمُ يَا حَوَّآءُ اُدْخُلَا جَنَّتِيْ وَكُلَا مِنْ ثَمَرَتِيْ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ وَسَلَامٌ عَلَيْكُمَا وَرَحْمَتِيْ وَبَرَكَتِيْ حق سبحانہ تعالےٰ نے نکاح میں آدم اور حوّا علیہما السلام کے یہ ثنا پڑھی اور کہا حمد میری ثنا ہے اور بزرگی میری چادر ہے عظمت میری ازار ہے اور مخلوقات کل میری غلام اور لونڈیاں ہیں اور انبیا میرے رسول اور اولیا ہیں اور محمدؐ میرا حبیب اور رسول ہے اور پیدا کیا میں نے کل شئے کو تا اینکہ گواہی دیوے میری وحدانیت پر اور گواہ ہیں میرے فرشتے سب اور آسمانوں کے رہنے والے سب اور عرش کے اُٹھانیوالے بہ تحقیق میں نے نکاح دلوایا آدمؑ و حوّاؑ کو ساتھ اپنی بدیع فطرت اور منیع قدرت کے اور آدمؑ کا صداق اور حوّاؑ کی مہر یہ میری تسبیح اور تنزیہ اور تہلیل اور تقدیس ہے نہیں کوئی معبود سوا خدا کے ایسا خدا کہ واحد ہے نہیں کوئی اُسکا شریک اے آدم تم اور تمہاری عورت جنت میں جا رہو اور کھاؤ وہاں کے سب میوے محظوظ ہوکر اور نہ جاؤ اُس درخت کے پاس کہ پھر تم بے انصاف ہوگے اور سلام میرا تم پر ہو جیو اور رحمت اور برکت بعدہٗ آدمؑ نے خود یہ ثنا کی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ترجمہ میں تسبیح پڑھتا ہوں اور حمد کرتا ہوں واسطے اللہ کے اور نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہیں ہے توانائی اور قدرت کسی کو سوائے اللہ کے ایسا اللہ تعالیٰ جو بڑا بزرگ ہے اللہ جلّشانہ نے جب خطبہ خوانی سے نکاح آدمؑ کے فراغت کی فرشتے سب خوشیاں کرنے لگے اور مبارکبادیاں دینے لگے اور زر و جواہر نثار کرنے پس جب آدم علیہ السّلام نے قصد مباشرت کا کیا حوّاؑ کے ساتھ وہیں آواز آئی اے آدمؑ خبردار جبتک کہ ادائے دین مہر حوّاؑ نہ کروگے تب تک وہ تم پر حلال نہ ہوگی آدمؑ نے کہا الٰہی میں کہاں سے ادا کروں فرمایا کہ دسؔ دفعہ درود حضرت محمد مصطفےٰ ؐ پر پڑھ آدمؑ یہ نام برگزیدہ سنتے ہی مشتاق دیدار کے ہوئے خدا کا حکم ہوا

کر تُو ناخن دست پر اپنے دیکھ جب آدمؑ نے دیکھا صورت مصطفیٰ کی معلوم ہوئی تو مہر فرزندی اور شفقت پدری دل میں زیادہ ہوئی تب آدمؑ نے شوق سے حضرت پر دس بار درود پڑھا اور اُنکی رسالت پر ایمان لائے تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدمؑ یہ دس دفعہ درود تو نے پڑھا اتنا مرتبہ رکھتا ہے کہ اسکی برکت سے سب نعمتیں اور حوّاؑ کو تجھ پر حلال کیا میں نے بعدہٗ حق تعالیٰ نے فرمایا وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ ترجمہ اے آدمؑ تو جنّت میں جا اور تیری جورو بھی اور کھاؤ اسمیں سے محظوظ ہو کر جہاں چاہو اور نزدیک مت جاؤ اس درخت کے پھر تم بے انصاف ہوگے مروی ہے کہ جڑ اس درخت کی چاندی کی اور ڈالیاں سونے کی اور پتیاں زبرجد سبز کی تھیں آدمؑ نے جب اُس درخت کی طرف نظر کی نہایت خوش وضع اور خوبصورت دیکھا کہ سبحان اللہ کیا خوبصورت درخت ہے حق تعالیٰ سے ارشاد ہوا کہ اسکو میں نے تجھے بخشا مگر اس سے میوہ مت کھا تب وہ بولے الٰہی جب تو نے میرے تئیں بخشا کھانے سے مجھے کیوں منع فرمایا تب حکم الٰہی ہوا کہ اے آدمؑ تو مہمان ہے میرے گھر کا اور وہ درخت ہے تیر العید ہے کہ مہمان میرا ہو کر کھاوے گھر کا بعدہٗ ایک طرف سے آواز آئی اے آدمؑ گندم مت کھا اور ایک جانب سے آواز آئی اے گندم تو آدمؑ کے پاس جا اور ایک جانب سے آواز آئی اے آدمؑ صبر کر اور ایک طرف سے آواز آئی اے صبر تو آدمؑ کے پاس مت جا اور ایک سو سے صدا آئی اے ابلیس تو حوّاؑ کو لُبھا اور خواہش دلا پس قضا نے کہا کہ الٰہی اسکا کیا سبب ہے حکم ہوا کہ اسمیں مجھکو کچھ بھید ہے اس باغ سے باغ دنیا میں انہیں بھیجونگا تو قدرت میری ظاہر ہو اور مرتبہ زیادہ ہو اور کہا گیا اے نمرود تو ابراہیمؑ کو آگ میں ڈال اور اے آتش تو مت جلا اے ابلیس تو تلقین کر پھر قضا نے عرض کی حکم ہوا کہ مجھے اسمیں کچھ سر ہے مگر آتش کو ساتھ ریحان کے بدل کروں گا تا خلق میں میرا دوست پیدا ہو اور کہا گیا اے مومنو تم معصیت سے باز رہو اور اے شیطان تو انکو جلوہ دے اور کہا اے دنیا تو دل میں بندوں کے شیریں رہ اور اے بندو تم دنیا سے دُور رہو تا کہ جفا کو ساتھ وفا کے بدل کروں کہ رحمت اور مغفرت میری زیادہ ہو انصاف کے دن اور کہتے ہیں کہ بہشت میں چار چیزیں نہیں ہیں بھوک پیاس بے ستری دھوپ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَىٰ ۝ وَأَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَضْحَىٰ ۝ ترجمہ تجھکو یہ ملا ہے کہ نہ بھوکا ہو تو اسمیں نہ ننگا اور یہ کہ نہ پیاسا ہو اسمیں اور نہ دھوپ کا صدمہ پاوے اے آدمؑ ہوشیار رہو شیطان کے مکر و فریب سے کہ وہ تیرا دشمن صاف ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَقُلْنَا يَا آدَمُ إِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ ترجمہ پھر کہدیا ہم نے اے آدمؑ یہ دشمن ہے تیرا اور تیرے جوڑے کا سو نکلوا نہ دے تم کو بہشت سے آدمؑ نے جب دیکھا کہ بہشت کے سب دروازے مسدود ہیں ایمن ہوئے اس سے کہ شیطان دنیا میں ہے میں ہوں بہشت میں اور مجھ سے اس سے کیا لاگ ہے جو مجھے بہشت کے اس درخت کا میوہ کھلا کر جسکے پاس جانے سے خدا نے مجھے منع کیا ہے گنہگار کریگا مکر و فریب سے اسکے میں بے پرواہ ہوں یہ کہا پس ایکروز ابلیس لعین نے قصد کیا آدمؑ کے پاس بہشت میں جانے کا اور وہ تین اسم اعظم خدا کے جانتا تھا

اُنہیں پڑھکر سات طبق آسمان کے طے کرکے بہشت کے دروازے پر جا پہنچا بہشت کے دروازے مسدود دیکھکر تصوّر و خیال کرتا رہا
کہ کس حیلے سے بہشت کے اندر جایئے اتفاقاً ایک طاؤس کنگرے پر بہشت کے بیٹھا ہوا تھا اُس نے دیکھا کہ یہ اسم اعظم پڑھتا ہے طاؤس
نے پوچھا تو کون ہے اُسنے جواب دیا میں ایک فرشتہ ہوں فرشتوں سے خدا تعالےٰ کے طاؤس بولا تم یہاں کیوں بیٹھے ہو شیطان
نے کہا اُنظُرُ الجَنَّۃَ یعنے میں بہشت کو دیکھتا ہوں اور جایا چاہتا ہوں طاؤس نے کہا مجھے حکم خدا کا نہیں کہ کسی کو جنت
میں لے جاؤں جبتک کہ آدم علیہ السّلام بہشت میں ہیں شیطان بولا تو مجھے بہشت میں لے جا تو ایسی ایک دعا تجھے سکھاؤں کہ جو
شخص اُس دُعا کو پڑھے اور عمل کرے تو تین چیزیں اسکو حاصل ہونگی ایک تو کبھی بُوڑھا نہوگا اور نہ مریگا اور جنّت میں ہمیشہ
رہے گا ابلیس نے اس دُعا کو پڑھا اور پڑھکر کنگرے سے بہشت کے دروازے پر دونوں آئے اور طاؤس نے یہ ماجرا سانپ کو سُنا
دیا وہ اس بات کو سُنتے ہی خوف سے دروازے بہشت کے بند کرکے اپنے سر کو باہر نکال کر اُسسے پوچھنے لگا کہ تُو کون ہے کہاں
سے آیا جو یہاں بیٹھا ہوا اسم اعظم پڑھتا ہے وہ بولا میں ایک فرشتہ ہوں فرشتوں سے حق تعالےٰ کے سانپ نے کہا وہ دُعا مجھے
سکھا شیطان نے کہا بشرطیکہ تُو مجھے بہشت میں لیجاوے سانپ بولا مجھے خدا کا حکم نہیں ہے کہ کسی کو بہشت میں لیجاؤں جبتک کہ
حضرت آدمؑ بہشت میں ہیں ابلیس نے کہا میں قدم اپنا بہشت میں نہ رکھونگا تیرے مُنہ کے اندر رہوں گا اس سے باہر نہ نکلونگا
تب سانپ نے اپنے مُنہ کو پھیلا دیا ابلیس لعین اُسکے مُنہ کے اندر جا گھسا تب اُسکو بہشت میں لے گیا اور دروازے بہشت کے بند
کر دیئے بعدہ شیطان نے کہا تو مجھکو اُس درخت کے پاس لے جا کہ جسکے کھانے سے اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السّلام کو منع
فرمایا ہے جب ابلیس کو اس درخت کے پاس پہنچایا تب وہ ملعون مکر و فریب سے اپنے سانپ کے مُنہ کے اندر رونے لگا جو شخص کہ
پہلے نفاق سے رویا وہ شیطان لعین تھا اور اُسکی آواز سُنکر بہشت کی حوریں اور غلماں سب کے سب مجتمع ہوئے اور کہنے لگے کہ
ہم سب نے یہ آواز سانپ کے مُنہ سے کبھی نہ سُنی تھی اور سانپ سے حوّاؑ پوچھنے لگیں کہ تُو کس لئے روتا ہے شیطان نے کہا میں اس
لئے روتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ تم کو بہشت سے نکالے گا کیونکہ تم کو اس درخت کے میوے کھانے سے منع کیا ہے مگر جو اس
درخت کے میوے کھائے گا وہ بہشت میں رہے گا نکالا نہیں جائے گا اور کہا قول تعالےٰ قَالَ یٰاٰدَمُ ھَلْ اَدُلُّکَ
عَلٰی شَجَرَۃِ الْخُلْدِ وَمُلْکٍ لَّا یَبْلٰی ترجمہ کہا شیطان نے اے آدمؑ میں بتاؤں تجھکو درخت کہ جس سے زندگی جاوید ملے اور
اور بادشاہی پرانی نہ ہو اور بولا قسم خدا کی میں سچ کہتا ہوں تمہاری بدی نہیں چاہتا ہوں بلکہ نصیحت کرتا ہوں چنانچہ اللہ
تعالیٰ نے فرمایا وَقَاسَمَھُمَآ اِنِّیْ لَکُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ فَدَلّٰھُمَا بِغُرُوْرٍ ترجمہ اور شیطان نے اُنکے پاس قسم کھائی کہ میں تمہارا
دوست ہوں پھر کھینچ لیا انکو فریب سے پہلے جس نے جھوٹ قسم کھائی سو ابلیس لعین تھا پس حوّاؑ نے اس کے قسم کھانے سے
یقین کیا کہ یہ سچ کہتا ہے تب اُس سے فریب کھا کر اس درخت پر ہاتھ بڑھا کر تین دانے گندم کے لئے ایک تو آپ نے کھایا اور
دو دانے آدمؑ کے لئے لائیں معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنی تفسیر میں کہا ہے کہ جب حوّاؑ نے گندم خوشے سے توڑ لئے خوشے کی

جگہ سُرخ ہوئی اور ایک قطرہ خون اُس سے ٹپکا تب اللہ تعالےٰ نے اپنی قسم کھا کر فرمایا کہ تمہاری بیٹیوں کو قیامت تک
ہر مہینے میں ایکمرتبہ خون سے آلودہ کروں گا اور اپنے درخت کی داد تجھ سے اور تیری بیٹیوں سے لونگا پس آدمؑ بہشت
میں جب تخت پر جا بیٹھے گندم خود بخود نزدیک اُنکے آموجود ہوا جب بوئے شیریں اُسکی حضرت کو معلوم ہوئی تب حضرت
نے تخت سے کہا کہ تو یہانسے مجھے دُور لیجا کے رکھ کہ اس کے کھانے سے مجھے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے تب تخت نے انکو بارہ
ہزار سال کی راہ میں وہانسے لیجا کر رکھا جب وہ تخت سے نیچے اترے تو وہاں بھی گندم جاموجود ہوا غرض جہاں کہیں آدمؑ
جا بیٹھتے وہاں گندم بھی آموجود ہوتا خبر ہے کہ اسی طرح تخت نے اُنکو ہزاروں برس کی راہ میں لیجا کے رکھا پھر وہاں
بھی گندم جا پہنچا بعدہٗ گندم کہنے لگا اے آدمؑ جو خدا تعالیٰ نے مقدّر کیا ہے سو پہونچیگا اگر تم لاکھوں برس کی راہ میں جا رہو گے
پھر وہانسے کہاں گذر ہے نظم ۔ چو آمد قضا و نگردش خدر ✤ قضا بر نگرد و بعقل و بصر ✤ ہر آنچش خدا وند راند قلم ✤ رسد بر
سر بندہ از بیش و کم ✤ حاصل کلام حوّاؑ آدم علیہ السّلام کیلئے وہ دو دانے گندم کے لے گئیں وہ بولے یہ کیا چیز ہے حوّاؑ
نے کہا یہ پھل اس درخت کا کہ جسکے کھانے سے ہمیں خدا نے منع فرمایا تھا اس سے میں نے ایک دانہ کھایا اور دو دانے
تمہارے لئے لائی ہوں آدمؑ نے کہا کہ اسمیں کیا لذّت ہے وہ بولیں کہ حلاوت و شیرینی ہے حضرتؑ نے فرمایا میں نہیں
کھاؤنگا کہ اللہ تعالیٰ سے مجھکو عہد ہے کہ اس درخت سے میوے نہ کھانا اور حق تعالےٰ نے فرمایا ہے وَلَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰى
اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ترجمہ اور ہم نے تقید کر دیا تھا آدمؑ کو اس سے پہلے پھر بھول گیا اور نہ پائی ہم نے
اسمیں کچھ ہمّت حوّاؑ جب مایوس ہوئیں آدمؑ کو دانے کے کھانے سے پہلے ایک پیالہ شراب بہشت سے لاکر پلا دیا تو بیہوش ہو کر
اُنسے دو دانے گندم کے لیکر کھا گئے اور عہد شکنی کی ہنوز وہ دانے نیچے حلق کے نہیں اُترے تھے کہ تاج ان کے سر سے اُڑ گیا اور
تخت سے گر پڑے دونوں ننگے ہوگئے جیسا کہ باریتعالیٰ نے فرمایا فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ
طَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ترجمہ پھر جب چکھے درخت سے دونوں نے میوے کھل گئے عیب اور لگے جوڑنے اپنے
اوپر پتے بہشت کے جس درخت کے پاس پتّے کے لئے جاتے تھے تو وہ نہ دیتا تھا جب درخت انجیر کے پاس دونوں گئے تو اُس
نے سر جھکا دیا اور کہا کہ خُذَا مِنِّيْ وَرَقًا یعنے تم لو پتے مجھ سے اور ستر کو اپنے ڈھانکو آخر اس سے لیکر ڈھانکا اور درخت
عود سے بھی لیکر ستر اپنا چھپایا بعدہٗ جناب باری سے آواز آئی اے انجیر کے درخت تو نے اُنکے ساتھ سلوک کیا میں نے
تجھ سے خرابی و خستگی دور کر کے یہ لذت دی کہ اگر ستر دفعہ کوئی تجھکو چابے وہ نئی نئی لذت تجھسے اُٹھاوے اور درخت
عود پر خطاب ہوا اے عود سب کے پاس میں نے تجھے عزیز تر کیا کہ آگ پر دھر کر تجھ سے خوشبو لیویں بعدہٗ بہشت کے لوگ
آواز دینے لگے کہ آدمؑ و حوّاؑ دونوں خدا کی درگاہ میں عاصی ہوئے اور دیوانوں کی طرح بہشت میں بھٹکتے پھرتے ہیں اللہ
کی درگاہ سے تین بار اُنکی پکار ہوئی جواب اُسکا کچھ نہ دیا تب جبرئیلؑ اُنکے پاس آئے اور بولے اے آدمؑ تجھے تیرا رب

بلاتا ہے تب آدم نے کہا البیک یارب ہم تجھ سے شرمندہ ہیں قولہ تعالیٰ وَنَادٰهُمَا رَبُّهُمَا اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَاۤ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ترجمہ اور پکارا اُنکو اُنکے رب نے میں نے منع نہ کیا تھا تم کو اس درخت سے اور کہا تھا تم کو کہ شیطان تمہارا دشمن صاف ہے تب آدمؑ و حوّا دونوں روتے ہوئے کہنے لگے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ترجمہ آدمؑ و حوّا نے کہا اے رب ہمارے ہم نے خراب کیا اپنی جان کو اور اگر نہ بخشے تو ہم کو اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ہو جاویں نامراد اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ترجمہ کہا تم اترو ایک دوسرے کے دشمن ہوئے اور تم کو زمین میں ٹھہرنا ہے اور کام چلانا ایک وقت تک اور کہا اسی میں جیو گے اور اسی میں مرو گے اور اسی سے نکالے جاؤ گے یہ مضمون کلام اللہ کا ہے تب فرمان رب العالمین کا جبرئیلؑ کو ہوا کہ آدمؑ اور حوّا اور سانپ اور شیطان اور طاؤس ان سب کو بہشت سے نکال کر دنیا میں ڈالدو وے آدمؑ کے پاس گئے اور انسے بیان کیا وے اس بات کو سنتے ہی گھبرا گئے اور بہشت کی جدائی سے زار زار رونے لگے آخر ایک ٹکڑا لکڑی کا مسواک کیواسطے وہاں سے لیا اور وہ لکڑی پشت بہ پشت اُنکے خاندان میں چلی آئی یہانتک کہ موسیٰؑ کے ہاتھ کا عصا بنا پس آدمؑ و حوّا اور مور اور سانپ اور شیطان مردود ان پانچوں کو بہشت سے نکال کر اول آدم کو سراندیب میں کہ ہندوستان کا ایک جزیرہ ہے ڈالا اور حوّا کو خراسان میں اور طاؤس کو سیستان میں اور سانپ کو اصفہان میں اور شیطان علیہ اللعنہ کو کوہ دماوند میں ڈالا اس وقت سانپ کے چار ہاتھ پاؤں مثل شتر کے تھے باعث واقع ہونے اس ماجرے کے اللہ تعالیٰ نے اس سے لے لئے تا وہ پیٹ کے بل چلے اور خاک چھانے اور کھاوے اور آدمؑ کو جب سراندیب میں ڈالا وہ اپنے گناہ سے چالیس برس تک روتے رہے اور دوسری روایت ہے کہ تین سو برس روتے رہے ایسا کہ آب چشم سے اُنکے نہریں جاری ہوئیں اور کنارے پر نہروں کے درخت خرما اور لونگ اور جائے پھل پیدا ہوا اور حوّا کے آنسو سے مہندی اور وسمہ اور سرمہ پیدا ہوا اور جو قطرات اُنکے آنسو کے دریا میں گرے اس سے مروارید پیدا ہوئے تاکہ اُن کی لڑکیوں کے زیورات بنیں ایک روز جبرئیلؑ آدمؑ کے پاس آئے اور کہا کہ اے آدمؑ قبل الموت اپنے حج کر لے وہ موت کی خبر سنتے ہی ڈرے اور اُٹھ کھڑے ہوئے اور قصد حج کا کیا جس جگہ پر قدم اُن کا جا گرا وہاں گاؤں اور بستی ہوئی اور جہاں کہیں منزل کی اُنکے قدم کی برکت سے وہاں شہر بسا اور بعضے علما نے روایت کی ہے کہ مکہ معظمہ تک آدمؑ کے تین سو قدم ہوئے تھے اور جب وہ مکے کے نزدیک پہنچے سب فرشتے وہاں سے حضرت کے پاس آئے اور کہا یا آدمؑ دو ہزار برس ہوئے کہ ہم اس گھر کا طواف کرتے ہیں اور اسوقت اس کعبے کا نام بیت المعمور تھا اور اندر باہر اسکے ظاہر تھا اور اسکے اوپر خیمہ زبرجد کا تھا اور طنابیں اسکی سونے کی تھیں اور جو میخیں اسکی تھیں آج وہ ستون ہیں اور حرم شریف میں داخل ہیں اور جو شکار اسمیں پناہ لیوے مارنا اُس کا

حرام ہے اور آدم علیہ السّلام میدان عرفات میں جبل رحمت پر آرام کیواسطے جب بیٹھے حوّاؑ کو دیکھا کہ جدّے کی طرف سے آتی ہیں
اُنہوں نے اُٹھکر اُن کو گودی میں اُٹھالیا اور دونوں زار زار رونے لگے چنانچہ رونے سے اُنکے آسمان کے فرشتے بھی روئے
پس دونوں نے آسمان کی طرف نگاہ کی اور خدا تعالیٰ نے حجاب کو اُنکی آنکھوں سے اٹھالیا تب اُنہوں نے عرش کی طرف نظر
کی جیسا کہ حق تعالےٰ نے فرمایا فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِ ترجمہ پھر سیکھ لیں آدم نے اپنے رب سے کئی باتیں
پھر متوجہ ہوا اُس پر اور بر حق وہی ہے معاف کرنیوالا مہربان اور ساق عرش پر یہ کلمہ لکھا دیکھا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰهِ تب آدمؑ نے کہا یارب برکت سے اُس نام کی جو تیرے نام کے ساتھ ہے گناہ ہمارے بخشدے اور توبہ ہماری قبول کر فی الحال
جبرئیل علیہ السّلام اُنکے پاس آئے اور کہا کہ حق تعالےٰ نے تجھ پر سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر تو بہشت میں اس نام کو شفیع
لاتا تو ہرگز میں تجھکو دُنیا میں نہ بھیجتا اور خبر ہے کہ موسیٰؑ مناجات میں یہ کہتے تھے یَا رَبِّ هَلْ لِلْجَنَّةِ حِیْطَانٌ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی
لِلْجَنَّةِ حِیْطَانٌ فَقَالَ لِلْجَنَّةِ حَرَّاسٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِلْجَنَّةِ حَرَّاسٌ فَقَالَ کَیْفَ دَخَلَ اِبْلِیْسُ وَغَرَّ اٰدَمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا مُوْسٰی
لَا تَسْئَلْ عَنْ قَضَآئِیْ وَقَدَرِیْ ترجمہ ایک روز حضرت موسیٰ مناجات میں یہ کہتے تھے یارب بہشت میں دیوار ہے یا نہ حق تعالےٰ
نے فرمایا دیوار ہے پھر کہا جنّت کا دربان ہے فرمایا ہے تب موسیٰ نے کہا کہ ابلیس لعین کیونکر بہشت میں گیا اور آدمؑ کو
فریب دیا فرمایا اے موسیٰؑ قضا و قدر سے میری تو مت پوچھ کہ مرضی میری یہی تھی اور باری تعالیٰ نے فرمایا فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ ترجمہ
پھر کھینچ لیا اُنکو فریب سے پس آدمؑ نے جب حج سے فراغت کی حکم آیا اے جبرئیلؑ آدمؑ کو وادیٔ نعمانؑ[1] میں جو ایک میدان کا نام
ہے لے جا کر اپنے پروں کو اُنکی پشت پر مل دے جب جبرئیلؑ نے مَلا تب ذرّیات بیشمار اُنکی پشت سے نکلی ایسا کہ تمام عالم اُنکی
اولاد سے بھر گیا پس آدمؑ بولے یہ سب کون ہیں جبرئیلؑ نے فرمایا کہ یہ سب تمہارے فرزند ہیں اُنہوں نے کہا کہ اتنی مخلوق
کی گنجایش زمین پر کیونکر ہوگی اگرچہ جسم ہر ایک کا مورچہ سے بیشتر نہیں ہے اس پر زمین اُنہوں سے بھر گئی تب آواز آئی اے
آدمؑ اسکی تدبیر میں نے آگے سے کر رکھی ہے آدمؑ نے کہا کہ یا رب العالمین کیا تدبیر ہے حق تعالےٰ نے فرمایا بعضوں کو
اُنکے آباؤں کے اصلاب میں اور بعضوں کو اُمہات کے ارحام میں کسی کو روئے زمین اور کسی کو زیر زمین رکھوں گا پھر آدمؑ نے
کہا خداوندا میرے فرزندوں کے کئے فرقے ہیں فرمایا کوئی مومن ہے کوئی کافر اور کوئی توانگر ہے اور کوئی فقیر ہے کوئی
خوشحال ہے کوئی غمناک ہے پھر کہا یہ سب مساوی ہوتے تو کیا خوب ہوتا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے آدمؑ میں اس سے
خوش ہوں جو میرا شکر کرے اسلئے خوشحال کو غمناک اور توانگر کو درویش اور مطیع کو عاصی نہ کیا تاکہ شکر کریں پس اللہ تعالیٰ
کا حکم ہوا کہ ذرّیات آدمؑ کی کھڑی ہوویں صف باندھکر مشرق سے مغرب تک تب اسی وقت کھڑی ہوگئیں سب کی سب جو
لوگ کہ داہنی طرف آدمؑ کے کھڑے تھے سو سب کے سب مومن تھے ان کے آگے صف اوّل میں انبیاء سب پیچھے مصطفےٰ کے
کھڑے تھے اور جو لوگ بائیں طرف اُنکے کھڑے تھے وہ سب کافر اور صف اوّل میں اُنکے جبّار اور متکبّر تھے بعدہٗ امرالٰہی ہوا

[1] نعمان بروزن سلمان ایک مقام ہے قریب عرفات کے ایک میدان ہے ۱۲

اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ یعنے آیا نہیں ہوں میں رب تمہارا قَالُوْا بَلٰی بولے سب سچ ہے تو ہے پروردگار ہمارا بعد اسکے حق تعالیٰ نے کہا سجدہ کرو تم اپنے رب کو پس جو لوگ کہ داہنے طرف آدمؑ کے کھڑے تھے وہ سب کے سب سجدے میں گئے اور جو لوگ کہ بائیں طرف تھے ان سبھوں نے سجدہ نہ کیا پھر دوسری دفعہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اُسْجُدُوْا یعنے سجدہ کرو تم اپنے رب کو جو لوگ بطرف راست تھے اُنہوں میں سے سجدہ کسی نے کیا اور کسی نے نہ کیا اور جو بطرف چپ تھے اُنمیں سے بھی بعض نے کیا اور بعض نے نہ کیا یہ حقیقت دیکھکر حضرت آدمؑ نے جناب باری میں عرض کی اے رب اسمیں کچھ عجیب و غریب میں نے دیکھا اس سے تو مجھے آگاہ کر کہ جو لوگ داہنے طرف میرے کھڑے تھے پہلے حکم میں سب نے سجدہ کیا اور ثانی حکم میں اُن میں سے بعض نے کیا اور بعض نے نہ کیا اور جو قوم کہ بائیں طرف ہے اوّل حکم میں سجدہ نہ کیا ثانی میں بعض نے نہ کیا اور بعض نے کیا اس میں کیا سِرّ الٰہی تھا ندا آئی اے آدمؑ جس قوم نے کہ اوّل و آخر میں سجدہ کیا وہ مومن پیدا ہوں گے اور مومن مرینگے اور جنھوں نے اوّل و آخر میں سجدہ نہ کیا سو کافر پیدا ہوں گے اور کافر مریں گے اور جنھوں نے اوّل حکم میں سجدہ کیا اور ثانی میں نہ کیا وہ مومن پیدا ہونگے اور کافر مریں گے نعوذ باللہ من ذٰلک اور جس نے ثانی حکم میں سجدہ کیا اوّل میں نہ کیا سو کافر پیدا ہوگا مومن مریگا قَالَ هٰؤُلَآءِ فِی الْجَنَّةِ وَلَآ اُبَالِیْ وَهٰؤُلَآءِ فِی النَّارِ وَلَآ اُبَالِیْ ترجمہ حق تعالیٰ فرماتا ہے اے آدمؑ جو لوگ تیرے داہنے طرف ہیں وہ سب بہشتی ہیں اس سے مجھے کچھ پرواہ نہیں اور جو کہ بائیں طرف کھڑے ہیں سو دوزخی ہیں مجھے کچھ باک نہیں اے آدمؑ نہ انکی اطاعت سے مجھے کچھ فائدہ ہے اور نہ انکی معصیت سے کچھ ضرر پس ایک فرشتے کو حکم کیا کہ عہدنامہ یعنے عہد کا جو حکم فرمایا اسکے سوائے اور دین قبول نہیں اُنہوں سے لکھکر اپنے مُنہ میں رکھ لے اُسنے اُنہوں سے لکھکر اپنے مُنہ میں رکھا اللہ کے حکم سے وہ فرشتہ پتھر ہوگیا وہی فرشتہ خانہ کعبہ کے داہنے رکن میں رکھا گیا اب اسکو حجرالاسود کہتے ہیں اور حاجی اسکو سب بوسہ دیتے ہیں پھر روز قیامت میں وہی سنگ فرشتہ ہوگا جس صورت پر تھا اور ہر ہر کا عہدنامہ کھولا جائیگا جو شخص اپنے عہدنامے پر قائم ہوگا اس کو جنّت ملیگی اور جو برخلاف ہے وہ دوزخی ہوگا اور حق تعالیٰ نے پیغمبروں کے ساتھ روز میثاق میں کہا قولہ تعالیٰ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ترجمہ اور جب اللہ تعالیٰ نے قرار نبیوں سے لیا کہ جو کچھ میں نے تم کو دی ہے کتاب اور حکمت پھر آوے تم پاس کوئی رسول کہ سچ بتاوے تمہارے پاس آنیوالے کو تو اس پر ایمان لاؤگے اور اسکی مدد کروگے حق تعالیٰ نے فرمایا تم نے اقرار کیا اور اس شرط پر میرا ذمہ لیا سب بولے ہم نے اقرار کیا فرمایا تم شاہد رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ شاہد ہوں پھر جو کوئی پھر جاوے اسکے بعد تو وہی لوگ ہیں بے حکم اور فرمایا تم سب گواہ رہو رسالت پر ایک دوسرے کی میں بھی گواہ ہوں تمہارا پھر فرمایا اے آدمؑ تم شیثؑ پر گواہ رہو اے شیثؑ تم ادریسؑ پر گواہ رہو

اے ادریسؑ تم نوحؑ پر اے نوحؑ تم ابراہیمؑ پر اے ابراہیمؑ تم اسمٰعیلؑ پر اے اسمٰعیلؑ تم اسحٰقؑ پر گواہ رہیو اسی طرح عیسےٰ تک اور فرمایا اے پیغمبرو تم سب رسالت پر پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گواہ رہیو اور اپنی قوم کو وصیت کیجیو کہ انکی رسالت پر ایمان لاویں اور نصرت دیویں اللہ تعالیٰ نے قرار لیا نبیوں کا یعنے نبیوں کے مقدمہ میں نبی اسرائیل سے اقرار لیا **فائدہ** یہود مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ تمہارا نبی ہم کو کہتا ہے کہ بندگی کرو اپنے رب کی ہم تو آگے سے ہی بندگی کرتے ہیں اسکی مگر وہ چاہتا ہے کہ میری بندگی کرو سو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ جسکو اللہ تعالےٰ نبی کرے اور وہ لوگوں کو کفر سے نکال کر مسلمانی میں لاوے پھر کیونکر ان کو یہ بات سکھاوے مگر تم کو یہ کہتا ہے کہ تم میں جو آگے دینداری تھی جیسا کہ کتاب کا پڑھنا اور سکھانا وہ نہیں ہے اب میری صحبت سے پھر وہی کمال حاصل کرو۔

## قصہ قبول توبہ آدم علیہ السلام کا

توبہ آدمؑ بہ شفاعت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبول ہوئی الہام ہوا اے آدمؑ تم اور حوا تمہاری سراندیب میں جا رہو تو فرزند تمہارے پیدا ہوں آدمؑ برضائے الٰہی ہندوستان میں آئے بود و باش اختیار کی ایک روز جبرئیلؑ سات پارے لوہے کے لیکر اُنکے پاس آئے تا کہ اُنکو آہنگری سکھلاویں حاجت آگ کی ہوئی آواز آئی اے جبرئیلؑ آگ مالک دوزخ سے مانگ لے جب اُنہوں نے آگ لاکر آدمؑ کو دی گرمی اور طپش سے ہاتھ اُن کا جلا آدمؑ نے زمین پر ڈال دی وہ آگ سات طبق زمین کو بھید کر پھر دوزخ میں جا رہی اور خبر ہے کہ اسیطرح سات دفعہ دوزخ سے آگ لائے پھر دوزخ میں جا داخل ہوئی آواز آئی اے جبرئیلؑ سات دریائے رحمت سے دھو کر اُسے لا تب ٹھہر گئی اور کعب الاحبار نے لکھا ہے کہ جبرئیلؑ آگ لانے میں عاجز رہے تب حق تعالےٰ کا ارشاد ہوا آدمؑ کو انہوں نے پتھر سے چقماق جھاڑ کر آگ نکال لی اور جبرئیلؑ نے اُن کو آہنگری سکھلائی اور آلات کھیتی کرنے کے درست کئے جبرئیلؑ نے ایک جوڑا بہشت سے بیل کا لا دیا اور بعضوں نے کہا ہی دو گائے عین البقر سے لادیں اور ایک مشت گندم بہشت سے لا دیا اور کہا تو اپنے ہاتھ سے زراعت کر کے اس سے اپنی غذا حاصل کر تب آدمؑ نے وہ دانہ زمین پر چھینٹ دیا اور ہل جوتا جب بیل بیچ چلنے لگا تب حضرت نے اس پر ایک لکڑی ماری بیل نے کہا اے آدمؑ مجھکو تو کیوں مارتا ہے اگر تجھے عقل ہوتی تو اس دنیا میں تو نہ پھنستا آدمؑ اس بات کو سنا غصہ میں آ بیل کو چھوڑ دیا اور وہ چلے پھر جبرئیلؑ اُنکے پاس آئے اور کہا کہ تو کہاں جاتا ہے آدم نے کہا کہ بیل نے مجھے سرزنش کی جبرئیل نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالےٰ کی نافرمانی کرے گا وہ رنج میں گرفتار رہیگا اب تم کو رنج و عذاب برداشت کرنی ہے تب ہی نعمت کھاؤ گے پھر آدمؑ نے دوسری دفعہ ہل جوتنا شروع کیا پھر بیل کجی کرنے لگا پالان گردان کہ ہندی میں اُسکو جوا بھی کہتے ہیں وہ نیچے کر لیا اور کھڑا ہو رہا پھر حضرت نے اُسکو لکڑی ماری تب بیل نے رد سو ہی آسمان کیا

اور رویا پس آدمؑ نے اسکو دق ہو کر چھوڑ دیا اور چلے گئے پھر جبرئیلؑ تشریف لائے اور کہا کہ تو کہاں جاتا ہے دے بولے کہ بیل نے آزردہ ہو کر خدا کی درگاہ میں تضرع کیا جبرئیلؑ نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے تم کو سلام کہا اور فرمایا ہے کہ تو نے بھی بہشت میں ایسا ہی کیا تھا اب اسوقت تم پر اذیت ہوئی اگر تم بیل پر سختی کروگے پھر درست نہ ہوگا تو جلد جا اپنے کام میں مصروف رہ میں بیلوں کی زبان پر مہر کر دوں گا تاکہ وہ بات نہ کر سکیں تب اچھی طرح سے اُنسے کام لو پھر آدمؑ کھیتی کرنے میں مشغول ہوئے زمین پر گیہوں چھینٹا وہ بار لایا اور پختہ ہوا تب کاٹ لیا یہ سب سات گھڑی میں تیار ہو گیا زمین نے کہا اے آدمؑ مجھے معاف رکھو کہ میں ضعیف ہوں ورنہ اس سے بھی جلد گیہوں تم کو دیتی آدمؑ نے جب گیہوں کو ملکے صاف کر کے کھانا چاہا تب جبرئیلؑ نے فرمایا کہ اوّل گیہوں کو پیس پاس کر پانی کے ساتھ خمیر کر کے آگ میں سینک تب کھا حواؑ نے اُنسے تعلیم پا کر اپنے ہاتھ سے پیس پاس کر پانی کے ساتھ خمیر کر کے روٹی پکا کے آدمؑ کے سامنے لا رکھیں آدمؑ نے چاہا کہ کھاویں جبرئیلؑ نے فرمایا ذرا تامل کر آفتاب غروب ہونے دے کہ تو روزہ دار ہے جب شام ہوئی آدمؑ و حواؑ دونوں نے ساتھ ملکر روٹی کھائی پھر دوسرے روز جب اشتہا کھانے کی ہوئی آدمؑ نے دیکھا کہ ایک خال سیاہ سینے پر اُنکے نظر آیا اور جلدی بڑھ گیا یہانتک کہ ہفت اندام اُنکے سیاہ رنگ ہو گئے اور وہ ڈرے اور معلوم کیا شاید کہ یہ مجھپر دوسری ذلت آگئی جبرئیلؑ نے فرمایا اے آدمؑ روزہ رکھو آج کچھ مت کھا کہ تیرے بدن کی سیاہی مٹ جاوے آدمؑ نے اس دن کھانا نہ کھایا روزہ رکھا تو کچھ بدن اُنکا سفید ہو آیا پھر دوسرے دن جبرئیلؑ تشریف لائے اُنکو بولے اور بھی دو روز تم روزہ رکھو تو اللہ تعالیٰ تم کو شفاء کامل بخشے اور اُن روزوں کا نام ایام بیض ہے کہ تیرھویں چودھویں پندرھویں تاریخ ہر مہینے کی حضرت آدمؑ پر اللہ تعالیٰ نے فرض کیا تھا اور اس زمانے سے لیکر حضرت موسیٰ کے زمانے تک اس پر عمل تھا پس جب حضرت آدمؑ نے ہندوستان میں آکر مسکن کیا حواؑ حاملہ ہوئیں اور ایک بیٹا اور ایک بیٹی جنیں بیٹے کا نام قابیل اور بیٹی کا نام اقلیما رکھا وہ نہایت خوبصورت تھی پھر حواؑ حاملہ ہوئیں اور ایک بیٹا اور ایک بیٹی جنیں بیٹے کا نام ہابیل اور بیٹی کا نام غازہ رکھا مگر یہ خوبصورت نہ تھی مروی ہے کہ حوا ایک سو بیس بار جنی تھیں ہر دفعہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی جنیں اور دوسری روایت ہے کہ ایک سو اسی بار جنی تھیں اور روایت کی گئی ہے کہ قابیل ماں کے بطن میں بہشت میں تھے پیدائش اُنکی دنیا میں ہوئی اسواسطے کہ بہشت جائے پاک ہے نہ جائے آلودگی خون کی جب ہابیل و قابیل دونوں بڑے ہوئے تب جبرئیلؑ تشریف لائے اور آدمؑ سے کہا کہ خدا تعالیٰ نے تم پر سلام بھیجا ہے اور کہا ہے کہ دونوں بھائی کو دونوں بہن کے ساتھ یعنے قابیل کی بہن کو ہابیل کے ساتھ اور ہابیل کی بہن کو قابیل کے ساتھ شادی کر دو تب اُنہوں نے حال شادی کا اپنے دونوں بیٹوں کو بلا کے کہدیا اسبات کو سنکر قابیل نے انکار کیا اور کہا کہ میری بہن اقلیما صاحب جمال ہے میں اُسکو نہیں دونگا آدمؑ نے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے تو مان لے اُن سے کہا کہ نہیں مگر تم ہابیل کو دوست رکھتے ہو بسبب دوستی کے تم کہتے ہو پہلے جسنے عدول حکمی اپنے باپ

باپ کی کی سو قابیل تھا آخرش آدمؑ نے بموجب حکم خدا کے قابیل کی بہن کی شادی ہابیل کیساتھ اور ہابیل کی بہن کی
شادی قابیل کے کردی بعد اسکے قابیل نے حسد سے ہابیل کو کہا کہ تو میری بہن اقلیما کو طلاق دے تو میں اپنی خدمت میں
رکھوں ہابیل نے کہا کہ یہ میری جورو ہے میرے باپ نے اسکے ساتھ شادی کردی ہے میں ہرگز اپنے والد کا حکم رد نہ کرونگا
اور خدا کا حکم بجا لاؤں گا آدمؑ نے جب یہ ماجرا سنا واسطے تشفی خاطر دونوں بیٹوں کے یہ انصاف کرکے فرمایا کہ دونوں بھائی
کوہ منا پر دو قربانیاں کرکے رکھدو جسکی قربانی خدا کی درگاہ میں مقبول ہوگی اسکی جورو بی بی اقلیما ہوگی پس دونوں
بیٹوں نے حسب حکم باپ کے کئی بکریاں لاغر ذبح کرکے کوہ منا پر رکھدیں بمصداق اس آیت کے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ
آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ ترجمہ اور سنا انکو تحقیق احوال آدمؑ کے دو بیٹوں
کا جب نیاز کی دونوں نے کچھ نیاز پھر قبول ہوئی ایک سے اور نہ قبول ہوئی دوسرے سے غرض دونوں بھائیوں نے قربانی
کوہ منا پر رکھکر دعا مانگی کہ یا الٰہی قربانی ہماری قبول کرو میں آتش بے دود مثال سیمرغ کے آکر قربانی ہابیل کی جلا گئی اور
قربانی قابیل کی قبول نہ ہوئی تب قابیل ہابیل سے بولا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ ترجمہ قابیل
نے ہابیل کو کہا کہ میں تجھکو مار ڈالونگا کہ قربانی تیری قبول ہوئی ہابیل نے کہا إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ۝
ترجمہ ہابیل بولا کہ اللہ تعالیٰ قربانی قبول کرتا ہے پرہیزگاروں کی اگر تو ہاتھ چلاوے گا مجھپر مارنے کو میں ہاتھ نہ چلاؤنگا تجھپر
مارنے کو میں ڈرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے جو صاحب ہے سارے جہان کا اب وہ کوہ منا حاجیوں کا محل مناجات ہے قربانی اب تک
اسی جگہ میں ہوتی ہے آدمؑ کے زمانے میں منا پہاڑ پر آتش حاکم تھی جو چیز کے انصاف کیواسطے اس پر رکھدیتے غیب سے آگ
آکے اسے جلا دیتی تو خدا کی درگاہ میں وہ مقبول ہوتی اور نوحؑ کے ایام میں حاکم کشتی تھی اسمیں جھوٹ سچ معلوم ہوتا
تھا جو شخص ہاتھ اس پر رکھدیتا متخاصمیں سے اگر کشتی ساکن رہتی تو وہ شخص سچا ہوتا اور اگر ہلتی تو دروغگو ہوتا اور
حضرت یوسفؑ کے زمانے میں حاکم صاع تھا جو اسکے اوپر ہاتھ رکھتا اگر آواز نکلتی تو وہ جھوٹا ٹھہرتا اگر آواز نہ نکلتی تو وہ
شخص سچا ہوتا اور حضرت داؤدؑ کے وقت حاکم زنجیر تھی آسمان سے لٹکتی ہوتی جو متخاصمیں سے اس پر ہاتھ ڈالتا وہ
زنجیر اسکے ہاتھ میں آجاتی تو وہ راست گو ہوتا اور اگر نہ آتی تو جھوٹا ٹھہرتا اور حضرت سلیمانؑ کے عہد میں حاکم سوراخ
صومعہ کا تھا مخالفین پر حکم ہوتا کہ پاؤں اس میں ڈالو اگر پاؤں اسمیں نہ اٹکتا تو وہ شخص سچا ہوتا اگر پھنس جاتا تو وہ دروغگو
ٹھہرتا اور حضرت زکریاؑ کے زمانے میں قلم آہنی تھا خصم کو حکم ہوتا کہ نام اپنا لکھکر پانی میں ڈالدو اگر وہ پانی پر تیرتا
تو وہ آدمی سچا ہوتا اگر ڈوب جاتا تو وہ جھوٹا ٹھہرتا اور جب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا وقت پہنچا تب
حق تعالیٰ نے وسب احکام گذشتہ کو منسوخ کرکے گواہوں پر رکھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا اے محمد جھوٹے اور
سچے کو میں خوب جانتا ہوں جو سچا ہوگا اسکو جزائے نیک ملیگی اور اگر کاذب ہوگا تو اسکو جزا بد ملیگی بمصداق اس آیت کے

جَزَاۤءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ٥ ترجمہ یہ بدلا ہے پورا جو عمل کرتے تھے دُنیا میں پس حاصل کلام قابیل و ہابیل دونوں بھائی کوہ منا پر قربانی دیکر باپ کے پاس آئے آدمؑ نے فرمایا اے قابیل تیری بہن اقلیما اب ہابیل پر حلال ہوئی تجھ پر حرام قابیل اس بات کو سُنکر اُسکو مار ڈالنے کی تدبیریں رہا اور وقت فرصت کو نگاہ رکھتا تھا کیونکہ اُسکو دفع کرے اور اس زمانے میں کسی نے کسی کی خونریزی نہیں کی تھی مگر قابیل نے ہابیل کو ناحق مارا تھا ایکروز قابیل نے ہابیل کو کہا کہ میں تجھکو مار ڈالوں گا اسواسطے کہ تیرے فرزند سب کہیں گے کہ قربانی ہمارے باپ کی قبول ہوئی تمہارے باپ کی نہیں ہابیل نے کہا اے بھائی اس میں میری کیا تقصیر ہے خدا عادل ہے اچھا اگر تو مجھے مارے گا میں تجھکو نہیں ماروں گا حق برادری کا بجا لاؤں گا مگر تو روز حشر میں عند اللہ ماخوذ اور مستوجب دوزخ ہوگا اور میں خلاصی پاؤں گا وہ اس بات کو سنتے ہی اور بھی اُسکا دشمن جانی ہوا ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت آدمؑ حج کو گئے قضائے الٰہی سے ایک روز قابیل نے ہابیل کے بکری خانہ کے پاس کہ منگل کا دن تھا جا کر دیکھا کہ ہابیل اس میں سوتا ہے اسمیں متردد ہوا کہ اسکو کس طرح سے مار ڈالوں قضائے الٰہی سے گریز نہ تھا اس میں شیطان ملعون نے بصورت ایک شخص کے ایک سانپ ہاتھ میں لیکر سامنے قابیل کے آکر ایک پتھر زمین سے اٹھا کر سانپ پر مارا سانپ مرگیا اور وہ وہاں سے غائب ہوا تب قابیل نے ابلیس لعین سے تعلیم پاکر ایک پتھر زمین سے اٹھا کر ہابیل کے سر پر مارا ہابیل مرگیا اور وہ مردود خدا کی درگاہ میں عاصی و کافر ہوا بعدہٗ گدھ اُسپر آگرے قابیل متردد ہوا کہ اسکو کیا کیا چاہیئے آخر اس لاش کو کاندھے پر لیکر گرد عالم کے پھرنے لگا جس زمین میں لہو اُسکا گرا وہ زمین شور ہوگئی پس خدا تعالےٰ کو منظور نہ تھا کہ اپنے دوست کو فضیحت کرے تب کوّے کو بھیجا جیسا کہ اللہ جلشانہ نے فرمایا فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْاَةَ اَخِيْهِ ترجمہ پھر بھیجا اللہ نے ایک کوّا کُریدتا زمین کو کہ اُسکو دکھاوے کہ کس طرح چھُپاتا ہے عیب اپنے بھائی کا خلاصہ یہ ہے کہ دو کوّے حق تعالیٰ نے بھیجے وہ دونوں آپسمیں لڑے ایک نے دوسرے کو مار ڈالا بعدہٗ اپنے چنگل اور منقار سے زمین کو کھود کر قبر کے مثال بنا کر اس میں اُس کوّے کو گاڑ کر چلا گیا پس قابیل نے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ يٰوَيْلَتٰۤى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْاَةَ اَخِيْ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ٥ ترجمہ قابیل بولا اے خرابی مجھ سے اتنا نہ ہو سکا کہ ہوؤں برابر اس کوّے کے کہ میں چھپاؤں عیب اپنے بھائی کا پھر لگا پچھتانے سورۂ مائدہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس سے پہلے کوئی انسان مرا نہ تھا کہ جس سے معلوم ہوتا کہ مُردے کے بدن کو کیا کرنا چاہیئے قابیل ہابیل کو مار کر ڈرا کہ اس کا بدن پڑا رہیگا تو لوگ دیکھکر مجھکو پکڑینگے تب اسکو مانند پشتارے کے باندھکر کئی روز لئے پھرا آخر اللہ تعالیٰ نے ایک کوّا بھیجا اُس نے اُسکو دکھا کر زمین کُریدی اُس سے سمجھا کہ اسکے بدن کو دفن کرنا چاہیئے اور دوسری نقل یوں ہے کہ ایک کوّے نے زمین کُریدکر دوسرے کوّے مُردے کو دفن کیا اُس نے دفن کرنے کا طور دیکھا اور بھائی کی خیرخواہی دوسرے کے حق

میں بھی دیکھی تب وہ اپنی حالی سے پشیمان ہوا اُسنے کوّے کا حال دیکھکر گور کھودی اور ہابیل کو دفن کیا بعدہٗ قصد وطن کا کیا اُسیوقت جناب باری تعالیٰ سے آواز آئی اے زمین قابیل کو داب لے تب حکم الٰہی سے زمین نے اُسکو زانو تک دبا لیا جب قابیل نے رو بسوئے آسمان کیا اور کہا خدایا ابلیس بھی تیری درگاہ میں مردود ہے اُسکو بھی زمین داب لیتی آواز آئی اے ملعون ابلیس نے اپنے بھائی کی خونریزی نہکی تھی وہ پھر بولا خدایا میرا باپ بھی گندم کھا کے عاصی ہوا تھا اُسکو بھی زمین میں گاڑ دیتے پھر جناب باری سے اُس پر عتاب ہوا اے مردود تیرے باپ نے قطع صلہ رحم کب کیا تھا جیسا تونے کیا پھر قابیل کو سینے تک زمین نے دبا لیا جب اُسنے کہا یا رب قسم ہے تیری کہ میں نے اپنے باپ سے سُنا کہ میری توبہ اس کلمہ کی برکت سے قبول ہوئی جو میں نے عرش پر لکھا دیکھا تھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اس کلمہ کی برکت سے گناہ میرا بخشدے پھر ندا آئی اے زمین اسکو چھوڑ دے تب اُسنے چھوڑ دیا بعد اسکے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو سوار کی صورت میں قابیل کے پاس بھیجا اُسنے اُسکو نیزے سے مارا پھر اللہ جل وعلا نے اُسکو زندہ کیا پھر مارا پھر زندہ کیا اسی طرح سے حال اس کا قیامت تک رہیگا جب مکے سے آدمؑ تشریف لائے ہابیل کو بہت تلاش کیا نہ پایا بعدہٗ لوگوں سے پوچھنے لگے کسی نے جواب دیا کہ چندروز سے معلوم نہیں کہاں گیا آخر آدمؑ نے اُن کیلئے کھانا پینا سونا سب ترک کیا اور شب وروز اُنکے فکر وغم میں رہتے ایکروز صبح کو خواب میں دیکھا کہ ہابیل الغیاث الغیاث اے پدر پکارتا ہے آدمؑ نیند سے چونک اُٹھے اور زار زار رونے لگے اسی وقت جبرائیلؑ نازل ہوئے اور کہنے لگے کہ ہابیل کو قابیل نے مار ڈالا اور فلاں زمین میں گاڑ دیا ہے یہ سُنتے ہی آدمؑ وحوّاؑ بہت سا روئے اور جبرئیلؑ سے کہنے لگے کہ ہم اسکی قبر دیکھا چاہتے ہیں قابیل سے ہم بہت بیزار ہیں جبرئیلؑ نے کہا کہ تم مت گریہ کرو خدا تعالیٰ بھی اس سے بیزار ہے تب جبرئیل انکو اسکی قبر پر لے گئے آدمؑ نے دیکھا اور بولے اگر قابیل ہابیل کو مارتا تو خون اُس کا یہاں گرتا جبرئیلؑ نے فرمایا کہ ہوا اُس کا زمین نے کھینچ لیا ہے آدمؑ نے کہا لعنت خدا کی ہے اس زمین پر کہ خون میرے فرزند کا پی گئی تب زمین نے خون اُس کا اُگل دیا جب دیکھکر آدمؑ وحوّاؑ نے قبر اسکی کھود کر اُسے نکالا دیکھا تو مغز اس کا نکل پڑا ہے اور خون سے تربتر اور آلودہ ہو رہا ہے یہ حال دیکھکر اور بھی دونوں بہت سا روئے اور اُنکے رونے سے آسمان کے فرشتے بھی سب روئے آخر آدمؑ ہابیل کی لاش کو تابوت میں کرکے اپنے مکان پر لائے اور روایت کی ہے ابن عباسؓ نے کہ آدمؑ نے چالیس روز تک اس تابوت کو گرد عالم کے پھرایا جس موضع میں وہ جاتے وہ موضع یہ ظلم دیکھکر ماتم کرتا اور وحوش وطیور اور پرندے بھی اس حال پر گریہ کرتے اور کہتے کہ بھاگا چاہیئے آدمی ذات سے کہ وہ بیوفا ظالم اپنے بھائی کو مار ڈالتے ہیں بعد اُس کے آدمؑ نے ہابیل کو اپنے مکان پر لاکر دفن کیا اور اُس وقت اُن کے فرزند کل ایک سو بیس تھے اور اس وقت بغیر ہابیل کے کوئی نہیں ہوا تھا سب بیٹوں نے اپنے باپ پاس آکر عرض کی ہم کچھ روپئے پیسے چاہتے ہیں کہ اس سے کماویں اور

سوداگری کرکے کھاویں تب جبرئیل نے ایک مٹھی سونا اور ایک مٹھی چاندی لا دی آدمؑ نے فرمایا اس قدر چاندی سونے سے ہمارے فرزندوں کا کیا ہوگا کہ وے اس سے تجارت کرکے کھاویں پس غیب سے آواز آئی کہ سونے چاندی کو پہاڑوں میں ڈال دے تاکہ وہ وہاں سے تھوڑا تھوڑا نکال کر بقدر حال اپنے تجارت کرکے کھاویں تو وہ قیامت تک کم نہوگا پس بعد ہزار سال کے آدمؑ بیمار ہوئے اور کھانے کے لئے اقسام میووں کی بیٹوں پر فرمائش کی سب بیٹے میوے کیلیے گئے مگر شیث علیہ السلام تیمارداری میں باپ کی حاضر رہے جب اُنہوں کے آنے میں تاخیر ہوئی شیثؑ کو آدم نے فرمایا کہ تو اس پہاڑ میں جاکر دعا مانگ تو حق تعالیٰ دعا کی برکت سے میرے لئے میوے بھیجیگا شیثؑ نے کہا آپ میرے والد بزرگ ہیں حضور کے دعا مانگنے سے حق تعالیٰ اپنے رحم سے بیشک بھیجیگا اور آپ کی دعا اللہ کی درگاہ میں مقبول ہے آدمؑ نے فرمایا کہ میں خدا کی درگاہ میں شرمندہ ہوں باعث گندم کے اور تم پاک بیباک ہو تب اُنہوں نے حسب الحکم باپ کے وہاں جاکر دعا مانگی دیکھا کہ جبرئیلؑ معہ ایک طبق زرین طرح طرح کے میوے جیسا کہ بہی و انار و سیب و نارنج و ترنج و لیموں و رطب و انگور و انجیر و خربوزہ وغیرہ اس میں رکھکر اور دوسرا طبق زر سُرخ کا اس پر ڈھانک کر ایک حور کے سر پر رکھکر لائے حور اپنے چہرے سے نقاب کھول کر سامنے آ حاضر ہوئی آدمؑ نے جبرئیل سے پوچھا یہ حُور کس لئے ہے جبرئیل نے کہا کہ حق تعالیٰ نے اس حور کو بہشت سے شیثؑ کی زوجیت کو بھیجا ہے کیونکہ سب فرزند تمہارے سوائے اسکے جفت پیدا ہوئے ہیں بعضوں نے روایت کی ہے کہ وہ حور بہشت میں چلی گئی انکے لئے قیامت تک بہشت میں رہے گی اور مصنف اس کتاب کا لکھتا ہے کہ آدمؑ نے اس حور کی شادی شیثؑ سے کردی اور اس حور کی عربی زبان تھی جو فرزند اس سے پیدا ہوتا وہ عربی بولتا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اسکی نسل سے ہیں پس آدمؑ نے اس میوے سے کچھ آپ کھایا کچھ بیٹوں کو دیا جس نے اس میوے کو کھایا فاضل تر اور دانا و بینا ہوا تب آدمؑ نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ اب قریب ہے کہ میں دنیا سے کوچ کروں شیث قائم مقام میرا رہے گا تم تابعداری اسکی کیجیو اور اس پر ایمان لائیو جب اُنہوں نے حضور میں اقرار کیا بعد اُسکے حضرت نے اس دار فانی سے رحلت فرمائی بیٹے سب باپ کی مفارقت میں بہت روئے نماز جنازے کی پڑھکر دفن کیا دہ سال آپ کی قبر پر حاضر رہے بعدہٗ متفرق ہوکر اپنے اپنے گھر گئے

## قصّہ حضرت شیث علیہ السّلام کا

شیثؑ سب بھائیوں سے بڑے اور فضیلت میں زیادہ تھے دس بھائیوں کے امور دنیا میں شریک رہتے لیکن کچھ کام نہ کرتے جب موسم کا وقت ہوتا بھائی حصّہ ان کے گھر میں پہونچا دیتے اور اناج اور غلہ بھائیوں کا تمام ہوتا تب سب بھائی اُنسے قرض وام لیکر اپنے صرف میں لاتے ایک سال بھائیوں نے اُنسے یہ صلاح کی کہ اس سال کا غلّہ انکو ہم نہ

دینگے اور ہم ان کا قرض انکو پھر دینگے کیونکہ کسی کام میں ہمارے ساتھ وہ شریک نہیں ہوتے بیٹھے بیٹھے حصہ ہم سے مفت لیتے ہیں اسی سال حق تعالیٰ نے اُنکو پیغمبری اور کتاب عنایت کی تا کہ وہ اپنی قوم کو شریعت سکھا دیں اور دین و ایمان کی راہ بتا دیں بعدہٗ سب بھائی اُنسے راضی اور مطیع ہوئے اور اُن پر ایمان لائے اور ہر سال انکو قسمت عشر دیتے اس سے عیال و اطفال کا اپنی نفقہ کرتے چند روز کے بعد ایک بیٹا پیدا ہوا نام اُس کا نوش تھا جب وہ بالغ ہوا شیث علیہ السلام نے اپنے دین پاک پر رہ کر اس دنیائے دون سے انتقال فرمایا بعدہٗ نوش نے بھی باپ کے دین پاک پر ایک مدت رہ کر رحلت فرمائی اور خلیفہ اُن کا ایک بیٹا نام اُس کا قینان تھا وہ بھی باپ کے دین پاک پر چندے ثابت رہ کر ہزاروں خلق اللہ کو اپنے دین میں بُلایا اور راہ ہدایت کی بتائی بعدہٗ وفات پائی اُنکے پیچھے ایک بیٹا مہلائیل نام قایم مقام اُن کا رہا وہ ایسے خوبصورت تھے کہ تمام جہان میں برابر اُن کے کوئی نہ تھا مغرب اور مشرق سے خلائق اُن دیکھنے آتی اور اور ہدیہ لاتی یہانتک کہ اُن کے خاندان میں حشمت و عظمت اور وقار و عزت ایسی پیدا ہوئی کہ اُن کے برابر سارے عالم میں کوئی دوسرا نہ تھا اور اُن سے فرزند بہت پیدا ہوئے آخر وہ اپنے دین پاک پر گذر گئے اور ان کا ایک بیٹا ایزد نام سب سے بزرگ تھا بعضوں نے کہا ہے کہ نام اُن کا ادس تھا مہلائیل نے جب دنیا سے رحلت فرمائی خلائق اطراف سے اُنکی زیارت کو آتی اور تحفہ تحائف بہت سے لاتی جب اُنکی ملاقات نہ ہوتی تو مایوس ہو کر چلی جاتی ایک روز ابلیس لعین نے بصورت ایک شخص کے نزدیک فرزندان مہلائیل کے آکر کہا کہ زائران مہلائیل تم لوگوں سے بیزار ہیں کیونکہ خلائق تحفہ تحائف لیکر بہت دور سے تمہارے والد مرحوم کے دیدار کو آتی ہے اور اُسے نہ پاکر محروم ہو جاتی ہے تب سبھوں نے کہا کہ کیا کیا چاہیئے شیطان نے کہا ایک صورت اپنے والد کی شکل سے مشابہ بنایا چاہیئے تو خلائق اس صورت کی زیارت کرے اور پوجے اور محروم نہ جاوے تو اسکے باعث تمہاری عزت و حرمت بڑھ جاوے اگر نہ کروگے تو سارے عالم میں تم لوگ حقیر اور ناچیز ہوگے ابلیس نے جب یہ باتیں جتائیں تب سبھوں نے رضا دی ابلیس لعین نے حضرت مہلائیل کی صورت بنا کر ایک برقع اُسکے چہرے پر ڈالا تمام خلق اللہ اطراف عالم سے آکر اس صورت بیجان کی زیارت کر کے چلی جاتی ایک دو قرن یوں ہی گذرے علم و عالم اُن لوگوں میں سے مفقود ہوئے اور سب گمراہ ہو گئے شیطان مردود نے اُن لوگوں کو بت پرستی میں ڈالا بعدہٗ دوسری ایک قوم بزرگ کو جا کر مغالطہ اور فریب دے کر کہا کہ تمہارے باپ دادانے صورت مہلائیل کو پوجا تمہیں بھی لازم ہے کہ اس صورت کی پرستش کرو تا روح مہلائیل کی تم سے خوش رہے اور تم کو دولت زیادہ حاصل ہووے پس وہ لوگ بھی اس صورت کو پوجنے لگے رفتہ رفتہ تمام عالم میں بت پرستی پھیل گئی بعد اس قوم میں ایک لڑکا پیدا ہوا اُس کا نام اخنوخ تھا جسے ادریس پیغمبر کہتے ہیں

# قصہ حضرت ادریس علیہ السلام کا

وجہ نام ادریس کی یہ ہے کہ پڑھانے کی کثرت کے سبب سے انکا لقب ادریسؑ ہوا علم نجوم ان کے معجزات سے ہے وہ زمین پر عبادت کرتے ان کو فرشتے سب آسمان پر لیجاتے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ترجمہ اور مذکور کر کتاب میں ادریسؑ کا کہ وہ تھا سچا نبی ہر روز پیرہن سیتے تھے ہر دم سینے میں تسبیح پڑھتے تھے اور وہ اجرت سلائی کی کسی سے نہ لیتے تھے ایک روز کا ذکر ہے کہ وہ اپنے کام سے فراغت کرکے بیٹھے تھے اسمیں ملک الموت بہ آرزوئے تمام امر الٰہی سے آدمی کی صورت بن کر مہمان کے طور پر رات کو ادریسؑ کے دروازے پر آپہونچے آنحضرت صائم الدہر تھے جب شام ہوئی افطار کے وقت پر کھانا آپ کا بہشت سے آتا جس قدر چاہتے کھالیتے باقی کھانا بہشت میں پھر جاتا اور اس دن کا کھانا جب بہشت سے آیا حضرت اس مسافر کو دیا مسافر نے کچھ نہ کھایا قدم پر قدم رکھکر عبادت کرتا رہا حضرت ادریسؑ اُن کا حال دیکھکر متعجب ہو رہے ہے کہ یہ کون شخص ہے جب روز روشن ہوا حضرت نے انکو کہا کہ اے مسافر تو میرے ساتھ چل کہ خدا کی قدرت صحرا میں جاکر دیکھوں اور تیرے سبب سے میں شادی حاصل کروں تب دونوں بزرگ گھر سے میدان کی طرف نکلے جاتے جاتے ایک گیہوں کے کھیت میں جاپہونچے حضرت ملک الموت نے کہا کہ چلو اس کھیت سے چند خوشے گیہوں کے لیکر ہم تم ملکر کھالیں ادریسؑ نے فرمایا کہ عجب ہے کہ تو نے شب گذشتہ کو کھانا حلال نہ کھایا اب حرام کھانا چاہتا ہے پھر وہانسے دونوں بزرگ دوسرے ایک باغ میں جاپہونچے اور وہاں بھی انگور دیکھکر حضرت عزرائیلؑ نے کھانے کا قصد کیا حضرت ادریسؑ نے فرمایا کہ تصرف ملک غیر میں حرام ہے پھر جاتے جاتے ایک بکری دیکھکر عزرائیلؑ نے کھانے کا ارادہ کیا پھر ادریسؑ نے اُنسے کہا کہ بیگانی بکری کو ذبح کرکے کھانا ممنوع ہے پس اسی طرح تین روز تک دونوں باہم تھے جبکہ ادریسؑ نے معلوم کیا کہ یہ شخص بنی آدم سے نہیں ہے تب حضرت نے فرمایا واسطے خدا کے تو ظاہر کر کہ تو کون شخص ہے اُس نے کہا کہ میں عزرائیل ہوں تب ادریسؑ نے فرمایا کہ اے بھائی سب مخلوقات کی جان تمہیں قبض کرتے ہو اُس نے کہا کہ ہاں حضرت نے فرمایا شاید کہ میری جان قبض کرنے کیلئے آئے ہو اُسنے کہا کہ نہیں میں تمہارے ساتھ خوش طبعی کرنے آیا ہوں اُس نے کہا کہ آج تین دن سے تو میرے ساتھ ہے اس عرصہ میں بھی تو نے کسی کی جان قبض کی ہے وہ بولا قَالَ كُلُّهَا بَيْنَ يَدَيَّ كَمَا بَيْنَ يَدَيْكَ خُبْزٌ ترجمہ ملک الموت نے کہا کہ کل جان قبض کرنا ہاتھ ہمارے ایسا ہے جیسا کہ دو ہاتھ کے نیچے تمہاری روٹی دھری ہے جسکی اجل آتی ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں جان ہاتھ بڑھا کر اسکی قبض کرلیتا ہوں اور بولا اے ادریسؑ میں چاہتا ہوں کہ تیرے ساتھ رشتہ برادری کا پیدا کردوں ادریسؑ نے کہا کہ میں تیرے ساتھ رشتہ برادری کا تب کروں کہ تلخی جان کندنی کی ایکبارگی تو مجھکو چکھادے تاکہ خوف اور عبرت مجھے زیادہ ہو اور عبادت خالق کی زیادہ کروں ملک الموت نے کہا

کہ بے رضائے آلہی جان قبض نہیں کرسکتا ہوں تب اُسنے خدا کی درگاہ میں عرض کی حکم آلہی ہوا کہ جان ادریسؑ کی قبض کر اُسنے جان اُنکی قبض کی پھر ملک الموت نے خدا کی درگاہ میں دعا مانگی پھر ان کو اللہ نے زندہ کیا اور ادریسؑ نے اٹھکر ملک الموت کو گود لیا اور دونوں نے آپسمیں رشتہ برادری کا لگایا ملک الموت نے اُن سے پوچھا اے بھائی تلخی جان کندنی کی کیسی تھی وہ بولے جیسے کسی زندہ جانور کی کھال سرسے پاؤں تک کھینچی جاتی ہے ملک الموت نے کہا اے بھائی قسم ہے رب العالمین کی جیسا کہ تیرے ساتھ میں نے احسان کیا ہے ایسا کسی سے نہیں کیا ادریسؑ نے فرمایا اے بھائی مجھکو دوزخ دیکھنے کا شوق ہے تو مجھکو اسکے دروازے تک لے چل تو اُسکے دیکھنے سے خوف آلہی زیادہ ہو تاکہ عبادت اور بندگی زیادہ کروں تب ملک الموت نے خدا تعالیٰ کے حکم سے اُنکو ساتوں طبقے دوزخ کے دکھلائے پھر وہ بولے اے بھائی مجھکو بہشت دیکھنے کی آرزو ہے کہ اُسے دیکھکر شادی حاصل کروں اور عبادت زیادہ کروں پھر اُنکو بہشت کے درپے لے گئے پھر بولے اے بھائی میں تلخی جان کندنی کی چکھ چکا ہوں اور دوزخ کو بھی دیکھا جگر میرا مارے پیاس کے جل گیا اجازت ہو تو بہشت میں جاکر ایک پیالہ پانی پیوں تب اُسنے کہا کہ تو وہاں سے پھر آنے کا عہد کر ادریسؑ نے عہد کیا کہ آؤں گا تب بحکم آلہی اپنی نعلیں کو درخت طوبیٰ کے تلے چھوڑ کر بہشت کے اندر چلے گئے کیونکہ عہد باہر آنے کا کیا تھا اور نعلیں کو بھی طوبیٰ کے تلے چھوڑ آئے تھے بہشت سے باہر نکل کر اپنی نعلیں کو لیکر بہشت میں جاکر تخت پر بیٹھے ملک الموت نے اُنکو آواز دی کہ اے بھائی تاخیر مت کر ادریسؑ نے کہا اے مشفق جبار عالم فرماتا ہے کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ترجمہ ہر جی کو موت کا مزہ چکھنا ہے اب میں تو مزہ جان کندنی کا چکھ چکا ہوں اور حق تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ترجمہ اور کوئی نہیں تم میں سے جو نہ پہونچیگا اس میں اور میں اس دوزخ میں پہونچ چکا ہوں اور بھی جلیل جبار فرماتا ہے لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ترجمہ نہ پہونچے گی وہاں اُنکو کچھ تکلیف اور نہ اُنکو وہاں سے کوئی نکالے یعنے جو بہشت میں گیا پھر نہ آوے گا اے بھائی میں اب ہرگز باہر نہیں آنے کا درگاہ جناب باری سے آواز آئی کہ اے عزرائیلؑ تو ادریسؑ کو چھوڑ کر چلا جا میں نے اسکی تقدیر میں یہی لکھا تھا ادریسؑ مزہ موت کا چکھ کر اور دوزخ کو بھی دیکھ بھال کر بہشت میں جارہے تب عزرائیلؑ بولے اِنَّ الْجَنَّةَ حَرَامٌ عَلَى الْاَنْبِيَاۗءِ حَتّٰى يَدْخُلَ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاۗءِ ترجمہ تحقیق بہشت حرام ہے انبیا پر جبتک کہ خاتم الانبیا داخل نہ ہوں بہشت میں پھر آواز آئی اے عزرائیلؑ میں بہشت کو دریغ نہیں رکھتا ہوں لیکن اوّل بہشت میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم داخل ہوں گے بعدہٗ سب اُمّت اُنکی اور قول دوسرا یہ ہے طواف کرنے والے سب طواف کرتے رہیں بہشت میں اور حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ترجمہ اور اُٹھا لیا ہم نے اُسکو اُونچے مکان پر پس بہشت میں ادریسؑ تو جارہے اور اُنکے فرزند سب فراق سے شب و روز گریہ و زاری میں تھے ایک روز ابلیس لعین اُنھوں کے پاس آیا اور کہا تم مت رویا کرو میں تمہارے باپ کی سی ایک صورت بنا دیتا ہوں تم اسکو

شب و روز دیکھا کرو اور پوجو تب سب درد تمہارے دل کا جاتا رہے گا اور تم سب خوش رہوگے ابلیس علیہ اللعنۃ نے ایسی ایک صورت بنائی کہ ان کی شکل ہیں اور اسمیں کچھ تفرقہ نہ تھا صرف اتنا ہی فرق تھا کہ یہ صورت بات نہ کرتی تھی اور وہ لوگ اس صورت کو پوجا کرتے تھے یہانتک کہ رفتہ رفتہ بُت پرستی تمام عالم میں پھیل گئی مشرق سے مغرب تک چار سو برس تک یہ حال جاری رہا اور کوئی آدمی اللہ کو نہ جانتا تھا علم و عالم اُن میں مفقود تھا بعدہٗ خدا تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو اُن پر پیغمبر کرکے بھیجا تاکہ اُنکو راہ ہدایت کی بتاویں واللہ اعلم بالصواب

# ذکر حضرت نوح علیہ السلام کا

نوح علیہ السلام کا نام شکر تھا بعدہٗ نام نوح ہوا اسواسطے کہ اپنی قوم پر بہت نوحہ کرتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ فَلَبِثَ فِیْہِمْ اَلْفَ سَنَۃٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا۔ ترجمہ اور بھیجا ہم نے نوح کو اُسکی قوم کے پاس پھر رہا ان میں ہزار برس پچاس برس کم اس مدت کے اندر چالیس مرد اور چالیس عورت کے سوا اور کوئی ایمان نہ لایا امر الٰہی سے نوح علیہ السلام ہر روز پہاڑ کی چوٹی پر چڑھکر اللہ کیطرف خلق اللہ کو دعوت کرتے اور پکارا کرتے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ اور انکی آواز خدا کے حکم سے مشرق سے مغرب تک پہنچ جاتی مردود سب اس کلمہ کی آواز سنکر اُنگلیاں اپنے کانوں میں دیتے اور بعضے ملعون کپڑوں سے اپنے منہ کو چھپا لیتے اور بعضے کافر یہ آواز سنکر بھاگ جاتے اور چھپکے ہو رہتے جب ان مردودوں کو اللہ کی طرف دعوت کرتے تو وہ کافر سب کے آگے بے ادبی سے حضرت پر ہاتھ چلاتے اور مارتے مارتے بیہوش کر دیتے جب وہ ہوش میں آتے تو پھر پکار کر بولتے اے لوگو تم کہو خدا وحدہٗ لاشریک ہے اور نوح رسول اُس کا برحق ہے اور ایک روز کا ذکر ہے کہ حضرت کے گلے میں کافروں نے رسّی ڈال کر کھینچے اسکے صدمے سے حضرت تین روز تک بیقرار رہے پھر بھی اللہ کے واسطے تکلیفیں اُٹھا کر خلق اللہ کو دعوت کیا کرتے یہانتک کہ طوفان کی نوبت پہنچی اور حضرت نے کہا قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّنَہَارًا فَلَمْ یَزِدْہُمْ دُعَآءِیْٓ اِلَّا فِرَارًا۔ ترجمہ کہا اے رب میرے بلاتا رہا میں اپنی قوم کو رات دن مگر میرے بلانے سے اور زیادہ بھاگتے ہی رہے اور ہر روز مجھ پر سوائے ظلم اور ستم کے کچھ نہیں کرتے اور مجھے ناسزا کہتے ہیں اور ایک دن کا ذکر ہے کہ نوح نے اپنی قوم کو خدا کی طرف دعوت کی کافروں نے آکر حضرت کو ایسا مارا کہ تمام کپڑا حضرت کا لہولہان ہوگیا تب انکی بیوی نے کہ وہ کافرہ تھیں کہنے لگیں کہ اے قوم نوح دیوانہ ہوا ہے تم اتنا مت مارو جو وہ کہتا ہے اپنے دیوانے پن سے کہتا ہے وہ کچھ نہیں جانتا ہے نوح نے اپنی بیوی سے جب یہ بے ادبی کی باتیں سنیں تب حضرت نے آسمان کی طرف منہ کیا اور رو رو کے کہا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قولہٗ تعالیٰ فَدَعَا رَبَّہٗٓ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ ترجمہ پھر اُس نے پکارا اپنے رب کو کہ میں دب گیا ہوں تو اس کا بدلہ لے

فی الفور جبرئیلؑ نے آکر کہا اے نوحؑ تو دعا کر تیری دعا خدا کی درگاہ میں مستجاب ہے یہ قوم کفار تم پر ہرگز ایمان نہ لاویگی اور تم ایک درخت کو لگاؤ اور دوسرا قول یہ ہے کہ جبرئیلؑ نے ایک شاخ درخت بہشت سے لاکر دی حضرت نے اس شاخ کو زمین پر لگایا جب چالیس برس گذرے وہ درخت اس قدر بڑا ہوا کہ چھ سو گز لمبا اور چار سو گز موٹا چوڑا ہو گیا اور اس چالیس برس کے اندر تمام جوروئیں ان کافروں کی بانجھ ہوئیں اور نسلیں انکی منقطع اور باقی عذاب آلہی سے معذب ہوئیں سبب اس کا یہ تھا کہ وہ اپنے بیٹوں کو نوحؑ کے پاس لے جاکر بولیں کہ اے لڑکو تم ان کو دشمن جانیو اور ان کی بات نہ مانیو ان کو ہمیشہ ذلیل و خوار رکھیو کہ وہ دیوانہ ہے نوحؑ نے جب یہ وصیتیں انہوں سے سُنیں تب ان لوگوں سے ناامید ہو کر درگاہ آلہی میں زاری کی اور کہا وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ترجمہ اور کہا نوحؑ نے اے رب نہ چھوڑ زمین پر منکروں کا ایک گھر بھی بسنے والا کہ نسل کافروں کی باقی نہ رہے زمین پر تب جبرئیلؑ تشریف لائے اور فرمایا اے نوحؑ اس درخت سے تو ایک کشتی بنا نوحؑ نے کہا کہ کس طرح بناؤں جبرئیلؑ نے کہا کہ تو اس درخت کو کاٹ اور چیر کر تختے بنا لے تب تجھے بتلاؤں گا نوحؑ نے اس درخت کو کاٹا اور چیر کر تختے بنائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ ۝ ترجمہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بنا کشتی روبرو ہمارے اور ہمارے حکم سے اور نہ بول مجھ سے ظالموں کیواسطے یہ البتہ غرق ہونگے تو ان تختوں سے کشتی بنا اور شاخوں سے اسکی میخیں لگا نوحؑ نے بموجب تعلیم جبرئیلؑ کے درودگری سیکھ کر اس درخت سے تختے بنائے پہلے تختے پر نام آدمؑ کا اور دوسرے تختے پر نام شیثؑ کا اور تیسرے تختے پر نام ادریسؑ کا اور چوتھے پر نام نوحؑ کا اور پانچویں تختے پر نام موسیٰؑ کا اور چھٹے تختے پر نام صالحؑ کا اور ساتویں تختے پر نام ابراہیمؑ کا اور اسی طرح ایک لاکھ چوبیس۲۴ ہزار تختے نام سے ایک چوبیس ہزار پیغمبروں کے نکلے یعنے ہر ایک تختے پر ایک ایک پیغمبر کا نام لکھا تھا اور آخری تختے پر نام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا تھا کہ وہ خاتم الانبیاء ہیں نوحؑ نے جبرئیلؑ کی تعلیم سے کشتی بنائی طول اس کا ہزار گز اور عرض اس کا چار سو گز کا تھا جب کشتی تیار ہوئی کافر سب دیکھکر ہنسے اور افسوس کرنے لگے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّن قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ ۚ قَالَ إِن تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ۝ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ترجمہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور نوحؑ کشتی بناتا اور جب گذرتے اُس پر سردار اسکی قوم کے ہنسی کرتے اُس پر بولا اگر تم ہنستے ہو ہم پر تو ہم ہنستے ہیں تم پر جیسے تم ہنستے ہو اب آگے جان لوگے کہ کس پر آتا ہے عذاب کہ رسوا کرے اُسکو اور اترتا ہے اس پر عذاب ہمیشہ کا یہ فائدہ تفسیر سے لکھا ہے کہ وہ کافر ہنستے تھے کہ خشک زمین میں غرق کا بچاؤ کرتا ہے یہ ہنستے اسپر کہ موت سر پر کھڑی ہے اور ہنستے ہیں غرض کشتی تیار ہوئی اور چار تختے کم ہوئے نوحؑ نے جبرئیلؑ سے کہا جبرئیلؑ نے کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء ہیں

چار تختے انکے چار یار کے نام سے یعنے حضرت ابا بکر صدیقؓ اور حضرت عمر ابن خطابؓ اور حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نام سے لگایا چاہیے تو کشتی تمہاری اللہ کے فضل و کرم سے محفوظ رہیگی اور نجات پائیگی اور جس مومن کے دل میں محبت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور چار یار کی اُن کے ہوگی وہ آتش دوزخ سے نجات پائیگا اور فرمایا اے نوحؑ دریائے نیل میں ایک درخت ہے کسی کو بھیجکر وہانسے منگواکر اس سے چار تختے بنام چار یاروں کے نکال کر اس میں لگادو تب نوحؑ نے اپنے بیٹوں سے کہا انہوں نے نہ مانا اور بولے کہ عوج بن عنق کو بھیجدو کہ وہ ہم سے قوت زیادہ رکھتا ہے اور اسکی راہ بھی خوب جانتا ہے اُسی وقت حضرت نے عوج بن عنق کو بلوایا اور کہا کہ اگر تو فلانے درخت کو دریائے نیل سے لاوے گا تو میں تجھکو کھلاکر آسودہ کروں گا عوج نے کہا تو میرے ساتھ عہد کر نوحؑ نے عہد کیا پس عوج نے جاکر اُس درخت کو جڑ سے اُکھاڑ کر لادیا تب نوحؑ نے تین روٹیاں جو کی نکال کر اُسے کھانے کو دیں عوج نے اُسے دیکھکر ہنس دیا اور کہا اے نوحؑ میں بارہ ہزار روٹیاں ایک وقت میں کھالیتا ہوں اور کھانے کا کیا حساب دوں تب بھی سیری نہیں حاصل ہوتی ہے یہ تین قرص نان جو سے مجھے کیا ہوگا اور خبر ہے کہ عوج عمر بھر کے اکل و شرب سے سیر نہ ہوا تھا نوحؑ نے اس سے کہا اگر تو سیری چاہتا ہے تو بسم اللہ پڑھکر کھا تب اُس نے بسم اللہ پڑھکر ایک اور آدھی روٹی کھائی تھی کہ اور دوسرے لقمہ کی حاجت نہ رہی اسی میں اسکو سیری حاصل ہوگئی بعدہٗ نوحؑ نے اس درخت سے چار تختے نکال کر اول بنام حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اور دوسرا تختہ حضرت عمر ابن خطابؓ کے اور تیسرا تختہ حضرت عثمان غنیؓ کے اور چوتھا تختہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے نام سے لگایا ان چار تختوں کے لگانے سے کشتی تیار ہوگئی بعدہٗ جبرئیلؑ نے فرمایا اے نوحؑ تو بیت المعمور کی زیارت کرے اللہ تعالیٰ اسکو اُٹھائے گا جب وہ زیارت کرکے آئے تب اسکو فرشتوں نے آسمان چہارم پر اٹھا لیا بعدہٗ ترتیب اور انتظام کشتی کا کرنے لگے اسمیں سات طبقے تھے اول طبقے میں تابوت آدم کا اور دوسرے طبقے میں نوحؑ مومنوں کے ساتھ تھے اور تیسرے طبقے میں پرندے اور چوتھے طبقے میں درندے اور پانچویں طبقے میں چرندے اور چھٹے طبقے میں ہر جنس کی چیزیں اور ساتویں طبقے میں تخم اور گھانس اور میوے سب رکھے تھے پس جبرئیلؑ نے فرمایا اے نوحؑ علامت طوفان کی یہ ہے کہ تمہارے گھر کے تنور سے گرم پانی اُبلے گا تب ایک روز اُنکی بی بی روٹی پکاتی تھی تنور سے گرم پانی اُبل پڑا جلدی اُن کی بیوی نے اُن کو خبر دی بمصداق اس آیت کے قولہٗ تعالیٰ

حَتّٰٓی اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ قُلْنَا احْمِلْ فِیْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِیْلٌ ترجمہ یہانتک کہ جب پہنچا حکم ہمارا اور جوش مارا تنور نے کہا ہم نے لادے اسمیں ہر قسم کا ایک جوڑا اور اپنے گھر کے لوگ مگر جس پر کہ پہلی پڑ چکی بات اور جو ایمان لایا ہو اور نہیں ایمان لائے تھے اُسکے ساتھ مگر تھوڑے جبرئیلؑ نے فرمایا اے نوحؑ ایک ایک جوڑا ہر جانور کا کشتی پر اٹھائے حضرت نے کہا کوئی مشرق میں

کوئی مغرب میں ہیں کیونکر انکو اکٹھے جمع کروں پس خدا کے حکم سے جسکی نسل رہنی مقدر تھی اس جانور کا جوڑا کشتی میں رکھ لیا اور
گھر والوں میں سے جس پر بات پڑ چکی تھی اور بیٹا اور اسکی ماں ڈوبی اور تین بیٹے بچے جنکی اولاد ساری خلقت ہیں اور تنور تھا
حضرت نوحؑ کے گھر میں جو طوفان کا نشان بتا رکھا تھا کہ جب اس تنور سے پانی ابلے تب کشتی میں سوار ہو جائیو یہ فائدہ
مترجم نے تفسیر سے لکھا ہے اور دوسری روایت ہے کہ کشتی میں تین طبقے تھے اول طبقے میں پرندے اور دوسرے
طبقے میں نوحؑ ساتھ مومنوں کے اور تیسرے میں چارپائے اور فرزند ان کے سام حام یافث سب کے سب کشتی
میں تھے اور ایک بیٹا ان کا کنعان مارے غرور کے جدا ہو کر پہاڑ پر چڑھ گیا اور کہا کہ میں ہرگز تیری کشتی پر نہ آونگا ہر چند
کہ نوحؑ نے اسکو پکارا اے کنعان تو بے کشتی ہلاک ہووے گا ہمارے ساتھ ہو لے بمصداق اس آیت کے قولہ تعالےٰ
وَنَادٰی نُوْحُ نِ ابْنَهٗ وَكَانَ فِیْ مَعْزِلٍ یّٰبُنَیَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِیْنَ ترجمہ اور پکارا نوحؑ نے اپنے
بیٹے کو اور وہ ہو رہا تھا کنارے اے بیٹے سوار ہو ساتھ ہمارے اور مت رہ ساتھ منکروں کے اس نے جواب دیا قولہ تعالیٰ
قَالَ سَاٰوِیْۤ اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ ترجمہ اور کنعان نے کہا میں الگ رہوں گا کسی پہاڑ کو بچا لیگا مجھکو پانی
سے نوحؑ نے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ترجمہ بولا کوئی بچانیوالا نہیں آج کے دن
اللہ کے حکم سے مگر جس پر وہ مہر کرے اور فرمایا اے بیٹے آج کوئی باقی نہ رہے گا عذاب سے خدا کے سب غرق ہو جاوینگے
مگر وہ شخص کہ خدا اس پر رحم کرے اور وہ مومن ہو دوسری تاریخ ماہ رجب کی تھی کہ پانی شروع ہوا تھا فَفَتَحْنَاۤ اَبْوَابَ
السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا فَالْتَقَی الْمَآءُ عَلٰۤی اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ترجمہ پھر ہم نے کھولدیئے دہانے
آسمان کے پانی کے ریلے سے اور بہادیئے زمین سے چشمے پھر مل گیا پانی ایک کام پر جو ٹھہر اتھا آسمان سے گرم پانی برسا
اور زمین سے سرد ابلا یہانتک کہ پہاڑوں کے اوپر چالیس گز پانی بلند ہوا تھا اور جس پہاڑ پر بیٹا نوح علیہ السّلام کا تھا پانی
پہلے اسی پر جا پہونچا اسے دیکھکر نوح علیہ السّلام کو شفقت پدری دل میں آئی کہ وہ مارا جائے گا تب آپنے منہ طرف
آسمان کے کیا اور کہا یارب تو نے وعدہ کیا تھا میرے ساتھ کہ اہل بیت کو تیرے ہلاک نہ کروں گا اب بیٹا میرا کنعان مارا
جاتا ہے قولہ تعالیٰ وَنَادٰی نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ
الْحٰكِمِیْنَ ترجمہ اور پکارا نوحؑ نے اپنے رب کو بولا اے رب میرا بیٹا ہے میرے گھر والوں میں سے اور تیرا وعدہ سچ ہے اور
تو سب سے بڑا حاکم ہے فائدہ یعنے ایک عورت تو ہلاکت میں آچکی اب تو چاہے بیٹے کو ہلاکت میں گن چاہے نجات میں اور
اللہ تعالیٰ نے فرمایا قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ترجمہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے نوحؑ وہ نہیں
تیرے گھر والوں میں سے اس کے کام ہیں ناکارے کہ ایمان اس کا تیرے ایمان کے موافق نہیں پس موج آئی اور ہلاک کیا کنعان
کو جبرئیلؑ نے فرمایا اے نوحؑ سوار ہو اور اسکو پڑھو قولہ تعالیٰ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِیْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّیْ

لغفور رحیم ۝ وھی تجری بھم فی موج کالجبال ترجمہ اور بولا سوار ہو اسمیں اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا تحقیق میرا رب ہے بخشنے والا مہربان اور وہ لئے بہتی ہے انکو لہروں میں مثل پہاڑ کے یہ آیت جب پڑھی کشتی پانی پر رواں ہوئی اور بول و براز سے آدمیوں کے کشتی بہت غلیظ ہوئی تھی نوحؑ نے الہام الہی سے ہاتھی کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا قدرت الہی سے دو خوک اسکی ناک سے پیدا ہوئے اور وہ سب غلاظت کشتی کی صاف کی اور ابلیس علیہ اللعنہ نے خنزیر کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اسکی ناک سے دو چوہے پیدا ہوئے نوحؑ نے کہا اے شیطان ملعون تجھے اس کشتی پر کون لایا شیطان بولا اسوقت کہ خر کو ملعون کہا میں جانتا تھا کہ تو مجھی کو ملعون کہے گا کہ میں آیا ہوں چوہے جب کشتی کو سوراخ کرنے لگے تب نوحؑ نے خدا کی درگاہ میں فریاد کی جبرئیلؑ نے آکر انسے کہا کہ شیر کی پیشانی پر ہاتھ مل نوحؑ نے ہاتھ پھیرا دو بلیاں اسکی ناک سے پیدا ہوئیں اور اس نے سب چوہے کشتی کے کھالئے اسی دن سے بلی دشمن ہے چوہے کی اور نوحؑ ماہ رجب کی دوسری تاریخ سے عشرہ محرم الحرام تک چھ مہینے آٹھ دن کشتی پر رہے بعدہ جناب باری سے ندا آئی قولہ تعالیٰ وقیل یا ارض ابلعی ماءک ویاسماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر واستوت علی الجودی وقیل بعدا للقوم الظلمین ترجمہ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم آیا اے زمین نگل جا اپنا پانی اور اے آسمان تھم جا اور سکھا دیا پانی اور ہو چکا کام اور کشتی ٹھہری جودی پہاڑ پر اور حکم ہوا کہ دور ہو قوم بے انصاف فائدہ چالیس دن پانی آسمان سے برسا اور زمین سے ابلا پھر چھ مہینے کے بعد پہاڑوں کے سر کھلے کہ کشتی لگی تھی جودی پہاڑ سے وہ پہاڑ ملک شام میں ہے تب بارش موقوف ہوئی اور زمین خشک ہوگئی ایسا کہ ایک قطرہ پانی زمین نہ رہا مگر کشتی اسی دن زمین حجاز میں بھی ستر مرتبہ بیت اللہ کا طواف کرکے ملک شام کیطرف نکل گئی اور وہ کوہ جودی پر جاکر ساکن ہوئی اور جہاں کہیں پہاڑ تھے سب دکھائی دیئے نوحؑ نے کسی پرندے کو زمین پر بھیجا تاکہ خبر لادے کہ زمین پر کس قدر پانی ہے وہ وہاں جاکر دانہ چگنے میں مشغول ہوا پھر نہ آیا اس سبب سے اللہ تعالیٰ نے اسے اڑنے سے معذور کیا پھر حضرت نے کبوتر کو بھیجا وہ کسی زمین تر جا بیٹھا اور کچھ سرخی تر اپنے پاؤں میں لگا کے کشتی پر آیا تب حضرت نے کبوتر کے حال پر کچھ دعا فرمائی کہ خلق اللہ اسکو پیار کریں اور اسوقت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور سات راہیں پانی کی بنادیں اور سات دریا روئے زمین پر جاری ہوئے تب سب پانی زمین پر سے دریا میں جاگرا اور جو باقی رہا زمین پر خشک ہوگیا اور نوحؑ نے کشتی سے باہر نکلکر ایک جانور کو بھیجا وہ زمین پر گیا بہ سبب پانی نہ ہونے کے نہ ٹھہر سکا پھر آیا حضرت نے اس جانور کو دعا فرمائی اور تمام قوم کو کشتی پر سے اتار لیا اسوقت حکم جل وعلا کا ہوا اے نوحؑ جتنے تخم اور جڑیں ہیں یہ سب زمین پر بودے تمام اقسام ملے مگر انگور نہ ملا تب جناب احدیت میں عرض کی آواز آئی کہ ابلیس لعین نے اسے چرایا ہے حضرت نے اس سے کہا اے ملعون جڑ انگور کی لادے اسنے انکار کیا حضرت نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ تو نے چرایا ہے تب شیطان بولا ہاں میں لادوں گا اس شرط پر کہ جب بودو گے اسکی جڑیں ایک بار تم پانی دو گے اور تین بار ہم دینگے نوحؑ نے

قبول کیا اُسنے لادیا تب تخم انگور زمین میں بودیا اور بموجب قول کے اپنے عمل میں لائے نوحؑ نے اسکی جڑ میں ایک دفعہ پانی
دیا اور شیطان علیہ اللعنہ نے تین دفعہ یعنے لومڑی اور شیر اور خوک یہ تینوں جانور کو مارکر خون اُن کا اسکی جڑ میں دیا اور جو شیرینی
کہ انگور میں ہے سو نوحؑ کے پانی دینے کے سبب سے ہے اور اس سے جو شراب بنتی ہے سو ابلیس لعین کے سبب سے ہے اس
واسطے مزاج شرابیوں کا پہلے لومڑی کے مزاج سا ہوتا ہے بس پیچھے شیر کا اور بعد اسکے سوّر کا کیونکہ حالت نشے میں کسی کو
دیکھنا سمجھنا سنتا نہیں اور یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ ہر شئے میں تاثیر اصل کی ہوتی ہے بمصداق کُلُّ شَیْئٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ
اور یہ شیطان کے فعل سے ہے اور ابلیس نے کہا اے شیخ الانبیا احسان تیرا مجھ پر بہت ہے مجھ سے کچھ تو مانگ لے حضرت
نے فرمایا اے ملعون تو ہمارے کس گناہ سے خوش ہوا ہے وہ بولا تو نے گناہ نہیں کیا تو نے ہزاروں کافروں کو خدا کی درگاہ
میں دُعا کرکے ہلاک کیا وے سب دوزخ میں ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گے نوحؑ اس بات کو سُنکر ترس کھاکر سو برس تک روتے
رہے ایک روز حضرت نوحؑ نے پوچھا کہ اے ملعون کونسا فعل ہے کہ جسکے کرنے سے اولاد آدمؑ دوزخ میں جائینگے وہ بولا
چار چیز حسد و حرص و تکبر و بخل حضرت نے شرح اُن چار چیزوں کی اُس سے پوچھی اُسنے بیان کی کہ میں نے ستر ہزار
سال خدائے عزوجل کو سجدہ کیا اور عبادت اُسکی بجالایا جب آدمؑ کو حق تعالیٰ نے بنایا اور اُنکو سجدہ کرنے کیلئے سب فرشتوں
کو حکم کیا سبھوں نے انکو سجدہ کیا میں نے حسد کرکے نہ کیا اسلئے سزاوار لعنت کا ہوا اور دوسری یہ ہے کہ پھر حق تعالیٰ نے
مجھکو ارشاد فرمایا تونے آدمؑ کو سجدہ کیوں نہ کیا اس وقت پھر میں نے تکبر کیا اور کہا کہ میں بہتر ہوں آدمؑ سے کہ انکو بنایا
تونے خاک تیرہ سے اور مجھکو بنایا تونے نار سے اسلئے حق تعالیٰ نے اپنی درگاہ سے مردود کیا اور تیسرا یہ ہے کہ حرص ہوئی
آدمؑ کو گیہوں کھانے کی کہ جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا تھا تاکہ وہ مدام بہشت میں رہیں اور میں نے اُنکو گیہوں کھلایا اس لئے
وہ بہشت سے نکالے گئے اور یہاں گرفتار ہوئے اور چوتھا بخل ہے کہ خدا تعالیٰ نے بخیلوں پر جنت حرام کی ہے ہرگز وے
جنت میں نہ جائینگے ابلیس حضرت نوحؑ کو یہ ماجرا سُناکر چلا گیا بعدہٗ آنحضرت پر جناب باری کا حکم ہوا اے نوحؑ کشتی کی
لکڑی سے تو ایک مسجد بنا تب اُنہوں نے جودی پہاڑ پر ایک مسجد بنائی اور وہاں بستی ہوئی نام اُس کا ثمانین ہوا ثمانین
کے یہ معنی ہیں کہ اسّی آدمی مومن اور مومنہ نوحؑ کے ساتھ وہاں تھے اور چند روز کے بعد حضرت نوحؑ نے وہاں وفات پائی پھر
اولاد انکی سامؔ اور حامؔ اور یافثؔ باقی رہی چنانچہ یہ تمامی مخلوقات ان تینوں کی نسل سے ہیں اہل عرب اور عجم سامؔ کی
اولاد سے ہیں اور اہل ہند و حبش حامؔ کی اولاد سے ہیں اور اہل ترکستان یافثؔ کی اولاد سے ہیں اور مروی ہے
کہ نوحؑ ایک روز سو گئے تھے ہوا سے کپڑا ستر عورت کا اُن کے الگ ہوگیا تھا نظر حام کی اُس پر گری وہ ہنسکر چپکا ہو رہا
اور نظر جب سام کی گری اُسنے کپڑا اڑھا دیا تب نوحؑ نے اُنکو دعائیں نیک کیں اسواسطے اولاد اُنکی پیغمبر ہوئی اور حام کو دعائے
بد دی منہ اُس کا سیاہ ہوا اولاد بھی اسکی سیاہ رہی اور بعضوں نے کہا ہے حام نے سام کو دعا دی تھی جب اولاد اُن کی پیغمبر

ہوئی اور مروی ہے کہ عمر نوحؑ کی چودہ سو برس کی تھی اور دوسری روایت ہے کہ ایک ہزار برس کی تھی اور تیسری روایت ہے ہزار برس کی عمر تھی پچاس برس کم سے صحیح ہے سورۂ عنکبوت میں مذکور ہے جب نوحؑ نے دار فانی سے رحلت فرمائی فرشتوں نے اُنسے پوچھا اے شیخ الانبیاء دنیا کو کیسا دیکھا حضرت نے فرمایا مجھے ایسا معلوم ہوا کہ ایک دروازے سے گھسکر دوسرے دروازے سے نکل آیا بعدہٗ اولاد سام کی بعض کوفے میں بعض یمن میں بعض حجاز اور شام اور مغرب میں جا کر شہر بسائے اور اولاد حام کی ہندوستان میں آکر شہروں کو آباد کی اور اولاد یافث کی ترکستان میں جاکر سکونت اختیار کی اور شہر بسائے اور سارا جہاں اُن لوگوں سے آباد ہوا پہلے شیطان علیہ اللعنہ نے ہندوستان میں آکر بت پرستی کی راہ لوگوں کو بتائی پھر ترکستان میں جاکر وہاں بھی بت پرستی سکھائی بعدہٗ ملک عرب میں جاکر وہاں کے لوگوں کو بھی گمراہ کیا اور ایک بادشاہ نام اُس کا عرب میں جرہم تھا اور قد و قامت میں چار سو گز بلند تھا تمام ملک عرب اُس کا مطیع فرمان تھا بعضوں نے کہا ہے کہ حضر موت اُسی کا نام تھا اُس نے وہاں مکانات و باغات اور نہریں بنائیں تھیں قوت اور شجاعت میں اُسکے ملک عرب میں ثانی نہ تھا سات سو برس گذرے کہ اس عرصہ میں کوئی اُن میں سے موا نہ تھا وے سب موت کو بھول گئے تھے زمین اُنھوں سے آباد و معمور تھی اور سب جاہل تھے ایک دن شیطان اس قوم کے پاس آیا اور کہا کہ تم کس کی پرستش کرتے ہو اُنھوں نے کہ ہم نہیں جانتے کہ کس کی پرستش کریں شیطان نے کہا کہ میں تم کو بتا دوں گا کہ جس کو تمہارے باپ دادا پرستش کرتے تھے تب شیطان اُنکو ہمراہ لیکر ہندوستان میں آیا اور بت پرستی سکھائی وے سب مردود ان پانچ بتوں کو وہاں سے اُٹھا کرلے گئے اور کہا قولہ تعالیٰ وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ترجمہ اور بولے نہ چھوڑیو اپنے ٹھاکروں کو یعنے ود کو نہ سواع کو اور نہ یغوث کو اور نہ یعوق کو اور نہ نسر کو سب کے سب اُن کو پوجنے لگے تمام عالم بت پرست ہو گیا عیاذاً باللہ من ذالک

# قصہ حضرت ہود علیہ السلام کا

بعدہٗ خدا تعالیٰ نے حضرت ہود علیہ السلام کو اُن پر بھیجا کہ جیسا حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ترجمہ اور عاد کی طرف بھیجا ہم نے ہود کو وہ بولا اے قوم بندگی کرو اللہ کی کوئی تمہارا حاکم نہیں سوائے اسکے تم سب جھوٹ کہتے ہو ہودؑ ان لوگوں کو نصیحت کرتے اور اللہ کی طرف بلاتے اور کہتے قولہ تعالیٰ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِى الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ترجمہ اور وہ یاد کرو کہ تم کو سردار کر دیا پیچھے قوم نوحؑ کے اور زیادہ دیا تم کو بدن میں پھیلاؤ سو یاد کرو احسان اللہ کے شاید تمہارا بھلا ہو اور اُس قوم میں جو دراز قد تھے قد

اُن کا چار سو گز کا لنبا تھا اور اوسط والوں کا دو سو گز اور جو سب سے چھوٹے تھے اُن کا قد ستر گز کا تھا اور وے سب بولے اے
ہودؑ تو ہمارے پاس کچھ سند سے نہیں آیا اور ہم نہیں چھوڑنے والے اپنے معبودوں کو تیرے کہنے سے اور ہم نہیں ماننے
والے پس خدائے تعالیٰ نے ان پر قحط نازل کیا گرسنگی سے وہ سب عاجز ہوئے تھے۔ اس میں ستر آدمی
ستر قبیلے میں سے ان پر ایمان لائے تھے باقی سب کافر تھے۔ اور کہنے لگے قولہ تعالیٰ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ
اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ترجمہ بولے کیا تو اس واسطے آیا ہم پاس کہ بندگی کریں ہم تیرے
اللہ کی اور چھوڑ دیں اُن کو جن کو پوجتے رہے ہمارے باپ دادے پوتے اے ہودؑ ہم تیرے خدا کی پرستش نہیں کریں گے
اپنے باپ داداؤں کے خدا کو پوجیں گے اگر تو ڈراتا ہے عذاب سے اپنے اللہ کے تو دکھلا ورنہ ہم تجھے مار ڈالینگے یہ سنکر
ہودؑ نے خدا کی درگاہ میں تضرع کیا اور کہا خدایا مجھے اُنکے ظلم سے بچا کہ اُنکے ساتھ مجھے لڑنے کی طاقت نہیں شاید
مجھے مار ڈالیں اس قوم کے سردار کا نام تھا عاد اسکے زمانے سے زمانہ طوفان تک سات سو برس گذرے تھے قوت انکی
اس قدر تھی کہ اگر پتھر پر پاؤں مارتے تو زانو تک اسمیں گھس جاتے سب نافرمان تھے اور یہ کہتے تھے مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً
ترجمہ یعنے کون ایسا ہے پردۂ زمین پر کہ ہم سے قوت زیادہ رکھتا ہو جناب احدیت کا حکم ہوا اے ہودؑ وہ ستر آدمی
جو تجھ پر ایمان لائے ہیں اُنکو ساتھ لیکر پہاڑ پر جا رہ تب ہودؑ اُنھوں کو لیکر پہاڑ پر گئے اور کہا کہ اے قوم تم کو ہوا ہلاک کریگی
غضب الٰہی آوے گا وہ بولے کون ایسی ہوا ہے جو ہم پر غالب ہوگی تب خدائے تعالیٰ نے تین برس تک پانی برسنا اُن پر موقوف
رکھا یہانتک کہ قحط عظیم اُن پر نازل ہوا بعدہٗ ہود علیہ السلام نے کہا قولہ تعالیٰ وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا
اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ترجمہ اے قوم گناہ بخشواؤ اپنے
رب سے پھر رجوع لاؤ اسکی طرف کہ تم پر چھوڑ دے آسمان کی دھاریں اور زیادہ دے تم زور پر زور اور نہ پھیرے جاؤ
گنہگار ہوکر کافروں نے کہا ہم توبہ نہیں کریں گے اور نہ مانیں گے تم کو پس ایک قوم کو بھیجا کہ مکے میں جا کر پانی طلب کریں
پس چھ آدمی قوم عاد میں سے مکے میں گئے ان میں دو شخص مسلمان تھے لیکن دین اپنا چھپائے رکھتے تھے نام ان دونوں
کا مزید و لقیم تھا اور اُنکے سردار کا نام قیل تھا یہ ستر ہزار آدمی کو ہمراہ لیکر مکے کو گئے مزید نے ان سے کہا کہ جب تک ہود علیہ
السلام پر ایمان نہ لاؤگے تب تک باراں کا برسنا تم پر موقوف رہیگا سبھوں نے ان کو جھٹلایا تب مزید اور لقیم نے کہا الٰہی وہ
لوگ تیری رحمت کے قائل نہیں ہیں تو ہماری حاجتیں روا کر بارگاہ الٰہی سے آواز آئی کیا مانگتا ہے مزید نے کہا الٰہی میں تا قیامت
دنیا میں بھوکا نہ رہوں حکم ہوا کہ میں نے قبول کیا بعدہٗ لقیم نے کہا الٰہی سات دفعہ کی عمر مجھے عطا کر جسکی عمر چاہوں بطنا بعد
بطن تین ہزار برس تک زندگانی کروں حکم الٰہی ہوا میں نے تجھے بخشی اور قیل نے کہا خداوندا کوئی ہماری قوم میں بیمار
نہیں ہوا کہ تجھ سے شفا چاہوں اور کسی مشکل میں نہیں پڑا ہوں کہ تجھ سے یاری مانگوں مگر پانی مانگتا ہوں واسطے قوم عاد

کے اتنے میں تین ساعت کے اندر ابر سیاہ و سفید و سرخ پیدا ہوا اور آواز آئی کہ اے قیل اِس تین میں سے جسکو چاہے تو اُسے اختیار کر تب قیل نے دلمیں سوچا کہ ابر سفید و سرخ میں پانی نہیں ہوتا ہے مگر ابر سیاہ پانی سے خالی نہیں ہوتا اُس کو اختیار کیا اللہ کے حکم سے ابر سیاہ ساتھ ساتھ اسکے منزل مقصود کو جا پہنچا وہب ابن منبہؒ نے روایت کی ہے کہ ساتویں زمین پر ایک ہوا ہے نام اسکا ریح العقیم ہے ستر ہزار زنجیروں سے اس کو باندھکر رکھا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس پر محافظ ہیں اور موکل ہیں جب روز قیامت ہوگا وہ ہوا چھوڑی جائے گی پہاڑوں کو مانند ریزۂ ابریشم کے اُڑا دیگی اور آسمان گر پڑے گا ٹکڑے ٹکڑے ہوکر اُڑ جاویگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَۃٌ وَّاحِدَۃٌ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُکَّتَا دَکَّۃً وَّاحِدَۃً ۔ فَیَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَۃُ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَھِیَ یَوْمَئِذٍ وَّاھِیَۃٌ ۔ ترجمہ پھر جب پھونکی جاوے نرسنگے میں ایک پھونک اور اُٹھائی جاویں زمین اور پہاڑ اور ٹپکے جاویں ایک چوٹ اُس دن ہو پڑے ہو پڑنے والی اور پھٹ جاوے آسمان پھر اُس دن وہ سُست ہو گا حکم ہوا اے فرشتو وہ ہوا قوم عاد پر چھوڑ دو تب انہوں نے عرض کی اے جبار عالم کس قدر چھوڑیں حکم ہوا گائے کی ناک کے اندازے سے نکلے انہوں نے عرض کیا یا ربّ العالمین اسقدر سے سارا عالم برباد ہوگا تب حکم ہوا کہ سوئی کے سوراخ کی برابر چھوڑ دو جب وہ ہوا مانند ابر سیاہ کے پہاڑ کی طرف سے نکل آئی اُسے دیکھکر قوم عاد شاد ہوئی اور کہنے لگی قولہ تعالیٰ قَالُوْا ھٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ترجمہ بولے یہ ابر ہے ہم پر برسے گا ہودؑ نے کہا قولہ تعالیٰ بَلْ ھُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِہٖ رِیْحٌ فِیْھَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ترجمہ کوئی نہیں یہ وہ ہے کہ جسکی تم شتابی کرتے تھے یہ وہ باد ہے کہ جسمیں دُکھ کی مار ہے جب ہوا انکی کافروں نے کہا اے ہودؑ تو نے خوشخبری پہونچائی کہ جس سے ہم خنک تر ہونگے ہودؑ نے فرمایا اے کافرو ذرہ صبر کرو اللہ کیطرف سے تم پر عذاب الیم پہنچتا ہے الیسا کہ وہ سب سات لاکھ مرد تین پہاڑ کے بیچ میں جا رہے تھے جہاں ہوا کی راہ ایک طرف سے بھی نہ تھی یہ سب آپسمیں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر اور پاؤں اپنا گھٹنوں تک زمین میں گاڑ کر بیٹھے تھے اور زن و مرد لڑکے بالے نے چار پایوں کو بیچ میں اپنے لے لیا اور کہتے تھے کہ تین طرف سے ہمارے پہاڑ ہے اور ایک جانب ہم سب ہیں کونسی ہوا ہے کہ ہمارے بیچ میں گذر یگی اور زور کریگی جب متکبّروں نے اپنی قوت کا غرور کیا اچانک ایک آواز رعد کی آئی اور ہوا نے اس قدر زور کیا کہ پہلے قصر و کوشک جتنے مکانات تھے جڑ سے کھود کر پھینک دیئے اور سب برباد ہوئے اور ہوا نے اُنکے پاؤں کے نیچے آکر سر نگوں اُنکو زمین پر ڈالدیا مثال اسکی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَتَرَی الْقَوْمَ فِیْھَا صَرْعٰی کَاَنَّھُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِیَۃٍ ۔ فَھَلْ تَرٰی لَھُمْ مِّنْ بَاقِیَۃٍ ترجمہ یعنے پھر تو دیکھے لوگ ان میں بچھڑ گئے جیسے وہ ٹھنڈ میں کھجور کے کھوکھلے پھر کیا تو دیکھتا ہے کوئی اُن کا بچ رہا اور پھر دھول خاک میں ایک برس تک پڑے روتے رہے اور جو شخص انکے رونے کی آواز سنتے تو وہ بھی ہلاک ہو جاتے اور ہودؑ نے ایک خط زمین پر کھینچکر مومنوں کو اُسکے اندر رکھ لیا

ہوا نے اس قدر زور کیا مگر دامن مومنوں کا ایک سر مو بھی کج نہ کر سکا سچ ہے کہ مَنْ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ کَانَ کُلٌّ لَہٗ
ترجمہ جو شخص اللہ کا ہوا کُل ہے واسطے اسی شخص کے بعدہٗ ہودؑ مومنوں کو ہمراہ لیکر جرہم کے پاس گئے اور کہا کہ
عذاب الٰہی تو نے دیکھا اُسنے کہا کہ ہاں تب حضرت نے فرمایا تو کہہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہُوْدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وہ ملعون بولا جبتک کہ تو
اس قوم کو زندہ نہ کر دیگا تب تک میں ایمان تجھپر نہ لاؤنگا وہ مردود یہ کہہ رہا تھا اُسوقت اُس کے قدم کے نیچے ہوا نے آکر اُس
پلید کو دُور کیا اور سخت عذاب نے آکر اُس قوم کو ہلاک کیا پس ہودؑ نے بعد چار سو برس کے دنیائے فانی سے رحلت فرمائی
اور مومن سب اُن کے لئے روئے اور اُنکو دفن کیا پیچھے اُن کے سو برس تک مومن سب دُنیا میں رہے بعدہٗ انتقال فرمایا اور
اولاد اُن کی اپنے دین پاک پر مدت تک رہی اور ایک عالم اُنسے آباد ہوا اور دین اور ایمان کی راہ خلائق کو بتائی ایک روز
شیطان مردود اُن کے پاس آیا اور کہا کہ تم کِسکو پوجتے ہو اُنھوں نے کہا ہم آسمان و زمین کے خدا کو پُوجتے ہیں ابلیس نے
کہا کہ تم خدا کو دیکھتے ہو انھوں نے کہا کہ نہیں شیطان نے کہا تم اس پتھر سے ایک بُت بنا کر پوجا کرو تا کہ روز قیامت میں
وہ تمہارے لئے شفیع ہووے تب اُن لوگوں نے ایک بُت بنا کر میدان میں رکھدیا جیسا کہ حق تعالےٰ نے فرمایا ہے وَثَمُوْدَ
الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ترجمہ اور کیسا کیا تیرے رب نے ثمود سے جنھوں نے تراشے پتھر وادی میدان میں فائدہ
وادی میدان اُن کے مکان کا نام ہے پہاڑ کھود کر گھر بنائے تھے اور اُس بُت کے چاروں طرف چھید کر کے اُسمیں نقرہ پلایا تھا
اور ایک تخت عظیم الشان اُس میدان میں بچھا کر اُسپر ایک سونے کی کرسی رکھدیا تھا بعدہٗ ابلیس نے کہا تم اسکو سجدہ کرو سبھوں
نے سجدہ کیا اور کافر ہوئے اور ایک گنبد عظیم اُسپر بنا کر اسے معبد خانہ قرار دیا نعوذ باللہ منہا بعدہٗ خدائے تعالیٰ نے ایک مچھر
کو بھیجا اُس نے گنبد کو چھید کر کے بُت کے پاس جا کر خرطوم اپنا اس کے سر میں چبھا کر کرسی سمیت اُسکو اُٹھا لیجا کر دریائے
محیط میں ڈالدیا کافر سب یہ حال دیکھکر متحیر ہوئے اور کہنے لگے اب کس کو ہم پوجیں گے بعدہٗ خدا تعالیٰ نے صالحؑ کو اس قوم
پر بھیجا قصہ آنحضرت کا بعد قصہ شداد لعین کے بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ چونکہ شداد لعین ہودؑ کے ایام میں تھا
اس لئے قصہ اُسکا اس قصہ میں بیان کیا گیا۔

## قصہ شداد کا

عاد کے دو بیٹے تھے ایک شدید اور دوسرا شداد شدید سات سو برس کی بادشاہی کر کے موا بعدہٗ شداد لعین بادشاہ ہوا
تمام روئے زمین مسخر اور زیر حکم اُسی کے تھی بعدہٗ حق تعالیٰ نے ہودؑ علیہ السلام کو اسکی ہدایت کیلئے بھیجا اور حضرت نے
اس سے کہا اے شداد خدا فرماتا ہے کہ ہزار برس کی عمر تجھے بخشی اور ہزار گنج تو نے پائے اور ہزار حوریں خوبصورت تو نے پائیں
اور ہزار لشکر تو نے فتح کئے اب شکر خدا کا بجالا اسکو واحد جان اور بھی خدا تعالیٰ تجھے نعمت بے انتہا بخشے گا اور اسکا حساب

قیامت میں نرے گا اور بےحساب بے کھٹکے جنت میں چلا جائیگا ہودؑ علیہ السلام نے سب یہ باتیں اچھی اچھی راہ نجات کی بتائیں لیکن کچھ اس ملعون کے سمع ناسموع میں اثر نہ کیا اور کہا کہ اے ہودؑ تو مجھے بہشت کی طمع دکھاتا ہے میں نے صفت بہشت کی سُنی ہے میں بھی دنیا میں مثل اسکے ایک بہشت بناؤں گا اور اسمیں جا رہوں گا مجھے تیرے خدا کی بہشت کی کچھ حاجت نہیں اور اس ملعون نے اسی وقت ہر ایک ملک میں بادشاہوں اور وزیروں اور اکابروں کو خط لکھے کہ جس سرزمین پر زمین ہاموں ملے یعنے زمین ہموار اور میدان مسطح نشیب و فراز اسمیں کچھ نہو کہ قابل بنانے بہشت کے ہو ٹھہراویں کہتے ہیں کہ ہزار ملک اور ہزار شہر زیرِ حکم اُسکے تھے اور ہر ملکوں میں اور ہر شہروں میں لاکھ لاکھ مرد موجود تھے ایک مدّت تک زمین ہاموں ایسی صفت ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے عرب میں قطعہ زمین مسافت چالیس فرسنگ کی ملی امیر امراؤں کو حکم ہوا کہ تین ہزار اُستاد پرکار اور ہر ایک ساتھ سو سو مرد کاریگر مقرر ہوں اور سارے ملک کا گنج و خزانہ وہاں لا کر جمع کریں پہلے چالیس گز زمین نیچے سے کھود کر سنگ مرمر سے بنائے بہشت کی درست کی گئی اور دیواریں چاندی اور سونے کی اینٹوں سے اُٹھائی گئیں چھت اور ستون زبرجد اور زمرد سبز سے بنائے چنانچہ حق تعالیٰ نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ و اصحابہ وسلم کو شداد لعین کی بہشت کے حال سے اور ستون سے اُسکے آگاہ کیا کہ دنیا میں کسی نے ایسی بہشت نہیں بنائی تھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ترجمہ تو نے نہ دیکھا کیسا کیا تیرے رب نے عاد سے وے جو ارم تھے بڑے ستونوں والے جو بنا نہیں ویسا سارے شہروں میں فائدہ یعنے عاد ایک قوم تھی ارم اسمیں ایک قبیلہ تھا اُنمیں سلطنت تھی انہیں عمارتیں وہ بناتے بڑی بڑی اُونچی اور صفتیں اسکے بہشت کی یہ ہیں کہ درخت اسمیں نصف چاندی اور نصف سونے سے بنائے تھے اور پتیاں اسمیں زمرّد سبز سے جڑی تھیں اور ڈالیاں اسکی یاقوت سُرخ کی تھیں اور میوے انواع و اقسام کے اس درخت پر لگائے تھے اور بجائے خاک کے اس میں مشک و عنبر و زعفران سے پُر کئے تھے اور بجائے پتھر کے اُسکے صحن میں موتی اور مُونگا ڈالے تھے اور نہریں اسمیں شیر و شراب و شہد کی جاری تھیں اور بہشت کے دروازے پر چار میدان بنائے اور اشجار میوہ دار اسمیں لگائے تھے اور ہر ایک میدان میں لاکھ لاکھ کُرسیاں سونے چاندی کی بچھی تھیں اور ہر کرسی پر ہزار خوان اور ہر خوان میں اقسام طرح کی نعمتیں رکھی تھیں اور خبر ہے کہ چالیس ہزار خزانے سونے اور چاندی کے بہشت کے خرچ کے لئے جاتے تھے یہانتک کہ تین سو برس میں کام اُس کا انجام ہوا اور وکیلوں کو ہر ملک میں بھیجا تھا کہ درہم بھر چاندی کسی ملک میں پاؤ تو نہ چھوڑو لیکر بہشت میں داخل کرو آخر یہ نوبت پہنچی کہ ایک عورت بڑھیا غریب مسکین کہ اسکی بیٹی کے گلوبند میں ایک درہم چاندی تھی ظالموں نے اسے بھی نہ چھوڑا آخر وہ لڑکی رو پیٹ کر کہنے لگی کہ میں غریب فقیرنی ہوں سوائے ایک درہم چاندی کے اور میں کچھ نہیں رکھتی ہوں یہ ایک درہم مجھکو بخشدو مگر انہوں نے نہ سُنا تب اس غریبہ نے خدا کی درگاہ میں یہ فریاد کی یا آلہی تو اس کا انصاف کر اس ظالم کے شر

سے مظلوم کو بچار کھ اور اسکی بے انصافی کا تو انصاف کر اور اُسے تو دفع کر آہ و فریاد اسکی خدا کی درگاہ میں مقبول ہوئی مصداق
اس آیت کے اِتَّقُوْا دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّھَا مَقْبُوْلَۃٌ ترجمہ پرہیز کرو مظلوم کی بددعا سے مقرر وہ مقبول ہوتی ہے خبر
ہے کہ شداد نے سارے ملک کے لڑکے اور لڑکیاں خوبصورت خوبصورت دیکھکر دمشق میں کہ مکان اُسکا تھا منگوا کر جمع کیا تھا
کہ مانند حور و غلماں کے بہشت میں اپنی خدمت میں رکھونگا دس برس تک وہ کافر قصد کرتا رہا تاکہ بہشت کو جا کر دیکھے مگر خدائے
تعالیٰ کو منظور نہ تھا کہ وہ بہشت میں جاوے ایک روز کمال خواہش سے دو سو غلام ساتھ لیکر بہشت دیکھنے کو گیا جب بہشت کے نزدیک
جا پہنچا غلاموں کو چاروں میدانوں میں بھیجا اور ایک غلام کو ساتھ لیکر چاہا کہ بہشت کے اندر جاوے دیں بہشت کے آستانے پر ایک شخص کو
کھڑا ہوا دیکھا اس سے پوچھا تو کون ہے اُسنے جواب دیا ملک الموت ہوں شداد نے کہا تو یہاں کیوں آیا ہے اُسنے کہا تیری جان قبض
کرنے کو آیا ہوں شداد نے کہا مجھکو ذرا مہلت دے تو میں اپنے بہشت کو دیکھوں ملک الموت نے کہا خدا کا حکم نہیں ہے کہ تو بہشت
میں جاوے تجھکو دوزخ میں جانا ہے پھر شداد نے کہ چھوڑ میں گھوڑے سے اُتروں اُنہوں نے کہا کہ نہیں تب اُسی حالت میں ایک
پاؤں اُسکا گھوڑے کی رکاب میں رہا اور دوسرا پاؤں بہشت کے دروازے پر تھا کہ جان اُسکی قبض ہوئی وہ مردود بہشت نادیدہ
دوزخی ہوا اور ایک فرشتے نے آسمان سے ایک ایسی سخت زور کی آواز کی کہ سب ساتھی اُسکے ہلاک ہوگئے ایک لقمہ کھانیکی فرصت نہوئی اسوقت
نہ مال رہا نہ ملک ادنیٰ اعلیٰ فقیر امیر تمام ملک ملک کے غارت ہوگئے اور وہ سب دوزخی ہوگئے اور اُسکی بہشت کو زمین کے نیچے دبادیا کہ
قیامت تک کچھ اُسکا اثر باقی نہ رہے بعدہٗ اللہ تعالیٰ نے صالح علیہ السلام کو قوم ثمود پر بھیجا۔

## قصہ حضرت صالح علیہ السلام کا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صٰلِحًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ترجمہ
اور ثمود کی طرف بھیجا اُنکے بھائی صالح کو صالح علیہ السلام نے کہا اے قوم بندگی کرو اللہ کی کوئی نہیں صاحب تمہارا سوا اسکے
صالح علیہ السلام نے قوم ثمود کی دعوت کی کہ اے قوم اقرار کرو کہ خدا ایک ہے کوئی شریک اُسکا نہیں ہے منکروں نے کہا کہ
تمہاری پیغمبری کی کیا دلیل ہے آپنے کہا کہ ہود کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے بہ سبب بے ایمانی اور بت پرستی کے ہلاک کیا مجھے
اُنکے پیچھے اللہ نے خلیفہ کرکے تمپر بھیجا ہے وہ بولے کچھ معجزہ دکھلا آپنے کہا کیا معجزہ دکھلاؤں سبھوں نے کہا کہ ایک اونٹنی
اس پتھر سے نکل آوے اور اسی وقت ایک بچہ جنے اور دودھ دیوے تب ہم جانیں گے کہ تو رسول خدا کا برحق ہے اسوقت
جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ اے صالحؑ تو اُنسے اقرار لے کہ بغیر حکم خدا کے وے اونٹنی کو نہ ماریں سوائے دودھ کے اس
سے کچھ نہ کھاویں کہ ان پر کوئی اسکی حلال نہیں ہے تب حضرت صالحؑ نے اُنسے اقرار لیا بعدہٗ حق تعالیٰ کا حکم ہوا کہ اے
صالح تو دعا کر اور قدرت میری دیکھ کہ تجھ سے چار ہزار برس آگے ایک اونٹنی اس پتھر کے اندر میں نے پیدا کر رکھی ہے

تاکہ معجزہ تیرا ظاہر ہو اور دلیل تیری پیغمبری کی مضبوط ہو پس صالحؑ نے خدا کی درگاہ میں دعا کی اور سب مومنوں نے آمین
کہا اتنے میں عجب ایک آواز اس پتھر سے نکلی معاً اسکے ایک اونٹنی نہایت خوبصورت اس پتھر کے درمیان سے نکل آئی کہ اسکے
برابر سارے عالم میں دوسری نہ تھی اور بعد ایک ساعت کے اُسنے بچہ دیا اور اسمیں تازی گھانس بھی نظر آئی جو اونٹنی
نے کھائی تھی اور خدا کے حکم سے فوراً ایک چشمہ اور چراگاہ پیدا ہوئی اونٹنی اسمیں چرنے لگی اس قوم میں سات قبیلے تھے
ساتوں قبیلے اس چاہ سے پانی پیتے تھے کچھ کم نہ ہوتا تھا ساربان اونٹنی کو اُس چاہ پر لے گیا اُسنے سب پانی اس کا پی لیا
تب حضرت صالحؑ نے اس قوم سے کہا کہ تم دودھ دُہکے پیو پس ساتوں قبیلے اس سے دودھ دُہکے گھڑے اور مشکیں بھر بھر کے
اپنے گھر لے جاتے تھے اللہ تعالیٰ نے صالح علیہ السلام کو فرمایا اپنی قوم سے کہدے کہ پانی اس چاہ کا ایک روز اونٹنی
کا ہے جسدن دُودھ دوہا جاوے اور ایک دن انکا ہے جسدن دودھ دوہا نہ جاوے جیسا کہ بار تعالےٰ نے فرمایا ہے قَالَ
هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ترجمہ کہا یہ
اونٹنی ہے اسکو پانی پینے کی ایکدن باری ہے اور تم کو باری ایک دن کی مقرر ہے اور نہ چھیڑو اسکو بُری طرح پھر پکڑے تم
کو آفت ایک بڑے دن کی فائدہ اللہ تعالےٰ کی قدرت سے اونٹنی پتھر سے پیدا ہو کر حضرت صالحؑ کی دعا سے کھیتی پھرتی
تھی جس جنگل میں چرنے جاتی تھی سب مواشی بھاگ کر کنارے ہو جاتے اور جس تالاب پر پانی پینے کو جاتی سب مواشی وہاں
سے بھاگتے تب ایک دن یہ ٹھہرایا کہ ایک دن پانی پر وہ جاوے اور ایک دن اور لوگوں کے مواشی جاویں یہ فائدہ تفسیر سے
لکھا ہے حضرت صالحؑ نے قوم کو کہدیا خبردار یہ اونٹنی ہے اللہ کی اسکو نہ چھیڑو اور آزار مت دیکھیو ورنہ خدا تعالیٰ تم پر عذاب
سخت بھیجیگا پس وہ لوگ اونٹنی کو پیار کرتے تھے اور حفاظت سے رکھتے تھے اور اس کے دودھ سے مکھن اور گھی جمع کر کے
شہروں میں لیجا کر بیچتے اور اس سے فائدہ حاصل کرتے تھے اسی سے سب توانگر ہوئے چار سو برس یوں ہی گذر گئے
ایک روز حضرت صالح علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے دس آدمی اشراف اس قوم کے اُنکی خدمت میں حاضر تھے صالحؑ نے
فرمایا اے قوم اس مہینے کے اندر جسکے گھر میں لڑکا پیدا ہوگا اس سے قوم سب ہلاک و تباہ ہوگی اتفاقاً ان دسوں مرد کی
عورتیں حاملہ تھیں مرضی الٰہی سے اسی مہینے میں جنھیں نو عورتوں نے اپنے اپنے بچوں کو مار ڈالا اور ایک عورت نے بسبب
اسکے کہ کوئی فرزند اس کا نہ تھا اسلئے لڑکے کو نہیں مارا اور نام اس کا قدار رکھا جب وہ لڑکا بالغ ہوا شہ زور نکلا اور وہ
نو عورتیں جنھوں نے اپنے فرزندوں کو مار ڈالا تھا پشیمان ہوئیں اور کہنے لگیں کہ صالحؑ کی بات جھوٹھ تھی اس سبب سے ایمان
ان لوگوں کا حضرت صالحؑ سے اور انکی اونٹنی سے مبدل ہوا ایک روز وہ قدار اور ایک شخص کہ نام اس کا مصدع تھا
اسکے ساتھ ملکر اور ہر ایک قبیلے سے ایک ایک شخص نے باہم متفق ہو کر اور شراب پی کر اونٹنی کو مار ڈالنے کی صلاح کی اور
کہا کہ پانی پینے کے لئے جب کنوئیں کے کنارے پر جائیگی اُسی وقت مار ڈالینگے بمصداق اس آیت کے قولہ تعالےٰ

وَکَانَ فِی الْمَدِیْنَۃِ تِسْعَۃُ رَھْطٍ یُّفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ وَلَا یُصْلِحُوْنَ ترجمہ اور تھے اس شہر میں نو شخص خرابی کرتے ملک میں اور نہ سنوارتے دوسرے روز اونٹنی نے پانی پینے کے لئے سر جھکایا اور قدار بن سالف مردود نے آکر اسکی گردن پر نیزہ مار کر زخمی کیا اونٹنی نے اسپر حملہ کیا سب بھاگے اور مصدع بن دہر ملعون نے پیچھے سے آکر اسکے پاؤں میں تلوار ماری اور اونٹنی گر پڑی اور دوسرے سب ملعونوں نے آکر جان سے مار ڈالا اور بچہ اپنی ماں کا یہ حال دیکھ کر بھاگا سب مردودوں نے اس کا پیچھا کیا نہ پایا جس پتھر سے ماں اسکی نکلی تھی اسکے اندر جا گھسا سعید بن منیب روایت کرتے ہیں کہ قوم صالح علیہ السلام کی شراب نہ پیتی تو ہرگز اونٹنی کو نہ مارتی یہ گناہ کبیرہ شراب پینے سے ہوا اور حدیث میں آیا ہے اَلْخَمْرُ اُمُّ الْخَبَائِثِ یعنے شراب برائیوں کی ماں ہے تفسیر میں لکھا ہے کہ ایک عورت بدکار کے گھر میں گائے اونٹ بکری وغیرہ بہت تھے اور چارے اور پانی کی تکلیف سے اُسنے اپنے یار کو سکھایا کہ اونٹنی کے پاؤں کاٹ ڈال اُسنے ویسا ہی کیا اسکے تین دن بعد اُن پر عذاب الیم آیا جب حضرت صالحؑ نے خبر پائی تب اُن سے کہا قولہ تعالٰی فَعَقَرُوْھَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِیْ دَارِکُمْ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ ذٰلِکَ وَعْدٌ غَیْرُ مَکْذُوْبٍ ترجمہ پھر اس کے پاؤں کاٹ ڈالے تب کہا فائدہ اُٹھاؤ اپنے گھر میں تین دن یہ وعدہ جھوٹا نہ ہوگا حضرت صالح علیہ السلام نے کافروں کو کہا کہ حیات تمہاری تین دن کے سوائے باقی نہیں ہے وہ بولے اسکی کیا علامت ہے صالحؑ نے کہا کہ پہلے روز رنگ روپ تمہارا سُرخ ہو جائیگا اور دوسرے روز زرد ہو جائے گا اور تیسرے روز سیاہ ہو جائے گا جب تین دن کے بعد یہ علامت مذکور ظاہر ہوئی جن لوگوں نے کہ اونٹنی کو مارا تھا وہ مردود سب حضرت صالح کے گھر میں آئے تاکہ ان کو مار ڈالیں تب اُسی وقت غضب آلٰہی اُن پر نازل ہوا تب جبرئیل آئے اور دیواریں گھر کی ہلا دیں وہ کافر سب گھر سے نکل بھاگے تب جبرئیل نے ایسی چیخ ماری کہ ایک ہی آواز سے سب کے سب خاک میں مل گئے اور ابن عباسؓ نے روایت کی ہے کہ ان ساتوں قبیلوں نے حضرت صالحؑ سے پوچھا کہ کس طرح سے ہم ہلاک ہونگے آپ نے فرمایا کہ ایک ہی آواز سے جبرئیل کی خاک میں مل جاؤ گے تب اُسی وقت اس قوم نے ایک چاہ عظیم کھودا اور لڑکے بالوں کو اسمیں رکھدیا اور کانوں میں روئی دی اور پارچے کرپاس کے سر پر ڈالے تاکہ آواز اُنکی نہ سُنی جاوے اور عذاب سے اُنکے نجات پاویں یہ تدبیر کر کے سب اس کے اندر جا رہے بعد اُسکے اسی فرشتے نے جا کر ایک ہی آواز سے ساتوں قبیلوں کو فی النّار والسقر کیا چنانچہ اللہ تعالٰی نے فرمایا اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَیْھِمْ صَیْحَۃً وَّاحِدَۃً فَکَانُوْا کَھَشِیْمِ الْمُحْتَظِرِ ترجمہ ہم نے بھیجی اُن پر ایک چنگھاڑ پھر رہ گئے جیسی روندی باڑھ کانٹوں کی اور کچھ نام و نشان اُن کا زمین پر باقی نہ رہا بعدہٗ صالح علیہ السلام ملک شام میں گئے اب جس کو شہرستان عوج کہتے ہیں وہاں جا کر مسکن کیا بعد مدت کے انتقال فرمایا اور مسجد جامع کی دہنی طرف مدفون ہوئے اور مومن سب وہاں جا کر بسے

# قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا

جب کوئی اولاد سام بن نوحؑ بن تارخ کی عرب و عجم میں نہ رہی بعضے لوگ طوفان سے ہلاک ہوئے اور بعضے فرشتے کی آواز سے مرے بادشاہ نمرود علیہ اللعنہ عجم کے ملک سے نکلا وہ بیٹا تھا کنعان بن آدم بن سام بن نوح علیہ السلام کا اور اسکی زبان عربی تھی اور بعضوں نے جو لکھا ہے کہ کیکاؤس بیٹا کیقباد کا وہ بیٹا منوچہر کا اور منوچہر بیٹا فریدون بن جمشید کا تھا وہ صحیح نہیں اور صحیح تر یہ ہے کہ اُسکا نام نمرود تھا اسکی بڑی قوت اور حشمت اور شوکت تھی بسبب قوت لشکر کے ملک شام میں داخل کیا بعد اسکے ترکستان کو فتح کرکے اولاد بن یافث ابن نوحؑ کو اپنا فرمانبردار بنایا بعدہٗ ہندوستان میں آکر اولاد بن نوحؑ کو مطیع کیا اور روم کو بھی قبضے میں لایا اور تمام جہاں مشرق سے مغرب تک اپنے دخل میں لایا اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰہُ بعد اسکے کوفے میں جاکر مقام کیا اب جسکو بابل کہتے ہیں وہاں تخت پر بیٹھا ترکستان اور ہندوستان اور روم اور مغرب اور مشرق سے خراج اسکے لئے آتا ایکہزار سات سو برس اُسنے بادشاہی کی تھی بڑا متکبر تھا کبھی آسمان کی طرف نظر نہ کرتا اور اللہ سے حاجت نہیں مانگتا تھا اور کہتا تھا کہ میں خدا ہوں آسمان کا خدا کیا چیز ہے لعنۃ اللہ علیہ مگر اسوقت ملعون نے آسمان کی طرف نظر کی تھی جب گدھے کے کندھے پر سوار ہو کر خدا کو تیر مارنے کے لئے آسمان کی طرف جاتا تھا اور تیر کمان میں لگا کر کہتا تھا کہ اگر آسمان پر دوسرا خدا ہے تو اسی تیر سے اُسے مار ڈالونگا اور وہ ملعون جب باہر نکلتا تب تخت کے چاروں پائے چار ہاتھی کی پیٹھ پر رکھکر بیٹھتا اور پائیں تخت کے ایک قبہ دیبائے رومی سے کھنچواتا موتی اور جواہرات سے اسے آراستہ کرتا اور طنابیں اسمیں زربفت کی لگائی جاتیں دن کو اسی تخت پر بیٹھتا اور چار سو کرسیاں تخت کے نیچے بچھی رہتیں اور ہر کرسی پر جادوگر اور منجم سب بیٹھتے اور امیر و حاجب اسکے گرد رہتے اور کہتے ہیں کہ ہفت اقلیم کی بادشاہی چار شخصوں کی ہوئی ان چاروں کے برابر شہنشاہ کوئی نہ ہوا دو مسلمان ایک ان میں سلیمان اور دوسرے سکندر ذوالقرنین تھے اور دو کافر ایک نمرود بن کنعان اور دوسرا بخت نصر ان چاروں کو ہفت اقلیم کی سلطنت حاصل ہوئی تھی ایک روز نمرود مردود تخت پر بیٹھا تھا اور تمام لشکری گرد اسکے حاضر تھے تقدیر الٰہی سے جادوگر اور منجم سب اپنا سر جھکائے ہوئے غمناک بیٹھے تھے نمرود نے کہا تم کو آج کیا ہوا کہ دلگیر و غمناک بیٹھے ہو انہوں نے کہا کہ خدا تمہاری خیر کرے ایک ستارہ عجیب فلک پر نظر آیا کہ کبھی یہ ستارہ ہم نے نہ دیکھا تھا آج مشرق کیطرف سے نکلا ہے نمرود نے کہا وہ ستارہ کیسا ہے اُنہوں نے کہا ایک لڑکا باپ صلب سے ماں کے رحم میں موجود ہوگا وہ تیری بادشاہت کو تباہ کریگا نمرود نے کہا کسوقت وہ لڑکا باپ کی پُشت سے ماں کی شکم میں آویگا منجموں نے کہا کہ تین رات دن میں پس نمرود مردود نے حکم کیا کہ جتنی عورتیں بالغہ ہیں آج سے اپنے شوہروں کے ساتھ ہمبستر نہ ہونے پاویں اتفاقاً نمرود کا ایک خاص چوبدار کہ اس کا نام تارخ تھا اور اسکے بھائی کا نام

آزر بعد وفات پدر کے بھی زندہ رہا جس کا تفسیر میں مذکور ہے وہ ہمیشہ ایک ہاتھ میں شمع اور ایک ہاتھ میں ننگی تلوار لیکر تمام رات نمرود کے سرہانے کھڑا رہتا جس دن کے نمرود نے حکم دیا اسی شب کو مشیت ایزدی سے تارخ کو خواہش ہوئی کہ اپنی بی بی کے ساتھ مباشرت کرے اور حضرت ابراہیمؑ کی ماں کی بھی خواہش ہوئی دل سے کہنے لگی کہ کیونکر اپنے شوہر کے پاس جاکر خوشی حاصل کروں اسی پس وپیش میں تھی کہ وفور خواہش سے آدھی رات کو گھر سے نکلکر دروازے پر قصر نمرود کے جا پہنچی دیکھا کہ دربان و پاسبان سب کے سب خواب غفلت میں ہیں وہانسے نمرود کی خوابگاہ خاص میں بے کھٹکے گھسیں اور اپنے شوہر کو دیکھا کہ نمرود کے سرہانے ایک ہاتھ میں شمع اور ایک ہاتھ میں تلوار لئے پاسبانی کر رہا ہے جب دونوں کی آنکھیں چار ہوئیں اسی وقت شہوت نے غلبہ کیا اُسنے اپنی بی بی سے کہا اب کیا صلاح ہے دونوں ہاتھ میرے بند ہیں اتنے میں اللہ کے حکم سے ایک پری آکر موجود ہوئی وہ شمع اور تیغ لیکر اسی طرح پر کھڑی رہی اور جورو خصم نے نمرود کے سرہانے مباشرت سے فراغت کی اسی شب کو خدا کی قدرت سے ابراہیم نے باپ کی پیٹھ سے ماں کے پیٹ میں قرار پکڑا تارخ نے بی بی سے کہا کہ خبردار یہ بھید کسی سے ظاہر نہ کرنا اور یہانسے گھر جانے تک راہ میں کوئی نہ دیکھے کیونکہ یہ عیب شرمندگی کا ہے تب بی بی اُنکی وہانسے نکلکر چپکے سے اپنے گھر کو گئیں اور اس آنے جانے کی بجز خدا کے کسی کو خبر نہ ہوئی جب صبح ہوئی نمرود لعین نے نیند سے اُٹھکر تارخ کی پیشانی کیطرف نگاہ کی دیکھا کہ ایک نور اسکے چہرے پر چمکتا ہے نمرود نے کہا اے تارخ آج چہرہ تیرا نورانی دیکھتا ہوں بخلاف اور دنوں کے تارخ نے اسکی ترقی اقبال کی دعا کی بعدہٗ نمرود وہانسے اُٹھکر تخت پر جا بیٹھا رماسوں اور منجموں کو بلوا کر کہا کہ اپنے اپنے علم سے دریافت کر کے کہو کہ وہ لڑکا پیدا ہوا یا نہیں سبھوں نے دریافت کر کے عرض کی کہ جہاں پناہ سلامت شب گذشتہ کو وہ لڑکا بحکم خدا باپ کے صلب سے ماں کے شکم میں آچکا ہے تب نمرود نے حکم کیا کہ جتنی عورتیں حاملہ ہیں وقت ولادت کے اپنے لڑکوں کو مار ڈالیں اس سبب سے جتنی عورتیں حاملہ تھیں سبھوں نے اپنے اپنے بچے مار ڈالے جبکہ ابراہیمؑ کو اپنی ماں کے پیٹ میں نو مہینے گذرے تب اُنکی ماں نمرود کے خوف سے اور بچے کی محبت سے گھر سے نکلکر چپکی باہر شہر کے جاکر میدان میں ایک غار کے اندر جا بیٹھیں وہاں حضرت ابراہیم پیدا ہوئے اُنکے نور سے غار ایکبارگی روشن ہوگیا اِنکی ماں رونے لگی اس خوف سے کہ مبادا یہاں آکر کوئی لڑکے کو نہ مار ڈالیں آخر لڑکے کو کپڑے میں لپیٹ کر وہاں چھوڑ کر گھر کی طرف روتی ہوئی چلی گئیں اسی وقت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور دونوں ہاتھ کی دونوں انگلیاں لڑکے کے منہ میں رکھدیں خدا کے فضل وکرم سے ایک انگلی سے شہد اور دوسری انگلی سے دودھ جاری ہوا ابراہیم اُسی کو پیتے اور کسی چیز کے محتاج نہ ہوتے اور ہر ہفتے کو ماں اُنکی اُنکے پاس جاتیں اور اُنکی زندگی اور پرورش سے متعجب ہوتیں جب وہاں سے نکل آتیں غیب سے ایک پتھر آکے غار کے منہ کو بند کر دیتا جب اُنکی ماں آتیں تو اس پتھر کو الگ کر کے اُنہیں دیکھ بھال کر چلی جاتیں اسی طرح سے سات برس گذرے ایک دن حضرت نے

اپنی ماں سے پوچھا یا اُمی مَنْ رَبُّکَ ترجمہ اے ماں میری تمہارا خدا کون ہے وہ بولی تیرا باپ تارخ ہے جو مجھے کھانے کو دیتا ہے بولا اسکا خدا
کون ہے بولیں کواکب ہیں یعنے ستارے پھر پوچھا کواکب کا خدا کون ہے اس بات کو سنکر ماں انکی لاجواب ہوئیں اور شرمندہ ہوکر چلی گئیں اور حقیقت
تارخ کو سنائیں اسنے کہا یہ لڑکا نمرود کا دشمن ہوگا اسمیں کچھ شک نہیں اسی فکر میں تھا کہ اسے کیا کیا چاہیئے ایک رات ابراہیم نے
غار سے باہر نکلکر آسمان کیطرف نظر کی ستاروں کو دیکھکر کہا کہ میرے ماں باپ انکو خدا کہتے ہیں بمصداق اس آیت کے قولہ تعالیٰ فَلَمَّا جَنَّ
عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ترجمہ پھر جب اندھیری آئی اُسپر رات تو دیکھا ایک
ستارا بولا یہ ہے رب میرا پھر جب وہ غائب ہوا بولا مجھکو خواہش نہیں چھپ جانیوالے کی پھر جب چاند نکلا کہا قولہ تعالیٰ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ
بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ترجمہ پھر دیکھا چاند کو روشن
بولا یہ ہے رب میرا پھر جب وہ غائب ہوا حضرت ابراہیم بولے کہ اگر نہ راہ دے مجھکو رب میرا تو بیشک رہوں میں بھٹکتے لوگوں میں
یعنے گمراہوں میں پھر جب دیکھا آفتاب کو بولا یہ ہے رب میرا قولہ تعالیٰ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ
ترجمہ پھر جب آفتاب کو بولا یہ ہے رب میرا کہ یہ سب سے بڑا ہے پھر جب وہ بھی غروب ہوا بولا قولہ تعالیٰ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ
اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ
ترجمہ پھر جب وہ غائب ہوا بولا اے قوم میں بیزار ہوں اُنسے جن کو تم شریک کرتے ہو خدا سے میں نے اپنا منہ کیا اس کی طرف
جس نے بنایا آسمان و زمین کو ایک طرف کا ہوکر یعنے تنہا اور میں نہیں شریک کرنے والا ہوں کسی چیز کو ساتھ اللہ کے **فائدہ**
حضرت ابراہیم جب لڑکے تھے قوم کو دیکھا کہ آسمان و زمین کے خالق کو خدا نہیں کہتے ہیں اور اپنی حاجتیں اور مرادوں کیواسطے
کوئی مورتیں کوئی ستاروں کو کوئی چاند اور سورج کو پوجتا ہے آپنے چاہا کہ میں بھی ایک کو اپنا رب ٹھہرا رکھوں مورتوں سے
تو پہلے ہی ناخوش تھے پھر ایک ستارے کو اپنا رب ٹھہرایا جب وہ غائب ہوا تو جانا کہ یہ ایک حال پر نہیں کوئی اور ہی اس پر
حاکم ہے اگر وہ رب مستقل ہوتا تو اعلیٰ حال سے ادنیٰ میں نہ آتا پھر چاند و سورج میں بھی غائب ہونا پایا تو سب کو چھوڑ
کر ایسے ایک کو اختیار کیا کہ جس کو سب مانتے ہیں کہ سب سے بڑا ہے اور عقل کامل کے نزدیک ایک ایسے کو ماننا چاہیئے کہ
جس سے سب کا کام نکل سکے اور سب پر قادر ہو اور اس صورت میں دوسرے کو ماننا کچھ ضرور نہیں فائدہ تفسیر میں ہے
لکھا ہے آزر نے کہا اے لڑکے میرا خدا نمرود کے سوا کوئی نہیں ہے لعنۃ اللہ علیہ حضرت ابراہیم نے کہا اُس سے کہ آسمان و
زمین اور کواکب کا خدا ایک ہے بلا شریک ہے وہ بولے قولہ تعالیٰ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ
ترجمہ وہ بولے تو ہمارے پاس لایا ہے سچی بات تو کھیل کرنے والوں میں سے ہے یا کسی سے سنا ہے ابراہیم بولے قولہ تعالیٰ
قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ترجمہ ابراہیم بولے
نہیں بلکہ رب تمہارا وہی ہے جو رب کہ آسمان و زمین کا ہے جس نے انکو بنایا اور میں ایسی بات کا قائل ہوں اور قسم کھا کر

بولا اے باپ میں تیرے بتوں کا علاج کرونگا بمصداق اسکے قولہ تعالیٰ وَتَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ ۔ ترجمہ قسم ہے اللہ کی میں فکر کروں گا تمہارے بتوں کی کہ جب تم جاؤگے پیٹھ پھیر کر فائدہ یہ بات انہوں نے چپکے کہی پھر جب وہ شہر سے باہر ایک میلے میں نکل گئے تب حضرت ابراہیمؑ نے بتخانے میں جاکر سب بتوں کو توڑ ڈالا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَجَعَلَهُمْ جُذَاذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ۔ ترجمہ پھر ابراہیمؑ نے کرڈالا انہوں کو ٹکڑے ٹکڑے مگر ایک جو سب سے بڑا تھا اسواسطے کہ شاید اُس پاس وے پھر آویں اور بتوں کو ذلیل اور خوار دیکھیں اور اُنکے پوچنے سے باز آویں اور اُس قوم میں ہر سال دو بار عید ہوتی ایک روز عرفے میں اور ایک عید کے روز ایک دن آزر نے کہا اے بیٹے ابراہیم چل ہمارے ساتھ میدان میں میلے کے دیکھنے کو حضرت نے عذر کیا اور کہا بمصداق اس آیت کے قولہ تعالیٰ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ۔ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ۔ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ۔ ترجمہ پھر نگاہ کی ایک بار تاروں پر پھر کہا میں بیمار ہوں پھر اُلٹے گئے اس سے پیٹھ دیکر یہ بات اُنسے اس ہی طور پر کہی کہ اُنکے فہم میں نہ آئی سب کے سب میدان کی طرف نکل گئے خلاصہ تفسیر میں یوں لکھا ہے کہ وے لوگ نجومی تھے اس واسطے ان کے دکھلانے کو تاروں کی طرف دیکھکر یا نجوم کی کتاب میں دیکھکر کہا کہ میں بیمار ہوں یعنے بیمار ہوا چاہتا ہوں چونکہ وے ایک روز عید کے شہر سے باہر جاتے اور ایک دن میدان میں بت پوجنے کو نکلتے تھے اُنکو چھوڑ کر چلے گئے یہ ایک جھوٹھ ہے اللہ کی میں عذاب نہیں ثواب ہے بعدہٗ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک تبر لیکر بت خانہ میں جاکر سب بتوں کے ہاتھ پاؤں توڑ تاڑ ٹکڑے ٹکڑے کر کے بڑے بُت کی گردن پر اس تبر کو رکھکر بت خانے سے نکل آئے شیطان ملعون یہ حال دیکھکر میدان میں اُن کافروں کے پاس روتا ہوا گیا اور چلّا کے کہا کہ تمہارے معبودوں کے ہاتھ پاؤں توڑ تاڑ ریزہ ریزہ کر رکھا ہے یہ سنتے ہی مردود سب مغموم و متحیر ہو کر اپنی سواریوں کی طرف دوڑے چاہا کہ سوار ہوویں وہ جانور بھاگ گئے ہاتھ نہ لگے تب پشیمان ہو کر پا پیادہ شہر میں آئے اور بتوں کا حال دیکھکر کہنے لگے قولہ تعالیٰ قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ترجمہ وے بولے کس نے کیا ہے یہ کام ہمارے معبودوں سے وہ کوئی بے انصاف ہے تو ہم اُسکا بدلہ لیویں پس لوگوں نے کہا قولہ تعالیٰ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ترجمہ سنا ہے ہم نے ایک جوان کو ذکر کرتا تھا ان کا کہتے ہیں اس کو ابراہیم پس حضرت کو بلایا قولہ تعالیٰ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓي اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ترجمہ تب سبھوں نے کہا لے آؤ اسکو لوگوں کے سامنے شاید وہ دیکھیں تب حضرت خلیل اللہ کو نمرود نے بلوایا اور حضرت کو ڈرایا کہ ہمارے بتوں کو تم ہی نے توڑا ہے حضرت نے کہا میں نے نہیں توڑا اتنے میں کسی نے گواہی دی کہ اے ابراہیم ایک دن تم نے کہا تھا کہ میں تمہارے بتوں کی فکر کرونگا شاید تم ہی نے توڑا ہے پھر کافروں نے حضرت سے پوچھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ترجمہ کافروں نے کہا حضرت سے کہا تو نے کیا

ہے یہ ہمارے معبودوں پر اے ابراہیم یہ تیرا ہی کام ہے حضرت نے کہا میں نے نہیں کیا اور کہا قولہ تعالیٰ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ
كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَاسْئَلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ترجمہ حضرت ابراہیمؑ نے کہا میں نے نہیں کیا بلکہ یہ کیا اُن کے
بڑے بُت نے سو اُن سے پوچھ لو اگر وے بولتے ہیں انہوں نے کہا اے ابراہیمؑ بُت کہیں بات کرتے ہیں وہ نہ سُنتے نہ
حرکت کرتے ہیں تب حضرت نے کہا اے قوم جو کہ بات نہیں کرتے اور نہ دیکھتے اور نہ سُنتے ہیں پھر اُنکو خدا کیوں کہتے ہو اور پوجتے
ہو اس بات کو سُنکر سبھوں نے سر نیچا کر لیا اور بولے یہ سچ کہتا ہے قولہ تعالیٰ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ
مَا هٰٓؤُلَاۤءِ يَنْطِقُوْنَ ترجمہ پھر اوندھے ہو دے سر ڈالدیا اور کہا کہ البتہ تو جانتا ہے کہ یہ نہیں بولتے ہیں ابراہیمؑ نے جانا
کہ یہ سب لاجواب ہوئے تب حضرت نے فرمایا قولہ تعالیٰ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا
وَّلَا يَضُرُّكُمْ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ترجمہ حضرت بولے پھر تم پوجتے ہو
سوا خدا کے ایسے کو جو تمہارا کچھ بھلا بُرا نہ کر سکے ہیں بیزار ہوں تم سے اور جنکو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا کیا تم کو سمجھ نہیں
ہے حضرت نے کہا اے قوم اگر تم کو عقل ہے تو اُسکی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور بُت پرستی چھوڑ دو
کہ اسمیں کچھ نفع نہیں ہے وے جب دلیل کچھ نہ لا سکے تب ان کافروں نے حضرت کے مار ڈالنے کی تدبیر کی اور یہ
علاج ٹھہرایا قولہ تعالیٰ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْۤا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ترجمہ بولے اسکو جلاؤ اور مدد
کرو اپنے معبودوں کی اگر تم کچھ کرنے والے ہو پھر بولے قولہ تعالیٰ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِى الْجَحِيْمِ ترجمہ
کہا انہوں نے کہ بناؤ واسطے اسکے ایک عمارت یعنی چار دیواری اُٹھا چُنہ چاروں طرف سے پھر ڈالو اس کو اس
آگ کے ڈھیر میں پس نمرود نے حکم کیا کہ ایک چار دیواری خشتی ایسی بناؤ کہ احاطہ اُس کا بارہ کوس کا اور اونچائی اسکی
سو گز کی ہووے پس ایک دیوار اسی مطابق تیار ہوئی بعدہٗ نمرود نے حکم کیا کہ سارے ملکوں میں منادی کرا دو کہ ملک
بھر میں جتنے ہمارے دوست ہیں لکڑی کاٹ کے یہاں لا کے جمع کریں تب حکم سے نمرود کے ہر شخص نے موافق اپنے
حوصلہ کے لکڑیاں لا کر اس دیوار کے اندر چاروں طرف جمع کیں پھر جب اس میں آگ لگا دی شعلہ اس کا اسقدر اونچا
ہوا کہ وہاں سے تین کوس کے فاصلے پر جو جانور اڑتے اسکی تپش سے جل بھنکر خاک ہو جاتے اسمیں کافر سب متردد ہوئے
کہ ابراہیم کو کیونکر آگ میں ڈالیں اتنے میں ابلیس علیہ اللعنۃ نے آکر اُن کافروں کو حکمت بتائی اور بولا ایک اونچی
جگہ تم بناؤ انہوں نے بڑھیوں کو بلا کر ایک منجنیق یعنی گوپھن بنوائی اسکے آگے کسی نے گوپھن نہیں بنائی تھی اور نہ دیکھی
تھی ابلیس نے اسکو دوزخ ہاویہ میں دیکھا تھا کہ جب کسی کو دوزخ میں ڈالتے ہیں تو گوپھن میں رکھ کے ڈالتے ہیں اس
ملعون نے منجنیق کو درست کرکے جب ٹھیک ٹھاک کیا درگاہ الٰہی سے آواز آئی کہ اے جبرئیلؑ آسمان کے دروازے
کھولدے تاکہ فرشتے سب خلیل اللہ کو دیکھیں کہ دشمن کے ہاتھ میں ہیں نے دیا کہ اسکو جلاتے ہیں جبرئیلؑ نے دروازے

کھول دیئے تب تمام ملائک یہ حال دیکھکر سجدے میں آگئے اور کہنے لگے الٰہی اس میدان میں ایک موحد ہے تجھے پوجتا ہے اسکو دشمن کے ہاتھ میں تو نے ڈالا وہ اسکو آگ میں جلاتا ہے حکم باریتعالیٰ کا ہوا اے فرشتو تم اگر چاہتے ہو تو اسکو امان دو ابلیس نے گوپھن کو درست کر کے چار سو رسّی اسمیں لگائیں وزیر نے نمرود کو کہا کہ پیراہن اپنا اسکو پہناؤ کیونکہ اگر وہ نہ جلے گا تو لوگ کہیں گے کہ ابراہیمؑ پیراہن کے برکت سے نہ جلا یہ صلاح ٹھہراکر پیراہن نمرود مردود کا حضرت ابراہیمؑ کو پہنا دیا اور ہاتھ پاؤں باندھکر گوپھن میں رکھکر چار سو آدمی نے ملکر ایکبارگی زور کیا مگر منجنیق جگہ سے نہ ہلا اور حضرت کے باپ آزر نے بھی آکر کہا کہ مجھے بھی ایک رسّی دو کہ میں بھی کھینچوں اگرچہ میرا فرزند ہے لیکن ہمارے دین کا مخالف ہے اور ایک رسّی پکڑ کر کھینچنے لگا حضرت ابراہیم نے جب اپنے باپ کو منجنیق کھینچتے دیکھا کہا الٰہی میرا باپ بھی میرا دشمن ہوا ہے سب آدمی شکائیت زمانے کی اپنے ماں باپ کے پاس لیجاتے ہیں اور میرے باپ کا کام یہ ہے اے خدا میں آج سب سے بیگانہ ہوا سوائے تیرے مجھے کوئی پناہ دینے والا نہیں ہے پس چار ہزار مرد زور آور ملکر اس گوپھن کو کھینچتے تھے اسمیں ابلیس نجس ایک پیرمرد کی صورت بن کر انکے پاس آیا اور کہا کہ اگر تمام آدمی مشرق اور مغرب کے منجنیق کو کھینچیں گے تو بھی ہرگز جگہ سے نہ اٹھا سکیں گے تب انہوں نے کہا آخر کیا ہوگا شیطان لعین نے کہا کہ میں تم کو ایک راہ بتاتا ہوں تم اگر اسکو عمل میں لاؤگے تو البتہ اسکو گوپھن سے اٹھاکر آگ میں ڈال سکو گے پس اس قوم میں سے چالیس مرد عورت نے آپسمیں ملکر زنا کیا اسی وقت فرشتے اس حرکت سے نفرت کر کے چلے گئے اور شیطان نے بھی انہیں کے ساتھ زنا کر کے منجنیق پکڑ کے کھینچا تب کافروں نے حضرت ابراہیمؑ کو اٹھاکر معلق آتش میں ڈالدیا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اسی وقت فرشتے آسمانوں کے یہ حال دیکھکر سجدے میں آگئے اور بولے یارب تیرے خلیل کو کافروں نے آگ میں ڈالا ہے جبرئیلؑ ستر ہزار فرشتوں کو ساتھ لیکر ان کے پاس پہنچے اور کہا اے ابراہیمؑ اگر تو چاہتا ہے تو میں ایک پر آگ پر ماروں اور دریائے محیط میں ڈال دوں حضرت نے کہا اے جبرئیلؑ یہ بات خدا تعالیٰ نے فرمائی ہے کہا کہ نہیں حضرت نے کہا کہ اے جبرئیلؑ خالق نے جو فرمایا ہے سو کر پھر جبرئیلؑ نے کہا کہ اے ابراہیمؑ تمہارا کیا مطلب ہے فرمایا کچھ مطلب ہے مگر تم سے نہیں حاجت میری اُس سے ہے کہ جس کا سارا عالم محتاج ہے ابراہیمؑ جب آگ میں جا گرے وہ جامۂ ناپاک نمرود کا جو حضرت کو پہنایا تھا اسی گھڑی جلگیا اور کچھ آسیب حضرت کو اللہ کے فضل و کرم سے نہ پہنچا اور اسیوقت بلبل ہزار داستان نے حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ آکر اُس باغ آتشین میں نشیمن کیا اور اسی وقت غیب سے یہ آواز آئی قولہ تعالیٰ

قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ترجمہ ہم نے کہا اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی ابراہیمؑ پر اور جو چاہنے لگے اسکا برا پھر انہیں کو ڈالا ہم نے نقصان میں اے آگ ابراہیم پر ٹھنڈی ہو جا اور اسکو سلامت رکھ جب ابراہیم کو آگ میں ڈالا تب اسمیں پانی کا ایک چشمہ جاری کیا اور

اور جبرئیلؑ نے ایک تخت نور کا بہشت سے لادیا اور حلّہ بہشتی لاکر پہنا دیا اور تخت پر بٹھایا اور جس رسّی سے حضرت کے ہاتھ پاؤں باندھکر کافروں نے آگ میں ڈالا تھا وہ آگ سے جل گئی اور حضرت کو ایک سرمو اللہ کے فضل وکرم سے آگ کا صدمہ نہ پہنچا تھا اسے دیکھکر جبرئیلؑ نے متحیر ہوکر حضرت کی طرف نظر کی حضرت نے فرمایا اے بھائی کیا دیکھا تم نے کہ متعجب ہو ناموس اکبر نے کہا کہ مجھکو اللہ کی قدرت سے عجب آیا اور آپ کا صبر بھی عجب پایا کہ ایسے مقام میں بغیر خدا کے تم نے کسی سے حاجت نہ چاہی اور نہ کسی سے مدد مانگی اور نہ کسی سے کچھ کہا اسلیئے یہ کرامت اور رحمت اللہ نے تم پر بخشی اور تمہارے آگے کسی پر ایسی عنایت نہ ہوئی تھی اور کہتے ہیں کہ جو درخت جلے تھے تمام جڑیں اُنکی زمین میں لگی تھیں اور شاخیں اُنکی تروتازہ ہوکر میوے لائیں اور حضرت کے تخت کے چاروں طرف نرگس و بنفشہ پھول رہے تھے اور نمرود علیہ اللعنۃ نے ایک منارے پر چڑھکر حضرت کی طرف نگاہ کی کہ گل و ریحان کے بیچ میں سایہ دار درخت کے تلے تخت پر بیٹھے ہیں اس مردود نے کہا کہ افسوس کہ میری محنت برباد ہوئی تب ملعون حضرت کو پتھر پھینک پھینک کر مارنے لگا خدا کے حکم سے وہ پتھر ہوا پر معلق ہوگئے اور مانند ابر بہاری کے سایہ کیا اور اتنا پانی برسایا کہ آتش نمرود بجھادی اور ہاران وزیر نمرود کا منارے پر چڑھکر حضرت کو اس جشن میں دیکھکر باآواز بلند کہنے لگا اے ابراہیم نِعْمَ رَبُّكُمْ یعنی راست نیک ہے پروردگار تمہارا کہ ایسی آگ سے تمہیں نجات دی اور یہ بزرگیاں بخشیں اور نمرود نے کہا اے ابراہیمؑ تیرا خدا بڑا بزرگ ہے کہ اس آگ سے تجھے محفوظ رکھا یہ کہکر نمرود اپنے گھر کو چلا گیا چند روز کسی سے نہ بولا اس فکر میں تھا کہ مسلمان ہوجاوے پھر اسبات سے خوف کیا کہ بادشاہی میری برباد ہوگی تب حضرت کو بلاکر کہا کہ میں تیرے خدا کے واسطے قربانی دونگا حضرت نے کہا کہ تیری قربانی منظور نہیں جب تک کہ تو مسلمان نہ ہوگا نمرود نے کہا کہ میں قربانی کروں گا خواہ قبول کرے یا نہ کرے تب نمرود نے چار ہزار گایوں کی قربانی کیا پھر بولا کہ دس ہزار خزانے زر سرخ کے اور دس ہزار گنج سیم کے تیرے خدا کو دونگا کہ ایسی کرامت تجھے بخشی حضرت نے فرمایا اے ملعون میرا خدا جو دیتا ہے بعوض دیتا ہے نہ باعوض اور سارا مال تیرا اسی کا پیدا کیا ہوا ہے یہ کہکر حضرت چلے گئے تب ہاران نے نمرود سے کہا کہ ابراہیمؑ نے وہ بزرگیاں بسبب آتش پرستی کے پائیں اور اسی طرح کی چند باتیں اس سے کہیں کہ آگ اک فرشتہ ہے جسے وہ چاہتا ہے عذاب کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے نہیں کرتا ہے چنانچہ اس اعتقاد سے گبر آتش پرست ہوئے لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ وہ چند قوم ہیں مزدوقیہ اور نوشیروانیہ اور صابئیہ اور ہاران ملعون یہ باتیں نمرود سے کہہ رہا تھا کہ ذراسی آگ کہیں اُڑکر اسکی آنکھ میں گری کچھ اسکی آنکھ جل گئی اور نمرود کی بیٹی بالاخانہ پر سے حضرت کو دیکھ رہی تھی کہ ابراہیمؑ ایسی حشمت و رونق کے ساتھ آگ میں تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں اور کنارے پر اُسکے پانی کے چشمے جاری ہیں اور چاروں طرف اس تخت کے گل و بنفشہ نرگس و ریحان کھل رہے ہیں اور جو پتھر کہ کافروں نے

اُن کے اوپر پھینکے تھے انکے سر پہ معلق مانند ابر کے استادہ ہیں اور ابراہیم ہزاروں نام خدا تعالیٰ کے باواز بلند پڑھتے ہیں نمرود نے اپنی بیٹی سے کہا کہ ابراہیم علیہ السلام کو تُو نے دیکھا وہ بولی ہاں پھر کہا کہ ہاران کو دیکھ جب اسنے ہاران کیطرف نظر کی تو وہ خاک میں پڑا ہوا آنکھ کی سوزش سے لوٹ رہا ہے نمرود کی بیٹی نے کہا کہ باجان ابراہیمؑ اسم تپے پر اور ہاران اس عذاب میں گرفتار ہے چپکے بیٹھے ہو کیوں نہیں کہتے کہ ابراہیمؑ کا خدا برحق ہے تب نمرود مردود نے اسکو جھڑک کر کہا کہ چُپ رہ اور ہاران کے پاس چلا گیا بعدہ اسکی بیٹی حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئی اور بولی اے ابراہیمؑ تو مجھ پر کرم کر میں تیرے خدا پر ایمان لاتی ہوں تب حضرت نے اس کو ایمان کی راہ بتائی اور یہ کلمہ پڑھایا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِبْرَاهِیْمُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ۔ جب اسنے یہ کلمہ پڑھا مومنہ ہوئی اور کہنے لگی کہ میں باپ کو بھی دعوت کرونگی حضرت نے فرمایا بہتر ہے تب وہ اپنے باپ سے جا کر بولی کہ کیوں حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ کے خدا پر ایمان نہیں لاتے ہو میں انکے دین سے مشرف ہوئی خدا ان کا برحق ہے اور تمہارا خدا باطل ہے تب اسکے باپ نے اسکو مارنا چاہا اچانک ایک ابر آیا اور اسکو وہاں سے اٹھا کر کوہ قاف کے پاس لے جا کر رکھا اور دوسرا قول یہ ہے کہ ہُوا آ کر اُسے اُٹھائے گئی وہ بی بی اُسی دن سے خدا کی عبادت میں مشغول و سرگرم رہی خلق اللہ جب اس ماجرے سے آگاہ ہوئی ہدایت ازلی جس کیساتھ تھی وہ اپنا پاؤں اس آگ میں رکھدیتا اور نہ جلتا تب حضرت ابراہیم پر ایمان لاکر مسلمان ہو جاتا

## بیان احوال حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آتشکدے سے نکلنے کا

چالیس دن کے بعد ابراہیم علیہ السلام اس آتشکدے سے نکلکر ملک شام کی طرف کہ ایک شہر ہے جسے جزائن الوجہ کہتے ہیں وہاں جا وارد ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ ہزاروں خلقت لباس نفیس پہنکر ایک میدان کی طرف چلی جاتی ہے حضرت نے اُنسے پوچھا کہ تم سب کہاں جاتے ہو انہوں نے کہا کہ یہاں کے بادشاہ کی بیٹی ایسی صاحب جمال ہے کہ اُسکے برابر آج سارے عالم میں کوئی نہیں ہر ایک ملک کے بادشاہ اور بادشاہزادے سب اسکی خواستگاری کرتے ہیں اور وہ کسی کو قبول نہیں کرتی اور کہتی ہے کہ میں اپنے پسند سے شوہر کروں گی آج سات رات دن سے لوگ میدان میں جاتے ہیں اور وہ شاہزادی سب کو نکلکر دیکھتی ہے پر کسی کو پسند نہیں کرتی یہ سنکر ابراہیمؑ بھی اُنکے ساتھ ہو لئے اور میدان کے کونے میں جا بیٹھے جب دوپہر ہوئی وہ شاہزادی اپنے ساتھ ستر خواصیں لیکر اور تاج زرین سر پر رکھکر اور نقاب چہرہ پر ڈال کر اور ایک ترنج زرین جواہرات سے جڑا ہوا ہاتھ میں لیکر میدان میں جا کر ایک سرے سے سب کی طرف دیکھنے لگی جب حضرت ابراہیمؑ کے پاس پہنچی دیکھا کہ ایک نور اُنکی پیشانی پر چمکتا ہے وہ نور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا اُنکو دیکھکر اُن کے جمال پر عاشق ہوئی اور اُس ترنج زرین کو حضرت کی گود میں ڈال کر اپنے تخت پر جا بیٹھی بعد

اُسکے بادشاہ کے لوگ آکر حضرت کو بادشاہ کے پاس لے گئے وہ نور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ جو حضرت کی پیشانی پر نمودار تھا بادشاہ نے اُسے دیکھکر اپنی بیٹی کی طرف نگاہ کی اور کہا کہ اے بیٹی نیک شوہر تُونے پایا مگر مرد غریب ہے کچھ فائدہ نہیں آخرالامر سب امراؤں نے بلکر حضرت ابراہیمؑ سے اسکی شادی کر دی اور تمام رسومات بادشاہانہ ادا کئے اور سارے شہر میں خوشی اور خرمی ہوئی کہتے ہیں کہ تمام دنیا میں مانند سارہ خاتون اور حواؑ علیہما السلام کے نہ کوئی حسن و جمال میں ہوا ہے نہ ہوگا اِلّا مَاشَآءَ اللّٰہ اور شادی کے چند روز بعد حضرت ابراہیمؑ نے ملک شام کی طرف قصد جانے کا کیا سارہ خاتون نے فرمایا کہ میں بھی تمہارے ساتھ چلونگی کیونکہ بغیر تمہارے زندگی میری محال ہے مجھکو بھی ہمراہ لیچلو حضرت نے فرمایا تمہارا باپ تمہیں نہیں چھوڑے گا حضرت سارہ خاتونؓ بولیں میرے باپ کی قدر باوجود تمہارے میرے نزدیک کچھ نہیں ہے اگر چھوڑے گا تو فبہا ورنہ بحکم اُسکے تمہارے ساتھ چلونگی کیونکہ بغیر تمہارے زندگی مجھپر وبال ہے تب سارہ خاتونؓ نے اپنے باپ سے رخصت مانگی اُسنے اجازت دی تب حضرت ابراہیم علیہ السلام سارہ خاتونؓ کو لیکر شہر سے نکلے اور اللہ کا حکم بھی یونہی تھا راہ میں لوگوں نے حضرت سے کہا کہ مصر کا بادشاہ بڑا ظالم ہے عورتوں کی خواہش اسکو بہت ہے خصوصاً عروس کا زیادہ راغب ہے اسلئے ہر ایک راہ گھاٹ میں دس دس آدمی متعین ہیں کوئی مال و اسباب مصر سے لے جاتا ہے تو پکڑ کر اُس سے اُس کا محصول لیتا ہے اگر کوئی سوداگر عورت کو لے جاتا ہے تو اُسے چھین لیتا ہے یہ سنکر حضرت ابراہیم خلیل اللہ اندیشہ کرنے لگے کیونکہ ابراہیمؑ ناموس میں بزرگ تھے اور سارہ خاتونؓ کی برابر حسینہ سارے جہان میں کوئی عورت نہ تھی اور اس راہ کے سوا دوسری راہ بھی نہ تھی آخرالامر ناچار ہوکر ایک صندوق بناکر سارہ خاتون کو اسمیں چھپاکر قفل لگا دیا اور صندوق کو اونٹ پر کسا جب شہر میں جا پہونچے محصول والے سب صندوق کو کھولنے لگے کہ جنس کو دیکھکر اُسکے موافق اس کا محصول لیویں اسمیں حضرت نے کہا کہ صندوق مت کھولو اسکا محصول جو ہوگا میں دونگا اگر چاہو تو صندوق کے وزن کے برابر سونا یا چاندی لو یہ سُنکر اور بھی شوق ہوا کہ اس میں کیا چیز ہے کھولا چاہیئے کھول کر دیکھا تو ایک عورت صاحب جمال آفتاب کے مانند نظر آئی جس کا ثانی دنیا میں نہ تھا پس اُسکو بادشاہ کے پاس لے گئے چنانچہ پیغمبر صلواۃ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَشَرُّ خَلْقِ اللّٰہِ الرَّاصِدُوْنَ ترجمہ یعنے بدترین آدمیوں کے نگہبان راہ کے ہیں یعنے محصول لینے والے سوداگروں سے راہ کے جب ابراہیمؑ اور سارہ خاتونؓ کو بادشاہ کے نزدیک لے گئے اس ملعون نے حضرت سے پوچھا کہ یہ عورت تیری کون ہے حضرت نے کہا کہ یہ میری بہن ہے اور بی بی کو بہن کہنا از روئے اسلامیت کے درست ہے اس ملعون نے کہا کہ اپنی بہن کو مجھے دے تب حضرت نے فرمایا کہ وہ اپنی ذات کی مالک آپ ہے سارہ خاتونؓ نے کہا معاذ اللہ یعنی پناہ مانگتی ہوں میں اللہ سے وہ ملعون یہ سُنکر ہنسا اور حکم کیا کہ انکو حمام میں لے جاویں اور نہلا دُھلا کر

لباس فاخرہ پہنا خوشبو سے معطر کر کے میرے پاس لاویں بحسب حکم اس ملعون کے ویسا ہی کیا اُسی وقت حق تعالےٰ نے جبرئیلؑ کو بھیجا کہ پردہ حضرت کی آنکھوں کے سامنے سے اٹھالیں تاکہ حضرت سارہ خاتونؓ کے ساتھ وہ ملعون جو گفتگو کرے حضرت سنیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھیں جب جمال مبارک سارہ خاتونؓ کا اُس ملعون نے دیکھا قصد دست درازی کا کیا اسی وقت ہاتھ اس کا شل اور خشک ہوگیا پھر چاہا کہ اور بے ادبی کرے تب اللہ کے حکم سے زانوں تک زمین نے اُسکو دھنسا لیا تب اس ملعون نے کہا کہ بیشک یہ عورت ساحرہ ہے سارہ خاتونؓ نے کہا اے بدبخت میں جادوگر نہیں ہوں لیکن خاوند میرا خدا کا دوست ہے وہ خدا کی درگاہ میں دعا کرتا ہے تاکہ تُو مجھے بے عزت نہ کر سکے یہ سُن کر اُسنے توبہ کی فی الفور ہاتھ اس کا درست ہوگیا اور زمین نے اسکو چھوڑ دیا پھر جب بار دیگر سارہ خاتونؓ کی طرف نگاہ بد سے دیکھا جھٹ اندھا ہوگیا تب اس ملعون نے کہا کہ اے بی بی میرے حال پر دُعا کرو میں نے اس کام سے توبہ کی جب آپنے دعا کی آنکھیں اسکی اچھی ہوگئیں پھر غلبہ شیطانی سے عہد شکنی کی اور چاہا کہ پھر اُنپر دست انداز ہووے اُسیوقت تمام بدن اسکا خشک اور شل ہوگیا اور آنکھیں اُسکی جاتی رہیں پھر کہنے لگا اے بی بی دعا کریں میں نے توبہ کی وہ بولیں کہ اے بدبخت یہ دعا میری نہیں بلکہ میرے صاحب کی ہے وہ خدا کا دوست ہے اگر وہ چاہے تجھے معاف کرے یا نہ کرے تب اُسنے کہا کہ حضرت ابراہیمؑ کو یہاں لاؤ تب حضرت وہاں تشریف لے گئے وہ بولا اے حضرت مجھے معاف کیجئے تم پر میں نے بہت ظلم کیا اب میں نے توبۃ النصوح کی ہے حضرت نے فرمایا یہ میرے حکم سے نہیں ہے خدا کے حکم سے ہے جو رب ہے سارے جہاں کا دیکھو مرضی الٰہی کہ کیا حکم ہوتا ہے اُسیوقت جبرئیلؑ نے آکر فرمایا اے ابراہیمؑ خدا تعالےٰ نے تمہیں سلام کہا اور فرمایا ہے کہ جبتک وہ تمام ملک اور خزانہ اپنا تم کو نہ دیوے تم ہرگز اس سے راضی نہ ہونا تب حضرت نے اُس سے یہ بات کہی کہ میرا رب ایسا فرماتا ہے بادشاہ نے یہ سنکر تمام سلطنت اور خزانہ حضرت کو دے ڈالا تب حضرت نے اسکے حال پر دعا کی اور اسنے صحت پائی مروی ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اُس مملکت کو دو حصے کر کے آدھا جو جانب کنعان کے تھا آپنے لیا اور باقی اُسے دیدیا پس بادشاہ نے ایک خادمہ دوشیزہ نیک روئی خوبصورت لاکر سارہ خاتونؓ کو کہا اے بی بی میں نے تمہاری بیحرمتی کی اور تم کو میں نے دیکھکر اندیشہ کیا بس تمہارے عفو کے شکرانے میں یہ بی بی ہاجرہؓ کو تمہاری خدمت کے لئے دیا اور جو گناہ اور تقصیریں مجھ سے ہوئیں معاف کیجئے پس ابراہیم سارہ خاتونؓ اور بی بی ہاجرہؓ کو لیکر کنعان کو چلے راہ میں سارہ خاتونؓ اپنا حال جو بادشاہ کے وہاں گذرا تھا سو بیان کرنے لگیں حضرت نے فرمایا اے سارہؓ خاطر جمع رکھ کچھ اندیشہ مت کر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ہماری آنکھوں کی سامنے سے پردۂ غیب اُٹھا کر جو جو باتیں تم پر گذری تھیں مجھپر سب ظاہر کیں اور جو تم کرتی اور کہتی تھیں سو میں دیکھتا اور سنتا تھا بعد اسکے کہ سارہ خاتونؓ نے بی بی ہاجرہؓ کو حضرت ابراہیمؑ کی خدمت میں دیا یہاں ایک سوال ہے یعنے باوجود اسکے کہ جناب محمد مصطفےٰ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجہ اور حضرت ابراہیم کے درجے میں آسمان وزمین کا فرق ہے پس اسمیں کیا بھید تھا
کہ جب کافروں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت دی تھی تو حق سبحانہٗ تعالےٰ نے رسول خداؐ اور عائشہؓ کے درمیان
سے پردہ نہ اُٹھایا بلکہ حضرت عائشہ کی عصمت و پاکی سے حضرت کو خبر دی جواب یہ ہے کہ اگر حق تعالیٰ مابین اُن کے
پردہ نہ رکھتا تو حضرت عائشہ کو رسولؐ خدا دیکھتے تو اُس وقت منافق سب حضرت رسولؐ خدا پر طعن کرتے اور کہتے کہ
حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنی بی بی حضرت عائشہؓ کے حال سے آگاہ تھے لیکن باوجود اُسکے
ان کے حال کو ظاہر نہیں کیا پس خداوند عالم کو یہ منظور تھا کہ حضرت عائشہؓ کی عصمت کو وحی آسمانی سے ثابت اور
متحقق کردی تاکہ اُمّ المومنین پر جنہوں نے تہمت دی تھی وے جھوٹے اور روسیاہ ہوں اور منافق ان کے حق
میں پھر طعن نہ کرسکیں اور ابراہیم کے سامنے سے اللہ تعالےٰ نے پردہ اٹھالیا اور کہا کہ اے ابراہیم تو اپنی بی بی
کو بچشم خود دیکھ لے اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا اے سیّد عالم تو غائب رہ میں خود
عائشہؓ کا نگہبان ہوں پس ان دونوں کے بیچ میں از روئے مرتبے کے اتنا فرق ہوا کہ سارہؓ کے نگہبان حضرت
ابراہیم خلیل اللہؑ تھے اور ام المومنینؓ کا پاسبان رب جلیل ہوا

## قصہ سکونت کرنا ابراہیم علیہ السلام کا شہر فلسطین میں

غرض ابراہیم علیہ السلام شہر مذکور سے نکلکر بیت المقدس کی طرف گئے جس کو فلسطین کہتے ہیں وہاں جاکر پہنچے جبرئیلؑ
نے آکر فرمایا اے ابراہیمؑ زمین کی طرف جتنا ہی دیکھو گے اتنا ہی فائدہ ہوگا تب حضرت نے دیکھا کہ اس جگہ میں
آب رواں اور زمین نرم اور تمام درخت میوہ دار ہیں اور بغیر پانی کے فصل پیدا ہوتی ہے اور سارہ خاتونؓ نے
حضرت ابراہیمؑ کی خدمت میں بی بی ہاجرہؓ کو دیا تھا ہاجرہؓ نام اسواسطے ہوا کہ جب بادشاہ سارہ خاتون رضی اللہ عنہا
کے ساتھ بُرا قصد کرتا ہاتھ اُس کا خشک ہوجاتا بعد اُسکے اُسنے توبہ کی اور حضرت سارہؓ سے کہا کہ میرے پاس ایک
خادمہ ہے آپ اسکو اپنی خدمت کیلئے لے جائیے اسلئے کہ جسوقت میں اُس پر بُرا قصد کرتا تھا اسوقت بھی ہاتھ میرا
ایسا ہی شل ہوجاتا تھا اور خشک رہتا وہ بی بی ہاجرہؓ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دادی ہیں
اُن کے بطن سے حضرتؐ کی نسل منسوب ہے پس ابراہیمؑ نے شہر مذکور میں مقام کیا اور عمارتیں بنائیں اور ایک شخص
سام بن نوحؑ کی اولاد میں سے خلیل اللہ کے زمانے تک بقید حیات تھے اُنہوں نے بھی حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ
ملکر ملک آباد کیا اور بہت لوگوں کو حضرت نے شریعت سکھائی تب لوگوں نے کہا کہ یا حضرت ہم کو ایک قبلہ چاہیئے تاکہ
ہم اس طرف متوجہ ہوکر خدا کی عبادت کریں حضرت جبرئیلؑ نے رضائے الٰہی سے ایک پتھر بہشت سے لاکر اب جہاں

بیت المقدس ہے وہاں رکھدیا اور کہا اے ابراہیمؑ هٰذَا قِبْلَتُكَ وَقِبْلَةُ الْاَنْبِيَآءِ مِنْ بَعْدِكَ ترجمہ کہا جبرئیلؑ
نے اے خلیل اللہ یہ تمہارا قبلہ ہے اور تمہارے بعد انبیاؤں کا قبلہ اور حدیث میں آیا ہے کہ چالیسؑ ہزار پیغمبر حضرت
ابراہیم خلیل اللہ کی نسل سے ہیں اُن سب سے پہلے اسمٰعیلؑ اور آخر سب کے پیغمبر آخر زمان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم ہیں پس وہ پتھر کو قبلہ رو کرکے خدا کی عبادت کرتے تھے اس پتھر کا نام صخرۃ اللہ ہے پس حضرت ابراہیمؑ وہاں رہتے
اور اولاد آن کی وہاں پیدا ہوئی اور فرمان الٰہی ہوا کہ اے ابراہیمؑ نمرود کے پاس جا اور اُسے لشکر سمیت میری طرف
بُلا تب ابراہیمؑ نے خدا کے حکم سے زمین بابل میں جاکر نمرود لعین سے کہا کہ اے نمرود کہہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ نمرود نے کہا اے ابراہیم تیرے خدا سے مجھے کچھ حاجت نہیں دیکھ مملکت آسمان کی تیرے خدا سے چھین
لیتا ہوں ابراہیمؑ نے کہا اے ملعون تو آسمان پر کس طرح جائیگا اُسنے کہا کہ میں اسکی تدبیر کرتا ہوں تب اس ملعون
نے حکم کیا کہ چار گدھ کو پالیں جبکہ چاروں اونٹ کے برابر ہوئے ایک تابوت بنوا کر متردد ہوا کہ اب کیا کروں اتنے
میں شیطان مردود ان کے ہمنشینوں میں آکر بیٹھا اور اس سے کہا کہ تابوت کے چاروں کنارے میں چار گدھوں کو
باندھو اور ایک رات تک انھوں کو بھوکے رکھو بعد اسکے ہر ایک کے سامنے اور ہر کیطرف گوشت باندھکر لٹکا دو جب گوشت
کھانے کا قصد کریں گے تب تجھکو آسمان کی طرف لے اُڑیں گے تب تھوڑے عرصہ میں تابوت سمیت تجھے آسمان پر پہنچا دینگے تب
اسوقت ملک آسمان تیرے دخل میں آجائے گا اور اپنے ساتھ ایک مصاحب کو بھی لے لیجیو جب ایک روز اوپر گذرے گا
روڑے اور پہاڑ روئے زمین کے ایکساں معلوم دینگے پھر دوسرے دن تمام عالم دریا کی مانند نظر آوے گا اُسوقت
سمجھیو کہ آسمان پر پہونچا ابلیس نے جو کہا سو نمرود مردود نے سُنا اور ویسا ہی کیا اور ایک مصاحب کو اپنے ساتھ لیکر اس
تابوت پر سوار ہوکر آسمان کی طرف چلا جب بلند ہوا تیر کو کمان سے لگا کر چاہا کہ آسمان کی طرف لگا وے اس وقت اسکے
مصاحب نے کہا کہ اے نمرود تو یہ کیا کرتا ہے اس مردود نے کہا کہ آسمان کے خدا کو تیر لگا کر ملک آسمان اس سے چھین
لیتا ہوں اُسنے کہا اے نمرود تو جسکو تیر لگایا چاہتا ہے وہ خدا اس لائق نہیں ہے وہ وہ خدا ہے جس کو ابراہیم خلیل اللہ
پوجتا ہے نام اس کا قہار و جبار ہے اور تو تو سب سے بد بخت ہے تب نمرود پلید نے غصہ میں آکر اُسکو وہاں سے ڈھکیل
کر گرا دیا تب فوراً اللہ کے حکم سے جبرئیلؑ آکر اسکو بحیاب وکتاب بہشت میں لے گئے پس نمرود مردود نے آسمان کی طرف تیر
لگایا اسوقت جناب باری سے حکم آیا اے جبرئیلؑ نمرود کے تیر کو لیکر مچھلیؑ کی پشت میں لگا کر نمرود کی طرف ڈال دے
تا کہ کوئی دشمن بھی میری درگاہ سے محروم نجائے تب جبرئیلؑ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا ہے کہ اس تیر کو تیرے پیٹھ
کے خون سے آلودہ کرکے نمرود کیطرف ڈال دوں تا کہ وہ خدا کی درگاہ سے ناامید نہ جاوے یہ سنکر مچھلی نے درگاہ الٰہی
میں بزاری عرض کی کہ الٰہی اس بے گناہ کو دشمن کے تیر سے مارتا ہے تب ندا آئی اے مچھلی جو رنج کہ اب تو کھینچی ہے

لہ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ابراہیم اللہ کے رسول ہیں ۱۲ — عہ یعنی روزی رزق ۱۲

بار دیگر تجھ پر تکلیف نہ ہوگی پس جبرئیلؑ نے نمرود کے تیر میں مچھلی کا لہو لگا کر اس ملعون کی طرف ڈال دیا جب نمرود نے اپنے تیر کو خون آلودہ دیکھا تب خوش ہو کر کہا کہ مقصد میرا حاصل ہوا اب آسمان کے خدا کو میں نے مار ڈالا پس جو گوشت کہ اوپر کی طرف باندھا تھا پھر تابوت کی نیچے کی طرف باندھ دیا پھر جب گدھوں نے گوشت دیکھا نیچے کی طرف قصد کیا فوراً زمین پر آ پہنچا اور تمام لوگوں پر فزع آگیا اور بیہوش ہو گئے بعد ایک ساعت کے ہوش میں آئے اور سب کے سب جُدی جُدی باتیں کرنے لگے اور انمیں کوئی ایک دوسرے کی باتیں نہیں سمجھتا تھا کہ خدائے تعالٰے کی بات کو کسی سے معلوم نہ کر سکے اور ایک روائیت ہے کہ جب نوحؑ جودی پہاڑ پر کشتی پر سے اترے جو لوگ کہ حضرت کے ساتھ کشتی پر تھے انہوں نے ایک ایک گاؤں جُدا جُدا آباد کیا تھا کہ نام اس کا ثمانیہ تھا وجہ تسمیہ اسکی نوحؑ کے قصّہ میں بیان ہو چکی اُن لوگوں کو حضرت نے فرمایا کہ ہر شخص اپنی اپنی آبادی میں جا کر بسے اس بات کو کسی نے نہ مانا پس حضرت نے دعا کی تب ہر قوم میں جُدی جُدی بات پیدا ہوئی کسی کی بات کوئی نہ سمجھتا کہ یہ کیا کہتا ہے اس سبب سے سب متفرق ہو کر اطراف جہاں میں شہر آباد کر کر عمارت بنا کر بسے اور دوسرا قول یہ ہے کہ کشتی میں نوحؑ کے ساتھ کسی نے دشمنی پیدا کی تھی وے بولے جب نوحؑ کشتی سے اُتریگا ہم اُسکو مار ڈالینگے وہ لوگ کشتی سے باہر نکلے تب خدائے تعالٰی نے زبان ہر ایک کی مختلف کر دی تا کہ کسی کی بات کوئی نہ سمجھے اور نوحؑ کے ساتھ دشمنی نہ کر سکے تب ہر ایک اپنے اپنے حال پر رہ گیا القصّہ جب نمرود لعین آسمان پر سے زمین پر آیا حضرت ابراہیمؑ سے کہا دیکھ تیرے خدا کو میں نے مار ڈالا میرے تیر میں جو خون لگا ہوا ہے یہ اسی کا نشان ہے اب تیرے خدا سے ملک آسمان میں نے چھین لیا حضرت ابراہیمؑ نے کہا اے نمرود میرے خدا کو کوئی نہیں مار سکتا ہے اور نہ وہ مرنیوالا ہے وہ سب پر قادر ہے وہ قہار ہے اور سب مقہور اور وہ رزاق ہے اور سب مرزوق اور وہ خالق سب مخلوق کا ہے پھر اس لعین نے کہا کہ اے ابراہیم تیرے خدا کا لشکر کتنا ہوگا تیرے خدا کو تو آسمان پر مار چکا ہوں اور اسکے لشکر کو بھی مار ڈالوں گا حضرت نے اس سے کہا کہ میرے خدا کے لشکر کی خبر کوئی نہیں جانتا ہے سوائے اسکے جیسا کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ترجمہ اور کوئی نہیں جانتا تیرے ربّ کا لشکر مگر وہی نمرود نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ میں اپنا لشکر جمع کرتا ہوں تو بھی اپنے خدا کا لشکر جمع کر تا کہ میرے ساتھ مقابلہ ہو حضرت نے فرمایا اے مردود تو اپنا لشکر جمع کر میرا خدا کُنْ فَيَكُونُ میں جمع کرے گا تب اس مردود نے مشرق اور مغرب اور رُوم اور ترکستان اور ہند سے تمام لشکر و فوج بلا کر جمع کیا تین سو فرسنگ یعنے نو سو کوس تک اسکے لشکر کی چھاؤنی پڑی تھی ساٹھ برس تک اسی خیال باطل اور فکر بیہودہ میں پڑا رہا تمام لشکر و فوج زمین بابل میں لا کر جمع کیا حضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ اے پلید خدا سے شرم کر کہ تمام مخلوقات کا خالق و رازق ہے اُس سے ذرا ڈر اور اپنا خالق جان کہ اس نے تجھے دنیا میں سلطنت دی اور آخرت میں بھی وہی دینے والا ہے اس پلید نے کہا کہ مجھے تیرے خدا سے کچھ حاجت نہیں تب حضرت نے خدا سے دعا مانگی اے

بار آلہ یہ معلون نافرمان تیرے ساتھ مقابلہ کیا چاہتا ہے تو اسکو ہلاک کر تب جبرئیلؑ آئے اور حضرت کو کہا کہ تمہاری دُعا
مقبول ہوئی پس نمرود نے ساٹھ لاکھ سوار زرہ پوش تیار کرکے حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ تیرے خدا کو اگر طاقت ہے تو کہدے
کہ دنیا کی بادشاہی ہم سے چھین لے مگر پہلے میری فوج سے آکر لڑے تب حضرت نے جناب باری میں عرض کی حکم آیا کہ
تو کیا مانگتا ہے حضرت نے کہا تیری مخلوقات میں سے مچھر ادنیٰ ضعیف اور ہر جانور کی خوراک ہے میں اُسے مانگتا ہوں
فرشتوں کو حکم ہوا کہ مچھروں کو چھوڑ دویں اور اُسی وقت فرشتوں کو فرمان ہوا کہ تم کوہ قاف میں جاکر مچھروں کے سوراخوں
میں سے ایک سوراخ کھولدو فرشتوں نے عرض کی الٰہی کتنے مچھر چھوڑیں حکم ہوا کہ ساٹھ لاکھ تاکہ ہر ایک سوار کے مقابلہ
میں لشکر نمرود کے ایک ایک ہوجائے تو نمرود اپنی قوت اور شجاعت کو دیکھے اور معلوم کرے فرشتوں نے حکم الٰہی سے جاکر
ایک سوراخ اسمیں سے کھولدیا تب مچھر ابر کے مانند زمین بابل میں جہاں انکی لشکر گاہ تھی جا پہنچے جناب باری کا حکم ہوا
اے مچھرو تمہاری خوراک نمرود کے لشکروں کو اور اسکو میں نے کردیا تم جاکر کھاؤ تب حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اس سے
جاکر کہا اے نمرود دیکھ میرے خدا کی فوج آپہنچی ہے جب نمرود نے دیکھا کہ مانند ابر سیاہ کے ہوا پر کچھ چلا آتا ہے تب اس
لعین نے اپنے سپاہیوں کو کہا کہ ہاں ہوشیار رہو علم کھڑا کردو اور نقارہ بجاؤ اُنہوں نے ویسا ہی کیا اور کہتے ہیں کہ شور و
غلغلہ سے نمرود کے لشکر والوں کی زمین پر زلزلہ پڑگیا تھا تب فوج الٰہی آپہنچی وہ شور و غل آدمیوں کا مچھروں کی آواز ول
سے کم ہوگیا اور جہان پر فزع پڑگیا اور مچھروں کے غل سے جہاں پر ہوا اور خروش کوس اس مردود کا جاتا رہا اور ہر سوار
کے سر پر ایک ایک مچھر بیٹھ گیا اور سونڈھ اپنی اُنہوں کے سروں میں چبھا چبھا کر مغز اور گوشت اور پوست اور رگ اور
آنت اور خون سواری سمیت سب کا سب کھا گئے اور خدا کے فضل سے مچھر ذرا بھی ماندے نہوتے اور دوسری روایت
ہے کہ ہڈی تک اُن کی کھا گئے تھے اس ملعون کی لشکر گاہ میں ایک آدمی باقی نہ تھا اور ایک مچھر کانا لنگڑا لُولا غرض ہر
عضو میں اُسکے نقصان تھا وہ سردار مچھروں کا تھا اس نے خدا کی درگاہ میں عرض کی کہ الٰہی نمرود ملعون کو میرے ہاتھ
سے ہلاک کر تو اسکے عوض مجھے ثواب ملے پس خدا نے قبول کیا جب نمرود مردود اکیلا گھر کی طرف بھاگا لشکر گاہ سے اور
بالاخانے میں حرم بابل کے بیٹھکر یہ تشویش کر رہا تھا کہ ہمارا لشکر سب اسطرح مارا گیا اور ہم ایک مچھر کو بھی نہ مار سکے وہ
سردار مچھر جو لنگڑا اور ایک آنکھ کا کانا تھا اس مردود کے زانو پر جا بیٹھا اُسے دیکھکر اُس نے اپنی جورو سے کہا کہ اسی
طرح کے جانور آکے سب ہمارے لشکر کو کھا گئے اگرچہ یہ ضعیف تھے تسپر بھی ہم نہ مار سکے یہ کہکر چاہا کہ اُسکو پکڑے اتنے
میں وہ مچھر اس پلید کی ناک میں گھسا اور دماغ میں جاکر مغز کھانے لگا وہ مردود اس عذاب میں گرفتار ہوا کہ جس کا
چارہ کچھ نہ ہوسکا چالیس دن رات تک اسی طرح گذرے کہ جب اسکے دوست آشنا یا نوکر چاکر میں سے کوئی اُسکے سر پر لکڑی
یا کفش کاری کرتا تو اُسکے صدمے سے کچھ مچھر مغز میں ذرا دم لیتا تب اُس مردود کو ذرا سا چین ہوتا بعد چالیس دن رات

کے وحی نازل ہوئی کہ اے ابراہیمؑ تو نمرود کے پاس جا اور میری طرف اُسکو بُلا اور راہ بتا تاکہ اُس کا بھلا ہو تب حضرت نے خدا کے حکم سے نمرود کے پاس جا کر کہلا ے نمرود تو کہہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِبْرَاھِیْمُ رَسُوْلُ اللّٰہِ نمرود نے کہا کہ وہ اور تو کون ہے کہ میں گواہی دوں اُنکی وحدانیت اور تیری رسالت پر حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے گھر کی سب چیزیں گواہی دیویں کہ خدا ایک ہے اور میں رسول اُس کا تب تو ایمان لائے گا پس اتنے میں تمام فرش و فروش اور چھپر پردے اور آلات اور اثاث البیت غرض سب شے نے آواز بلند اور زبان فصیح سے کہا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِكُ الْحَقُّ اِبْرَاھِیْمُ رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ نمرود نے حکم کیا کہ تمام اسباب و آلات گھر کا جلا کر دریا میں ڈالدو ویسا ہی کیا تب پلید نے حضرتؑ سے کہا کہ پھر کون بولے گا کہ تیرا خدا ایک ہے اور تو رسول برحق حضرتؑ نے فرمایا کہ تمام در و دیوار اور ستون اور مکانات اور سب چیزیں اسکی شہادت دینگی اُسیوقت سب نے باآواز بلند زبان فصیح سے کہا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ وَاِبْرَاھِیْمُ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پھر نمرود نے ان سب شے کو یعنی در و دیوار و مکان اور ستون سب کھدوا کر جلا دیا پھر نمرود نے حضرت سے کہا کہ اب کون بولے گا حضرت نے فرمایا تیرے بدن کی پوشاک گواہی دیگی پھر کپڑے نے گواہی دی اس کو بھی اس مردود نے اُتار کر جلا دیا پھر پلید نے حضرت سے کہا اور کون بولے گا تب تب جبرئیلؑ نازل ہو کر خلیل اللہؑ سے کہنے لگے اے ابراہیم تمام کافروں نے موت کیوقت خدا کی وحدانیت کا اقرار کیا تھا مگر یہ مردود کافر ہرگز ایمان نہ لائیگا قیامت تک اسپر عذاب شدید ہوگا اور حدیث میں آیا ہے کہ جسوقت عبداللہ بن مسعودؓ نے ابوجہل کا سر کاٹنا چاہا اُسوقت ابوجہل نے کہا اے عبداللہؓ تو اپنے محمدؐ سے کہہ کہ جب میں اُسکو دشمن جانتا ہوں تب ہی سے یہی بولتا ہوں کہ وہ رسول خدا کا نہیں پس قیامت کے دن حشر کے میدان میں حضرت بلالؓ حبشی جب نماز کیلئے اذان دینگے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ تو یہ سنکر ابوجہل وہاں بھی بولیگا کہ محمد رسول اللہ خدا کا رسول نہیں پس یہ دونوں مردود ابوجہل اور نمرود دنیا میں بڑے کافر تھے اور آخرت میں بھی عذاب ہمیشہ اُنپر ہے حضرت جبرئیلؑ نے آکر حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ اس ملعون کی اجل آچکی ہے باقی نہیں جس گھڑی اُسکی ناک سے وہ مچھر نکلکر چلا گیا وہ مردود وہیں مر گیا اور جہنم واصل ہوا قیامت تک عذاب میں رہیگا اور ایک روایت ہے کہ نمرود کے سر پر سونٹا مارنے کے لئے ایک نوکر مقرر تھا جب شب و روز اُسکو سونٹا لگایا کرتا تب اُسکو کچھ قرار و آرام ہوتا اسیطرح جب سات دن لگاتے لگاتے چالیس دن گذرے تب نوکر اسکا ناچار ہوا آخر غصہ ہو کر ایک ہی دفعہ زور سے ایک سونٹا ایسا مارا کہ سر اس مردود کا دو ٹکڑے ہو گیا بھیجا نکل پڑا اور جان سکی نکلگئی وہ جہنم میں داخل ہوا اور وہ مچھر مغز کھا کر مانند مرغ کے بڑا ہوا تھا سر سے نکلکر چلا گیا

## قصہ حضرت خلیل اللہ کی مراجعت کے بیان میں

جب نمرود واصل جہنم ہوا اسکی قوم میں جو لوگ موجود تھے سب حضرت ابراہیمؑ کے پاس آکر کہنے لگے کہ آجتک یہ ملک نمرود پلید

کا تھا اب تمہارا ملک ہوا حضرت نے فرمایا کہ مجھکو ملک سے کچھ کام نہیں یہ ملک ہمیشہ ملک بےزوال کا ہے اور میں بندہ بازوال اُس بےزوال کا ہوں ملک مصر و عجم بادشاہوں کی جگہ ہے اور ملک شام نبیوں کی جگہ ہے شام میں جا رہوں گا لوگوں نے کہا کہ ہم بھی آپ کے ساتھ شام میں جا رہینگے تب حضرت شام کی طرف راہی ہوئے رقیہ نام ایک جگہ ہے وہاں آپہنچے اس ملک اور شہر کو رونق بخشی اور وہانسے فرات کے کنارے آپہونچے وہاں بھی ایک شہر آباد کیا نام اس کا رقیہ رکھا پھر وہانسے حلب میں تشریف لائے وجہ تسمیہ حلب کی یہ ہے کہ شب کو وہاں دودھ دوہا کرتے تھے اور وہاں سے حلب احمر میں اور وہاں سے یمن میں آئے کہ جہاں کے بادشاہ نے حضرت ہاجرہؓ کو دیا تھا وہ بادشاہ حضرت کے پاس دین مسلمانی سے مشرف ہوا اور جو آتے دین اسلام سے مشرف ہوتے پھر وہانسے دمشق میں آئے اور وہاں کے لوگوں کو بھی طریقہ اسلام کا بتا کر شہر طیب میں آوارد ہوئے اور وہاں کے اہل شہر حضرت کے آنے سے بھاگ کے پہاڑوں میں جا رہے مسلمان سب وہانسے غنیمتیں لیکر حضرت کے ساتھ کنعان میں آپہنچے وہاں ایک نہر جاری دیکھی حضرت نے فرمایا کہ اس کا پانی سات جگہوں میں جا گرتا ہے ملا دو قاموره و خسایم و زعوم اور مانند اسکے اور وہاں کے آدمی فعل ردیف ہیں یعنی مرد کے ساتھ مرد اور عورت کے ساتھ عورت فعل بد کرتے ہیں اور رہزنی کر کے لوگوں سے مال چھین لیتے ہیں یہ لوگ اسی فعل پر رہے اور مر گئے یہ شہرستان قوم لوطؑ تھا پھر وہاں سے بیت المقدس میں تشریف لائے تب سارہ خاتونؓ نے حضرتؑ کے آنے سے از راہ خوشی کے دو سو دینار فقرا کو تصدق کیے اور تمام شہر کے لوگ خوش اور مسرور ہوگئے تقدیر الٰہی سے ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت ہاجرہؓ کے ساتھ اسی شب کو مباشرت کی تھی اور نور پیشانی سے حضرت کی ہاجرہؓ کی پیشانی پر ظاہر ہوا بعدہٗ وہاں سے اٹھکر حضرت سارہ خاتونؓ کے پاس تشریف لے گئے تب حضرت سارہؓ نے اس حال سے واقف ہو کر حضرت ہاجرہؓ کے کان چھید دیئے پس حضرت ہاجرہؓ کے کان چھیدنے سے اور بھی زیادہ خوبی آگئی سارہؓ نے کہا واہ واہ اس عیب نے اور بھی خوبصورتی بخشی پھر غصہ ہو کر اُن کا ختنہ کر دیا تب اللہ کا حکم ہوا کہ اے ابراہیمؑ میں نے تمام زن و مرد پر یہ سنت ہاجرہؓ کی جاری رکھی کہ سب اُمت انکی قیامت تک پیروی کرے حضرت سارہؓ کو اور غیرت پیدا ہوئی حضرت ابراہیمؑ سے بولیں کہ مجھ کو برداشت نہیں ہے کہ ہاجرہ کو فرزند ہو اور مجھکو نہ ہو جب نو مہینے گذرے تب ہاجرہؓ سے حضرت اسمٰعیلؑ تولد ہوئے بعدہٗ سارہؓ نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ اگر ہاجرہ یہاں رہیگی تو میں نہ رہونگی یہانسے کہیں چلی جاؤنگی نہیں تو انکو یہاں سے کہیں ایسی جگہ پر لیجا کر رکھو کہ میوے اور آبادانی نہ ہو تاکہ یہ آرام نہ پاویں اور میں اسے نہ دیکھوں ابراہیم اس بات کو سنکر بہت متردد و متفکر ہوئے اتنے میں جبرئیلؑ نے آکر فرمایا اے ابراہیمؑ سارہؓ جو کہتی ہیں سو کرو پس حضرت ہاجرہؓ اور اسمٰعیلؑ ذبیح اللہ کو ایک اونٹ پر سوار کیا اور آپ بھی ایک اونٹ پر سوار ہو کر بیت المقدس سے نکلکر اب جہاں خانہ کعبہ

ہے وہاں آپ پہونچے تب حضرت نے ہاجرہؑ کو کہا کہ تم یہاں ذرا ٹھہرو میں آتا ہوں ہاجرہؑ اسمٰعیلؑ کو لیکر وہاں بیٹھی رہیں
اور ابراہیمؑ دلگیر ہوکر آنسو بہاتے ہوئے شام کی طرف تشریف لیگئے جب دو گھڑی گذریں دیکھا حضرت ابراہیمؑ تشریف
نہ لائے اور آفتاب گرم ہوا سر پر گرمی پہونچی مارے پیاس کے حضرت ہاجرہؑ کوہ صفا و مروہ کی طرف دوڑیں کہیں
پانی نہ دیکھا اسی طرح پانی کے لئے صفا سے مروہ مروہ سے صفا پر سات مرتبہ دوڑیں پانی نہ پایا حیران رہیں اور
یہ دوڑنا صفا و مروہ کا سات دفعہ اہل سُنّت وجماعت کے مذہب میں حاجیوں پر قیامت تک سُنت ہاجرہؑ کی جاری
رہی کہ سات مرتبہ دونوں پہاڑوں کیطرف حاجی سب دوڑتے ہیں جب حضرت اسمٰعیلؑ کو ہاجرہؑ اس میدان میں کہ اب
جس جا پر چاہ زمزم ہے لٹا کر پانی کے لئے صفا و مروہ کی طرف دوڑیں اور پانی نہ پایا چہرے کا رنگ متغیر ہوا تب حضرت
اسمٰعیلؑ کے پاس آکے دیکھا کہ پیاس کے مارے جس جا پر حضرت اسمٰعیلؑ نے زمین پر دونوں پیروں کے پاشنے مارے تھے
پانی کا فوارہ جاری ہے اور پانی زمین پر رواں ہوا تب ہاجرہؑ شاد ہوکر کہنے لگیں کہ الحمدللہ یہ مبارک فرزند اللہ نے
مجھکو عنایت کیا پس وہی پانی پی کر سیر ہوئیں اور خاک اور پتھر لاکر چاروں طرف سے اس پانی کو بند کیا روایت کیگئی
ہے کہ حضرت ہاجرہؑ وہ پانی اگر بند نہ کرتیں تو وہ پانی مکے کے ملک میں قیامت تک جاری رہتا پس جو کھانے پینے کا تھا کھا
لیا اتفاقاً ایک روز سوداگروں کا قافلہ پانی کی تلاش کرتا ہوا معہ مواشی پیاسا صفا پر آیا دیکھا کہ ایک عورت پانی کے
کنارے بیٹھی ہے ان سبھوں نے اُس جائے پر کبھی پانی نہ دیکھا تھا متعجب ہو رہے اور آگے بڑھ کے حضرت ہاجرہؑ کے
پاس گئے اور بولے تم کون ہو یہاں کیوں بیٹھی ہو حضرت ہاجرہؑ نے جو حال آپ پر اور حضرت اسمٰعیلؑ پر اور ماجرہ پانی کا گذرا
تھا سب سرگذشت انہیں کہہ سنائی وے بولے اگر اجازت ہو تو تمہارے پاس ہم بود و باش اختیار کریں اور پانی کے عوض
ہر سال تم کو عشر دیویں تاکہ ہم کو پانی حلال ہو حضرت ہاجرہؑ نے فرمایا اچھا تب وے وہاں آئے اور خیمہ کھڑا کیا اونٹوں
اور بکریوں کو چراگاہ میں چھوڑ دیا بہت دنوں تک وہاں رہے اس عرصہ میں حضرت اسمٰعیلؑ بالغ ہوئے اور حضرت ہاجرہؑ
پشم بن کرکے اپنی قوت کرتی تھیں اسی طرح ایک مدت گذری ایک روز حضرت خلیل اللہؑ کو حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کے
دیکھنے کی آرزو ہوئی کہ خدا جانے وے دونوں کس حال میں ہیں تب حضرت سارہؑ سے خلیل اللہؑ نے اجازت مانگی حضرت
سارہؑ نے اجازت دی اور حضرت سے عہد لیا کہ تم وہاں سواری پر سے نہ اترنا اور جلدی دیکھکر وہاں سے چلے آنا یہ عہد
کرکے حضرت نے بیت المقدس سے نکلکر بیابان کی راہ لی جب مکے میں جا پہنچے قوم عرب کو دیکھا کہ اونٹ اور بکری چراتے
ہیں اور کسی کو دیکھا بیٹھے ہوئے اور کوئی پھرتا ہے حضرت ابراہیمؑ کو کسی نے نہ پہچانا مگر ہاجرہؑ دور سے دیکھکر حضرت کو استقبال
کرکے لائیں لیکن حضرت ابراہیمؑ نے اپنے عہد کا خیال کرکے اونٹ پر سے زمین پر پاؤں نہ رکھا ہاجرہؑ نے اسمٰعیلؑ کو بلاکر کہا
دیکھو تمہارے باپ آئے ہیں انہوں نے آکے دیکھا اور بہت خوش ہوئے اور اسوقت حضرت اسمٰعیلؑ کچھ بڑے ہوئے تھے اور

ہاجرہؑ نے حضرت سے کہا کہ سواری پر سے اُترو کہ ہاتھ پاؤں دُھلاویں تب حضرتؑ نے کہا کہ سارہؑ نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ سواری سے نہ اترنا تب حضرت ہاجرہؑ نے ایک پتھر لادیا اور اس پر ایک پاؤں رکھکر دُھلادیا اور دوسرا پتھر لادیا اس پر دوسرا پاؤں رکھا تب ہاتھ پاؤں سب دُھلادیے جس پتھر پر حضرت نے قدم رکھا تھا اب وہ مقام خلائق کا مصلیٰ ہے جیسا کہ حق تعالےٰ نے فرمایا ہے وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى پس ابراہیم علیہ السلام اون کو دیکھکر بیت المقدس کو تشریف لے گئے حضرت سارہؑ کے پاس مہمان سرا بنا کر خلق اللہ کی دعوت مہمانداری کرتے رہے

## قصہ قربانی حضرت اسمعیل علیہ السلام کا

حدیث میں آیا ہے کہ ایک شب حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ اے ابراہیمؑ اوٹھ قربانی کر تب حضرت نے فجر کو اُٹھکر دو سو اونٹ ذبح کیئے اسی طرح تین دن تک خواب دیکھا تینوں دن دو دو سو اونٹ قربانی کیئے پھر چوتھی شب کو خواب میں دیکھا کہ اپنے فرزند اسمعیلؑ کو قربانی کر سبحان اللہ سچ ہے کہ خواب پیغمبروں کا بمنزلہ وحی کے ہے فجر کو نیند سے اُٹھکر حضرت سارہؑ خاتون سے کہا کہ آج مجھکو خواب میں حکم ہوا ہے کہ اپنے فرزند کو قربانی کر اسمعیل کے سوائے کوئی فرزند میرا نہیں تم کہو تو میں وہاں جاکر اللہ کی راہ پر اُن کو قربانی کروں اور خدا کا حکم بجالاوں حضرت سارہؑ نے کہا کہ بہت اچھا اللہ کی راہ پر فدا کرو بعد اُسکے حضرت خلیل اللہ شتر پر سوار ہو کر ہاجرہؑ کے پاس آپہونچے اسوقت حضرت اسمعیلؑ کی عمر نو برس کی تھی حضرت ابراہیم نے ہاجرہؑ کو فرمایا کہ اسمعیلؑ کے سر کو کنگھی کرکے بال اسکے مشک و عنبر سے خوشبودار کرو اور سرمہ آنکھوں میں لگا کر پاکیزہ کپڑے پہنادو کہ میرے ساتھ دعوت میں جائے گا تب ہاجرہؑ نے انکو نہلا دُھلا کر کپڑے پہنا کر کہا کہ تم اپنے باپ کے ساتھ ضیافت میں جاؤ حضرت چھری و رسّی آستین کے نیچے چھپا کر ہاجرہؑ کے سامنے سے نکل آئے اور اسمعیلؑ ذبیح اللہ باپ کے پیچھے چلے اسوقت شیطان لعین آکر حضرت ہاجرہؑ سے بولا کہ اسمعیلؑ تمہارا کہاں ہے آپنے فرمایا کہ اپنے باپ کے ساتھ ضیافت میں گیا ہے شیطان نے کہا کہ افسوس اُس بیچارے کو ذبح کرنے اس کا باپ لے گیا حضرت ہاجرہؑ نے کہا معاذ اللہ تم نے سنا ہے کہ کبھی باپ نے بیٹے کو بے گناہ مارا ہے ابلیس نے کہا کہ خدا نے اُسے حکم کیا ہاجرہؑ نے کہا خدا کا فرمان ہے تو میں بھی اسکی رضا پر راضی ہوں پس ابلیس حضرت اسمعیلؑ کے پاس آیا اور کہا کہ ہنوز یہ لڑکا ہے البتہ راہ سے بہکا سکوں گا تب کہا اے اسمعیلؑ تو کہاں جاتا ہے آپنے کہا باپ کے ساتھ ضیافت میں جاتا ہوں شیطان نے کہا نہیں تم کو ذبح کرنے کو لئے جاتا ہے حضرت ذبیح اللہ نے شیطان کو جواب دیا کہ کبھی باپ کا بیٹے کو بیگناہ مارتے تم نے سُنا ہے ابلیس نے کہا اُسکو خدا نے حکم دیا ہے تب اسمعیلؑ ذبیح اللہ نے اس سے کہا کہ اگر خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے تو ہزار جان میری اسکی راہ پر فدا ہے جب دونوں بزرگ دور تک نکل گئے تب اسمعیلؑ نے

کہا اے باپ میرے مجھے اب کہاں لئے جاتے ہو حضرت نے فرمایا قولہ تعالیٰ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ترجمہ پھر جب اسکے ساتھ دوڑنے پہنچا کہا اے بیٹے میں نے خواب دیکھا ہے کہ تجھکو ذبح کرتا ہوں پس دیکھ کیا دیکھتا ہے تو یعنے اس امر میں تم کیا کہتے ہو اسمعیلؑ نے کہا کہ اے باپ خدا کے دوست رات کو نہیں سوتے ہیں آپ بھی اگر نہ سوتے تو یہ سعادت دارین کیونکر حاصل ہوتی حالانکہ آپ دوست خدا کے کہلاتے ہیں انکو سونے سے کیا کام یہ بڑی سعادت ہے جب آپ سوئے تب پائی قولہ تعالےٰ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ترجمہ حضرت اسمعیلؑ نے کہا اے باپ کر ڈال جو تجھکو حکم ہوتا ہے سو پائے گا اگر اللہ نے چاہا مجھکو صبر کرنیوالوں سے فائدہ فرمایا کہ ذالحجہ کی آٹھویں شب کو خواب میں دیکھا کہ بیٹے کو ذبح کرتا ہوں صبح کو فکر میں رہے کہ اسکی تعبیر کیا ہوگی پھر نویں شب کو دیکھا ذبح کرتے تو پہچانا کہ ذبح ہی کرنا ہے پھر تدبیر میں رہے پھر دسویں شب بھی وہی خواب دیکھا تب بیٹے سے کہا اور انہوں نے قبول کرلیا اس باپ اور بیٹے پر ہزار رحمت ہے اسمعیلؑ نے فرمایا اے باپ جلدی کرو جو اللہ نے فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ مجھکو تم صابروں سے پاؤ گے میں اس کا مطیع ہوں نافرمان نہیں ہوں اے باپ جلدی کیجئے شیطان وسوسہ نہ ڈالے کیونکہ وہ چاہتا ہے مجھے راہ سے بھٹکا دے حضرت نے فرمایا کہ اس ملعون پر پتھر مار تب باپ بیٹے دونوں نے اس پر پتھر پھینکے اب حاجیوں کو سنّت ہے کہ سات سات مرتبہ حج کے دنوں میں اسطرف پتھر پھینکیں بعدہٗ ابراہیمؑ اور اسمعیل علیہما السّلام اس جگہ پر جا پہنچے اب جسکو منا بازار کہتے ہیں حاجی سب وہاں قربانی کرتے ہیں پھر حضرت ابراہیمؑ نے بیٹے سے کہا اب کیا صلاح ہے وہ بولے کہ ہزار جان میری خدا کی راہ پر تصدّق ہے عین شکر ہے آپنے خواب میں دیکھا سو شتابی کیجئے امر الٰہی بجا لائے **بیت** مقیدّ ہوئے امر سبحان کے ✦ ہوئے دونوں راضی وہ قربان کے ✦ قولہ تعالیٰ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ترجمہ پھر جب دونوں نے حکم مانا اور پچھاڑا اسمعیلؑ کو ماتھے کے بل تا بیٹے کا منہ سامنے نظر نہ آوے کہ محبت جوش کرے کہتے ہیں کہ یہ بات بیٹے نے سکھائی آگے اللہ نے نہیں فرمایا کہ کیا گذرا یعنے کہنے میں نہیں آتا جو حال گذرا اُن کے دل پر اور فرشتوں پر اسمعیل نے فرمایا اے باپ ہماری تین وصیتیں ہیں پہلے ہاتھ پاؤں میرے مضبوط باندھو کہ جان نازک ہے چھری کے زخم کے مارے جنبش میں نہ آجاؤں خدا نخواستہ اگر ایک قطرہ خون کا تمہارے کپڑے میں لگ جاوے تو میں قیامت کے دن گناہ میں گرفتار ہو جاؤں عذاب خدا برداشت نہ کرسکوں گا اور دوسری یہ ہے کہ میرا مُنہ زمین کی طرف کر لیجیو تاکہ مُنہ میرا تم کو نظر نہ آوے اور میں بھی تمہاری طرف نظر نہ کرسکوں تاکہ آپسمیں محبت جوش نہ کرے اور تمہارے اور ہمارے درمیان قصور کا سبب نہ ہووے اور تیسری یہ کہ جب آپ گھر کی طرف تشریف لیجائیں گے میری والدہ دل جلی کی

خدمت میں سلام کہدینا اور کپڑا خون آلودہ انکو دینا یہ نشان تسلی کا ہے اسلئے کہ دوسرا فرزند اور نہیں ہے تب حضرت ابراہیمؑ
آستین میں سے رسّی نکال کر ہاتھ پاؤں اُنکے مضبوط باندھے اور منہ زمین کی طرف کر لیا پھر حضرت اسمٰعیلؑ نے کہا اے
باپ ہاتھ میرے کھولدے جو بندہ کہ بھاگنے والا ہے اسکے ہاتھ باندھکر خدا کی درگاہ میں لاتے ہیں لیکن ابراہیمؑ نے نہ کھولے
گلے پر چھُری چلائی اور زور کیا مگر کچھ نہ کٹا حضرت اسمٰعیلؑ نے کہا چھُری پشت سے ذبح کرتے ہو جو کاٹتی نہیں تب
حضرت ابراہیمؑ نے چھُری پر خوب زور کیا پھر بھی ذبح نہ ہوا پھر اسمٰعیلؑ ذبیح اللہ نے فرمایا اے باپ چھُری کی نوک گلے
میں دباکر زور کرو شاید کہ کٹے حضرت نے ویسا ہی کیا پھر بھی نہ کٹا چھُری دستے کے اندر اور دستہ حلق پر رہ گیا کچھ
کارگر نہ ہوئی تب حضرت نے غصہ میں آکر چھُری کو زمین پر ڈالدیا چھُری نے کہا اے حضرت خدا نہیں کہتا ہے کہ کاٹ
مجھے کہتا ہے مت کاٹ وہ نہیں ایک دفعہ فرماتا ہے مجھکو دس دفعہ منع کرتا ہے اور حکم اللہ کا بہتر ہے تمہارے
حکم سے اس گفتگو میں تھے اتنے میں پیچھے سے ایک تکبیر کی آواز آئی بولا اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اور جبرئیلؑ کو دیکھا کہ آواز کرتے ہوئے آئے قولہ تعالیٰ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰاِبْرٰهِيْمُ
قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۝ وَفَدَيْنٰهُ
بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ
مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ ترجمہ اور پکارا ہم نے
اسکو یوں کہ ابراہیمؑ تحقیق سچ کیا تو خواب کو تحقیق اسی طرح جزا دیتے ہیں ہم احسان کرنیوالوں کو یعنی ایسے مشکل حکم
کرکر آزمانے ہیں پھر انکو قایم رکھتے ہیں تب درجے بلند دیتے ہیں بیشک یہی ہے صریح آزمانا اور چھڑا لیا ہم نے
اسکو بدلے قربانی کے یعنی بڑے درجے کا بہشت سے ایک دنبہ آیا حضرت ابراہیمؑ نے اپنی آنکھیں پٹی سے باندھ کر
چھُری ایسے زور سے چلائی اللہ کے حکم سے گلا نہ کٹا حضرت جبرئیلؑ نے بیٹے کو سرکا دیا اور ایک دُنبہ رکھدیا آنکھیں
کھولیں دیکھا تو اسکے بدلے میں دُنبہ ذبح ہوا پڑا تھا اور باقی رکھا ہم نے اس پر پچھلی خلقت میں کہ سلام ہے ابراہیمؑ
پر ہم یوں دیتے ہیں بدلہ نیکی کرنیوالوں کو وہ ہی ہمارے بندوں میں ایماندار اور خوشخبری دی ہم نے اسکو اسحٰقؑ
کی جو نبی ہوگا نیک بختوں میں اور برکت دی ہم نے اس پر اور اسحٰقؑ پر اور دونوں کی اولاد میں نیکی والے ہیں اور
بدکار بھی ہیں اپنے حق میں فائدہ پس معلوم ہوا کہ وہ پہلی خوشخبری اسمٰعیلؑ کی تھی اور سارا قصہ ذبح کا اُنہوں پر
تھا یہود کہتے ہیں کہ اسحٰقؑ کو ذبح کیا لیکن خلاف ہے کیونکہ اسحٰقؑ کی خوشخبری کے ساتھ یعقوبؑ کی بھی خبر ہے اور
خبر ہے نبی ہونے کی یہ سنکر ابراہیمؑ سمجھے کہ ابھی دونوں باتیں ظہور میں نہیں آئیں ذبح کیونکر ہوگا بلکہ یہ دونوں کہا
دونوں بیٹوں کو دونوں سے اولاد بہت پھیلی اسحٰقؑ کی اولاد میں نبی گذرے نبی اسرائیلؑ کے اور اسمٰعیلؑ کی

اولاد میں عرب جسمیں ہمارے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہوئے پس حق تعالےٰ نے فدیہ اُس کا ایک دُنبہ ابلق اور بلند دیا اور بعضوں نے روایت کی ہے کہ تمام بدن اس کا سفید تھا مگر سر اس کا سیاہ تھا اور مروی ہے کہ دُنبے کو ہابیل نے بھی قربانی کیا تھا بعد اس کے دو ہزار برس خدا تعالےٰ نے اسے بہشت میں پال کر حضرت ابراہیم کے وقت میں حضرت اسمٰعیلؑ کے عوض فدیہ بھیجا تھا کہ وہ نجات پاویں پس حضرت ابراہیم نے اُس دُنبے کو بعوض اسمٰعیل کے ذبح کیا اور چمڑے سے اس کے دسترخوان بنوا کر خلق اللہ کو اس پر کھانا کھلوایا کرتے اور اسکی پشم سے حضرت سارہؓ نے ایک چادر بنوائی حضرت ابراہیم نے اس چادر کو تابوت سکینہ میں رکھدیا ایک دن جبرئیلؑ اس تابوت کو لیکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے حضرتؐ نے اس چادر کو حضرت امیر المؤمنین عمرؓ بن خطاب کو عنایت فرمائی تاکہ خرقہ بنا کے پہنیں اور وہ خرقہ مرقع انکی زندگی بھر رہا

## قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کعبہ بنانے کا

حضرت ابراہیم نے جب قربانی سے فراغت کی حضرت اسمٰعیل کو ہاجرہؓ کے حوالے کرکے شکر خدا کا بجالائے اور حضرت سارہؓ کے یہاں تشریف لے گئے بعد چند روز کے جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہا اے ابراہیم تم پر خدا نے سلام کہا اور فرمایا ہے کہ اس زمین میں ایک خانہ کعبہ واسطے اسکے بنا آپ نے عرض کیا کہاں بناؤں حکم آیا کہ اونٹ پر سوار ہو ایک ابر آوے گا تو اسکے ساتھ جاؤ جہاں ٹھہریگا اور سایہ اسکا جہانتک گرے وہاں تک نشان دیکر وہیں تک کعبے کی بنا کیجیو تب اللہ کے فرمانے سے ویسا ہی کیا اور ایک روایت ہے کہ ایک سانپ نے آکر چاروں طرف حلقہ کیا اسی اندازے سے بیت اللہ بنایا اور دوسری روایت ہے کہ جبرئیلؑ نے آکر جہانتک بتادیا وہاں تک بنا کیا قولہ تعالیٰ

وَاِذْ بَوَّأْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ترجمہ اور جب ٹھیک کردیا ہم نے ابراہیم کو ٹھکانا اُس گھر کا کہ شریک نکر میرے ساتھ کسی کو اور پاک رکھ میرا گھر طواف کرنیوالوں اور کھڑے رہنے والوں اور رکوع اور سجدہ کرنیوالوں کیواسطے کیونکہ اُمتوں میں رکوع نہ تھا یہ خاص اسی اُمت میں ہے تو خبر دی کہ آگے لوگ اسکو آباد کرنیوالے ہونگے پس ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی کہ خداوندا کہاں سے پتھر لاؤں حکم آیا پانچ پہاڑوں سے یعنی کوہ لبنان اور حرا اور ابو قبیس اور صفا اور مروہ ان پانچوں پہاڑوں سے جبرئیلؑ پتھر لادیتے اور حضرت ابراہیمؑ کعبے میں لگادیتے اور حضرت اسمٰعیلؑ مدد کرتے حکم ہوا اے ابراہیمؑ پہلے پتھر محراب میں مسجد کی رکھ آپنے بموجب فرمان الٰہی کے محراب میں رکھا تب اسمیں نام محمد رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نکلا پھر داہنی طرف کعبے کے ایک پتھر رکھا اسمیں نام ابوبکر صدیقؓ کا نکلا بعدہ ایک

پھر اسکے بائیں طرف رکھا حضرت عمر بن خطاب رض کا نام اسمیں ظاہر ہوا اسی طرح اور دو پتھر لگائے حضرت عثمان رض اور حضرت علی رض کرم اللہ وجہہ کے نام ان دونوں سے ظاہر ہوئے مطلب یہ ہے کہ جو کوئی نماز و حج بغیر محبت ان پانچوں کے کرے گا عبادت اسکی درست نہ ہوگی اور بیت اللہ تیار ہونے کے بعد حضرت نے یہ دُعا مانگی قولہ تعالےٰ

وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرَاهِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ترجمہ اور جب اُٹھانے لگے ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ بُنیادیں اس گھر کی تب بولے اے رب قبول کر ہم سے تو ہی ہے اصل سُننے والا اور جاننے والا اور کہا جیسا کہ حق تعالےٰ نے فرمایا وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ترجمہ اور جب کہا ابراہیمؑ نے اے ربّ کر اس شہر کو امن و آرام کا اور روزی دے اسکے لوگوں کو میوؤں سے جو کوئی اُن میں یقین لاوے اللہ پر اور پچھلے دن پر تب فرمایا اللہ نے قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِیْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ترجمہ فرمایا اور جو کوئی منکر ہے اُسکو بھی فائدہ دُوں گا تھوڑے دنوں پھر اسکو قید کر بلاؤں گا دوزخ کے عذاب میں کہ وہ بُری جگہ جانے کی ہے پس ابراہیمؑ شکر خدا کا بجالائے کہ اپنے ہاتھ سے بیت اللہ بنایا بعدہٗ جبرئیلؑ نے آکر فرمایا اے ابراہیمؑ خدائیتعالیٰ نے تم کو سلام کہا اور فرمایا ہے کہ تم نے بڑی محنت سے یہ گھر بنایا ہے ہمارے پاس اسکی قدر خرابؑ کے آباد کرنے کی نہیں ہے حضرت نے فرمایا الٰہی وہ کیا ہے حکم ہوا کہ بھوکھے پیاسے کو کھلانا پلانا اور ننگے کو پہنانا نزدیک میرے الیسا مرتبہ رکھتا ہے جیسا کہ یہ گھر بنایا تو نے اور ہزار رکعت نماز ہر ہر رکن میں اسکے تو نے ادا کی پھر ارشاد ہوا اے ابراہیمؑ اس کی طرف لوگوں کو بُلا قولہ تعالیٰ وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ترجمہ اور پکار دے لوگوں میں حج کیواسطے کہ آویں طرف تیرے پیادے اور سوار دُبلے دُبلے اُونٹوں پر چلے آتے دُور کی راہوں سے حضرت ابراہیمؑ نے عرض کی الٰہی کہاں تک میری آواز پہنچے گی اور کون سُنے گا حکم ہوا کہ تُو پکار دے میں تیری آواز کو تمام مخلوقات کے کانوں میں کسی کو باپ کے صلب میں اور کسی کو ماں کے رحم میں سُنوا دُونگا حضرت ابراہیمؑ نے ایک پہاڑ پر چڑھکر پکارا کہ لوگو تم پر اللہ نے حج فرض کیا ہے حج کو آؤ جن کی قسمت میں حج تھا ایک بار دو بار یا زیادہ اپنے شوق سے باپ کی پُشت میں اور ماں کی رحم میں لبیک کہا حضرت نے کسی کو نہ دیکھا اور چاروں طرف سے یہ آواز آئی لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ یَا سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ جب حضرت ابراہیمؑ نے مکے کے میدان میں چاروں طرف نظر کی دیکھا کہ نہ پانی ہے نہ گھانس نہ زراعت کچھ نہ تھا تب نیاز کی قولہ تعالیٰ رَبَّنَاۤ اِنِّیْۤ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْۤ

تَهْوِیٓ اِلَیْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْکُرُوْنَ ۝ ترجمہ یارب میں نے بسائی ہے ایک اولاد اپنی
میدان میں جہاں کھیتی نہیں تیرے ادب والے گھر پاس اے ربّ ہمارے تا قائم رکھیں نماز سو رکھ بعضے لوگوں کے دل
جھکتے انکی طرف اور روزی دے انکو میووں سے شاید وہ شکر کریں فائدہ حضرت ابراہیم کا گھر شام میں تھا بعد
تولّد حضرت اسمٰعیلؑ کے ابراہیمؑ نے انکو انکی ماں کے ساتھ لاکر اس جنگل میں جہاں کہ اب مکّہ ہے بٹھا کر چلے گئے جہاں
پیچھے شہر مکّہ بسا اللہ نے چشمہ زمزم کا نکالا اس سبب سے وہاں بستی بسی کیونکہ وہ زمین لائق کھیتی اور میوے کے نہ
تھی اسکے نزدیک زمین طائف آباد کر دی کہ بہتر سے بہتر میوے وہاں ہوویں اور شہر مکّہ پہونچیں بعد اسکے خدا کے
حکم سے جبرئیلؑ نے چھتیس کوس تک زمین مکّہ کی جو کہ سنگریزوں سے بھری تھی اُسے کھود کر ملک شام میں لے جا کر
رکھدی اور اُسکے عوض میں زمین دریائے نیل کی مکّہ میں لا رکھی اور فرشتے سب اس زمین کو گرد کعبے کے سات دفعہ
طواف کروا کر اُس جگہ میں کہ جہاں سے جبرئیلؑ نے مٹی کھود کر ملک شام میں پھینکی تھی لیجا کر رکھی اور اس کا نام طائف
رکھا اسواسطے کہ سات دفعہ گرد بیت اللہ کے طواف کیا تھا اب ہر طرح کے میوہ جات طائف میں پیدا ہوتے ہیں
بعد اسکے ابراہیمؑ شام میں جا رہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ خانۂ کعبہ خراب نہ ہوگا آباد رہیگا حضرت نے مہمان
سرا بنائی اور نذر کیا کہ بغیر مہمان کے میں نہ کھاؤں گا عبادت کرنے لگے اور مسافروں کی طعام داری میں رہے ایکدن
عزرائیلؑ آدمی کی صورت بن کر آپکے پاس آئے حضرت نے پوچھا تم کون ہو کہاں سے آئے ہو انہوں نے کہا میں
عزرائیلؑ ہوں حضرت نے کہا کہ تم میری ملاقات کو آئے ہو یا جان قبض کرنے کو انہوں نے کہا میں تیری ملاقات کو
آیا ہوں اور تجھے خوشخبری دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دوست کہا حضرت نے فرمایا کہ وہ کون ہے
اور اسکی علامت کیا ہے حضرت ملک الموت نے کہا کہ اسکی علامت یہ ہے کہ مُردے کو زندہ کر سکتا ہے حضرت نے
کہا کاش کہ میں ویسا ہی ہوتا یا اُسے دیکھتا تو میں اسکے ساتھ دوستی کرتا بعد اُسکے عزرائیلؑ غائب ہوگئے روایت ہے کہ
جب ابراہیم عبادت کیا کرتے آواز تلاوت کی ایک کوس تک جاتی جو سنتا وہ کہتا خلیل اللہ کی آواز ہے اپنے خدا کی
عبادت کر رہا ہے ایک دن آپنے تمنا کی کہ خدا تعالیٰ مردے کو کیسے زندہ کرتا ہے اگر اسکو دیکھتا تو خوب ہوتا پس خدا
کی درگاہ میں عرض کی قولہ تعالیٰ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ۝ ترجمہ اور جب کہا ابراہیمؑ نے
اے ربّ دکھا مجھکو کہ کیونکر جلاتا ہے تو مردے کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ترجمہ کہا کیا تو نے یقین نہیں
کیا حضرت نے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ترجمہ حق ہے فرمانا تیرا مگر اسواسطے کہ تسکین ہو میرے
دل کو باری تعالےٰ نے فرمایا قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ
جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۝ ترجمہ فرمایا تو پکڑ چار جانور اڑنے پھر انکو

ملا اپنے ساتھ پھر ڈال ہر پہاڑ پر اُنکا ٹکڑا ایک ایک پھر بُلا اُنکو چلے آوینگے تیرے پاس دوڑتے اور جان کہ اللہ زبردست ہے حکمت والا بحکم الٰہی حضرت خلیل اللہ چار جانور لائے ایک طاؤس ایک مرغ ایک کوا ایک کبوتر انکو اپنے ساتھ ملایا کہ پہچان رہے اُنکی پھر ذبح کیا ایک پہاڑ پر چاروں کے سر رکھے ایک پر پَر ایک پر دھڑ ایک پر پاؤں پہلے بیچ میں کھڑے ہوکر ایک کو پکارا اُس کا سر اٹھکر ہوا میں کھڑا ہوا پھر دھڑ ملا پھر پَر لگے پھر پاؤں وہ دوڑتا چلا آیا اسی طرح چاروں آئے بس بار یتعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیمؑ چار جانور پکڑ مرغ طاؤس کوا اور گدھ بعض نے کہا کبوتر نہیں پس ان دونوں میں مؤرخین کا بہت اختلاف ہے سوال اس کا کیا سبب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان چار ہی مرغ کو فرمایا دوسرے جانور کا ذکر نہ کیا جواب مرغ ان چاروں سے فضیلت رکھتا ہے اور جانور نہیں رکھتے مرغ ذبح کرنے کو اسواسطے کہا کہ شہوت میں زیادہ اس سے کوئی جانور نہیں ایسا ہی تو بھی شہوت کو ترک کر اور مور کو اسواسطے کہ اسکے برابر زیبا دنیا میں کوئی پرندہ نہیں ایسا ہی تو بھی اپنی زینت اور آرائش کو دنیا کی چھوڑ دے اور کوے کے اسلئے کہ اسکے برابر حریص دنیا میں کوئی نہیں تو بھی ایسا ہی حرص دنیا کو چھوڑ اور گدھ کو اسواسطے کہ اسکی عمر پانسو برس سے زیادہ نہیں تو بھی اسکو امید زندگی کی بڑی ہے تم ایسی زندگی تھوڑی پر امید درازی کی مت کیجیو اور موت کو ہمیشہ یاد رکھیو تب حضرت ابراہیم نے اللہ کے حکم سے اُن چاروں جانوروں کو ذبح کر کے گوشت اور پوست اور ہڈی اور رگ کو ہاون دستے کوٹا اور چار گولیاں بنا کر چاروں طرف ڈالدیں اور چاروں کا سر اپنے ہاتھ میں لیکر بلایا اے جانورو اللہ کے حکم سے آؤ تب وہ گولیاں جانوروں کی ریزہ ریزہ جُدا جُدا ہوکر دھڑ بنکر حضرت خلیل اللہ کے ہاتھ میں مرغ کے سر میں مرغ کا بدن اور مور کے سر میں مور کا بدن اور کوے کے سر میں کوے کا جسم اور گدھ کا سر گدھ کے تن میں آلگا اور سب جی اُٹھے اللہ کی قدرت سے گوشت اور پوست اور رگ اور ہڈی اور پر و بال اُنکے نئے سرے سے پیدا ہوئے اور حضرت ابراہیمؑ کے ہاتھ سے اڑ گئے اور اُنکے چاروں طرف سات رات دن طواف کیا کئے پس ابراہیمؑ کو حکم ہوا کہا اے ابراہیمؑ تو نے اسمٰعیلؑ کو جیسا کہ خدا کی راہ میں دیا ویسا ہی اپنا جمیع مال و متاع بھی دے تو تو میرا بندہ خالص و مخلص زیادہ ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِذْ قَالَ لَہٗ رَبُّہٗٓ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ترجمہ جب کہا اُسکو اس کے رب نے حکم بردار ہو بولا میں حکم میں آیا جہان کے صاحب کے پس ابراہیمؑ نے اپنا مال و متاع فقیروں کو لٹوا دیا اور حضرت اولاد کی طرف سے مایوس تھے اسوقت حضرت کی عمر نوے برس کی تھی اسمیں حضرت سارہ خاتونؓ سے کوئی فرزند نہ ہوا تھا اسلئے گوسالہ کو حضرت سارہؓ نے قلادۂ زرّین پہنا بجائے فرزند کے پرورش کرنے لگیں نقل ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے سات رات دن تک مسافر کیلئے کھانا نہیں کھایا تھا تب اللہ کے حکم سے بارہ شخص جوان بنکر وے مثال غلاموں کے مزیّن ہوکر حضرت کے پاس آکر سلام کیا جواب سلام حضرت نے اُن کا ادا کیا جانا کہ یہ آدمی ہیں

حالانکہ وہ فرشتے تھے اُن کے ہاتھ پکڑ کر حضرت اپنے گھر کو لے گئے قولہ تعالیٰ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰی قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ ترجمہ اور آچکے ہمارے بھیجے ابراہیم پاس خوشخبری لیکر بولے سلام وہ بولا سلام ہے پھر دیر نہ کی کہ لے آیا ایک گائے کا بچہ تلا ہوا حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا اے سارہؓ سات دن کے بعد آج مہمان عزیز و مکرم آئے ہیں جو چیز کہ عزیز و پیاری رکھتی ہے انکے لئے لا حضرت سارہؓ بولیں اے حضرت میں اس گوسالے سے زیادہ عزیز کسی کو نہیں رکھتی ہوں اسے بمنزلہ فرزند کے میں نے پالا ہے کہو تو اسے قربانی کر کے لادوں تب حضرت نے اُسے ذبح کیا اور بریان کر کے مہمانوں کے سامنے لا رکھا اور آپ بھی مہمانوں کے ساتھ سر نیچے کئے باادب جیسا کہ چاہیئے کھانے لگے حضرت سارہ خاتونؓ پردے سے دیکھکر بولیں کہ اے حضرت تم کھاتے ہو مہمان نہیں کھاتے تب حضرت نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ مہمان کھاتے نہیں حضرت نے پوچھا کہ کیوں نہیں کھاتے اُنہوں نے جواب دیا کہ تم کو اسکی قیمت نہ دیکر کھانا درست نہیں ہے حضرت نے کہا اچھا دیجئے دے بولے کیا چاہیئے تب آپ نے فرمایا قیمت اسکی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہکر کھانا اور آخر اُسکے الحمد پڑھنا یہی قیمت ہے حضرت جبرئیلؑ نے یہ آواز دیکر کہا اے ابراہیم اس بات سے خدا تعالیٰ تم سے بہت خوش ہوا اور تمہیں دوست فرمایا اتنا کہکر بولے کہ آپ تشویش کیجئے ہم جبرئیلؑ اور میکائیلؑ اور اسرافیلؑ اور دردائیلؑ اور عزرائیلؑ اور بھی کئی فرشتے ہمارے ساتھ ہیں ہم رب العالمین کا حکم ہوا کہ پہلے تمہارے پاس جاویں کہ مہمان کیلئے سات دن ہوئے تجھے کچھ نہیں کھایا اور روزہ دار ہو اب روزہ کھولو کچھ کھاؤ کہ تمہارے افطار کروانے کو آئے تھے بعد اُسکے ہم شہرستان میں لوطؑ کے جاوینگے وہ پیغمبر مرسل ہے اُنکو وہاں کی قوم کی بلا سے نجات دینگے اور تم کو بشارت دیتا ہوں کہ تمہارے فرزند مبارک تولد ہوگا اور نام اسکا اسحاقؑ اور انکے بیٹے یعقوبؑ ہونگے اسوقت حضرت سارہؓ کھڑی تھیں اس بات کے سُنتے ہی ہنس پڑیں وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ ترجمہ اور اسکی عورت کھڑی وہ ہنس پڑی پھر ہم نے خوشخبری دی اُسکو اسحٰقؑ کے پیچھے یعقوبؑ کی تب حضرت سارہؓ بولیں قولہ تعالیٰ قَالَتْ یٰوَیْلَتٰۤی ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ ؕ قَالُوْۤا اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ترجمہ بولی اے خرابی کیا میں جنونگی اور میں بڑھیا ہوں اور یہ خاوند میرا بوڑھا یہ تو عجیب بات ہے وہ بولے کیا تعجب کرتی ہے اللہ کے حکم سے اللہ کی مہر ہے اور برکتیں تم پر اے گھر والو بولے اے سارہؓ اللہ کے کارخانہ میں تعجب نہ کر کر اسحاقؑ کی پشت سے ستّر ہزار پیغمبر پیدا ہونگے حضرت سارہؓ نے کہا اُسکے کیا آثار ہیں بولے کہ دیکھ ہڈیاں گوسالے کی جو کہ طبق میں رکھی ہیں بعد اُسکے کہا قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ اُسی وقت بچھڑا جی اُٹھا اور دوڑتا ہوا اپنی ماں کے پاس جا دودھ پینے لگا اور دوسری علامت یہ کہ ایک شاخ درخت کی سوکھی نیم سوختہ حضرت کے گھر میں تھی جبرئیلؑ نے اپنا پر اُس پر لگا فی الفور ہری ہوئی پتیاں نکلیں اور میوہ پھلا اور پختہ

ہوا تب حضرت سارہؓ کو دیا انہوں نے اُسے کھایا بعد ازاں حضرت سارہؓ سے جبرئیلؑ کہنے لگے کہ تم نے خدا کی قدرت دیکھی کہ کتنے دن کی سوکھی لکڑی ہری ہوئی میوے پھلے اور تم نے کھایا پس اللہ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں کہ تمہیں ایک فرزند دیوے کہ نام اُس کا اسحاقؑ اور اس کے بیٹے کا نام یعقوب ہو۔

## ذکر حضرت لوط علیہ السلام کا

بعد اُسکے فرشتوں نے شہرستان لوطؑ کا قصد کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میں بھی تمہارے ساتھ چلونگا وے بولے ہم اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اس شہر کے لوگوں کو ہلاک کرنے کیلئے جاتے ہیں تم ہمارے ساتھ نہ آؤ کہ عذاب کے دیکھنے کی طاقت تم میں نہ ہوگی آپنے کہا کہ خدا حافظ ہے میں تمہارے ساتھ دیکھنے آؤنگا تب حضرت خلیل اللہ اونٹ پر سوار ہو کر انہوں کے ہمراہ ہوئے جب ڈیڑھ کوس کے فاصلے پر جا پہنچے فرشتوں نے کہا کہ تم یہاں ٹھہرو آگے جانے کا حکم نہیں پس حضرت اونٹ پرسے اُتر پڑے اور عبادت میں مشغول ہوئے اور وہ شہرستان میں لوطؑ کے اس جگہ جا کر پہنچے کہ جس جگہ میں حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا تھا کہ یہاں کے لوگ بدکردار و بدفعل ہیں کہ مردوں کے ساتھ مرد اور عورتوں کے ساتھ عورتیں مرتکب ہوتی ہیں اور رہزنی سے لوگوں کا مال چھین لیتے ہیں اسوقت ابراہیمؑ نے فرمایا تھا کہ جو لوگ اس فعل میں گرفتار ہیں اُن پر غضب الہی ہوگا اور ہلاک ہوں گے اور اس بات کو خدائے تعالیٰ نے قبول کیا تاکہ ابراہیمؑ کی بات رائیگان نہ جاوے تب فرشتوں نے اللہ کے حکم سے اُن چھ شہروں کو سوائے شہر سدوم اُلٹ دیا اور اہلِ سدوم نے جب ان شہروں کے لوگوں کی بداطواریاں دیکھیں اُنکے ساتھ شادی بیاہ وغیرہ موقوف کیا اسواسطے اللہ تعالیٰ نے اہلِ سدوم کو اُن پر فضیلت دی اور نجات بخشی اور اس شہرستان میں لاکھ مرد جنگی تھے سب ہلاک ہوئے غرض وہ فرشتے لوطؑ کے گھر میں آئے اور اُنکی بیٹیوں کو سلام کیا انہوں نے جواب سلام دیا بعدہٗ جبرئیلؑ نے کہا اُنسے کہ اس شہر میں کوئی ایسا ہے کہ ہم مسافروں کو آج کی شب مہمان رکھے اور کھانا کھلاوے انہوں نے جواب دیا کہ بغیر ہمارے باپ کے اس شہر میں کوئی نہیں ذرا صبر کرو وہ عبادت سے فراغت کریں تو البتہ تمہاری کچھ خدمت کرینگے جب حضرت لوطؑ نے عبادت سے فراغت کی گھر کے دروازے پر دیکھا کہ بارہ شخص صاحب جمال کمسن بال بنائے ہوئے اور کپڑے معطر پہنے ہوئے آتے ہیں آپ اندیشہ کرنے لگے کہ مہمان میرے صاحب جمال ہیں خدانخواستہ یہ قوم اُن کیساتھ بدی کرے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هَٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ ترجمہ اور جب پہونچے ہمارے بھیجے ہوئے لوطؑ پاس خفا ہوا اُن کے آنے سے اور رک گیا جی میں اور بولا آج کا دن بڑا سخت ہے اور آئی اُس پاس قوم اُسکی دوڑتی ہوئی بے اختیار اور آگے سے کر رہے تھے بُرے کام فائدہ دو فرشتے لڑکے

بن کر گئے حضرت لوطؑ کے گھر میں چونکہ حضرت کو اُس قوم کی بدخوئیاں معلوم تھیں اس سے خفا ہوئے کہ لڑائی کرنی پڑی ناچار اُن مہمانوں کو اپنے گھر کے بھیتر لے گئے حضرت کی بیوی کافرہ تھی اس سبب سے اس قوم بدفعل کو جاکر خبر دی وہ قوم لوطی تھی پس حضرت کو حویلی میں آکے بولی اے لوطؑ وہ بارہ شخص غلام خوبرو جو آج تیرے گھر میں مہمان آئے ہیں انہیں ہمارے پاس بھیج حضرت نے اس بات کو سنکر مارے ڈر کے کہا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا قَالَ یٰقَوْمِ هٰۤؤُلَآءِ بَنَاتِیْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَیْفِیْ اَلَیْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ ترجمہ لوطؑ نے کہا اے قوم یہ بیٹیاں حاضر ہیں یہ پاک ہیں تم کو اُنسے نکاح کر دونگا پس ڈرو اللہ سے اور مت رسوا کرو مجھکو میرے مہمانوں میں کیا تم میں سے ایک مرد بھی نہیں راہ نیک پر فائدہ خلاصہ یہ ہے کہ حضرت لوطؑ کے گھر میں فرشتے مہمان بن اُترے اور قوم دیکھکر دوڑی تب لوطؑ نے اُنکے بچانے کیلئے اپنی بیٹیوں کا نکاح کر دینا اس قوم کے ساتھ قبول کیا اُنھوں نے اس پر بھی نہ مانا اور اس وقت میں زن مومنہ کو کافر سے بیاہ دینا منع نہ تھا پس کافروں نے حضرت لوطؑ کی بات نہ مانی اور گھر کے دروازے توڑ ڈالے اور کہا قولہ تعالیٰ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِیْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِیْدُ ترجمہ وے بولے تو تو جان چکا ہے ہم کو تیری بیٹیوں سے دعویٰ نہیں اور تجھکو تو معلوم ہے جو ہم چاہتے ہیں پس قوم نے کہا اے لوطؑ ہم تمہاری بیٹیوں کو نہیں مانگتے تم جانتے ہو جو ہم چاہتے ہیں تم اپنے مہمانوں کو ہمارے پاس بھیجدو حضرت نے فرمایا قولہ تعالیٰ قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِیْۤ اِلٰى رُكْنٍ شَدِیْدٍ ترجمہ حضرت لوطؑ کہنے لگے اگر مجھکو تمہارے سامنے زور ہوتا یا جا بیٹھتا کسی محکم آسرے میں یعنی اے قوم مجھے قوت ہوتی تو تمہارے ساتھ لڑتا لیکن میں نے صبر کیا اور پناہ چاہی خدا کی تمہاری شر سے میرے مہمانوں کو خدا محفوظ رکھے اور فرشتوں کو خدا کی طرف سے یہی حکم تھا کہ لوطؑ تمہارے پاس اُس قوم کی شکایتیں تین مرتبہ نہ لاویں تب تک تم ہرگز اس قوم سے بُرائی نہ کرنا اور نام اپنا نہ بتانا جب لوطؑ اپنے گھر میں گئے اُس قوم نے انکو رنج دیا اور زخمی کیا تب حضرت لوطؑ نے مہمانوں کے پاس آکر کہا کہ میں قوت برابری کی اُنکے ساتھ نہیں رکھتا کہ ان ملعونوں کی شر سے بچوں اور تمہیں بچاؤں اور انکو دفع کردوں آبدیدہ ہو کر یہ کہہ رہے تھے پھر اُن مردودوں نے آکر حضرت پر بے ادبی سے ہاتھ چلایا ناچار ہو کر ان مہمانوں کے پاس بے طاقتی سے آئے اور تیسرے نوبت میں مہمانوں نے کہا قولہ تعالیٰ قَالُوْا یٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ یَّصِلُوْۤا اِلَیْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ وَلَا یَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ اِنَّهٗ مُصِیْبُهَا مَاۤ اَصَابَهُمْ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ترجمہ مہمان بولے اے لوطؑ ہم بھیجے ہوئے ہیں تیرے ربّ کے یہ ہرگز پہونچ نہ سکیں گے تجھ تک سو نکل اپنے گھر سے کچھ رات رہے اور مُنہ موڑ کر نہ دیکھے کوئی تم سے مگر تیری عورت یوں ہی ہے کہ اُس پر پڑنا ہے جو اُن پر پڑے گا وعدے کا وقت ہے صُبح بعدہٗ مہمانوں نے ظاہر کیا کہ ہم رسول ہیں بھیجے ہوئے اللہ کے تم پاس اسلئے آئے ہیں کہ تم آج کی شب اس قوم سے

بیچ رہو کہ انپر عذاب آوے گا حضرت پوچھنے لگے کہ اول شب یا آخر شب اتنے میں وہ مردود سب آکر گھر کھودنے لگے اور قولہ تعالیٰ
اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ ترجمہ کیا صبح نہیں ہے نزدیک یعنے اے لوطؑ صبح ہوئی تم نے ہم کو کچھ نہ کیا یہ کہکر چاہا کہ فرشتوں کو
دست انداز ہوویں جبرئیلؑ نے کچھ دم کیا فی الفور طس ہو گئے یعنے آنکھ ناک منہ انکے یکساں ہو گئے جیسا کہ حق تعالیٰ نے
فرمایا وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَیْفِهٖ فَطَمَسْنَا اَعْیُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِیْ وَنُذُرِ ۔ ترجمہ اور تحقیق ارادہ
کیا اُسکے مہمانوں پر پھر کھو دیں ہم نے انکی آنکھیں اب چکھو عذاب کو میرے اور پہنچو میری مصیبت کو پھر نازل ہوا
ان پر عذاب صبح کو قولہ تعالیٰ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ فَذُوْقُوْا عَذَابِیْ وَنُذُرِ ترجمہ اور
تحقیق نازل ہوا ان پر عذاب صبح کو سویرا عذاب ٹھہر رہا تھا اب معلوم کرو میرے عذاب اور مصیبت کو پس اس قوم کی نہ
آنکھ رہی نہ ناک نہ منہ واویلا کرنے لگے اور بولے کہ لوطؑ نے جادوگروں کو اپنے گھر میں رکھا ہے بولے اے لوط کہدے اپنے
مہمانوں کو کہ ہماری آنکھیں اچھی کر دیں تو ہم ان بُرے فعلوں سے توبہ کریں تب جبرئیلؑ نے اپنا پَر اُنکے چہرے پر
مُل دیا اُسوقت آنکھ منہ ناک اُن کا درست ہو گیا پھر فرشتوں پر قصد کیا تمام بدن اُن کا خشک اور شل ہو گیا پھر
توبہ کی پھر جبرئیلؑ نے اپنا پَر اُنکی آنکھوں پر اور بدن پر مَلکر اچھا کیا بعدہٗ لوطؑ کے گھر سے نکلکر تمام دروازے شہر
کے بند کر دیئے اور بولے کل لوطؑ کے مہمانوں سے ہم اس کا بدلہ لیں گے جبرئیلؑ نے حضرت لوطؑ کو فرمایا کہ تم اپنے
عیال و اطفال کو لیکر اس شہر سے نکل جاؤ آپنے فرمایا کہ اُن مردودوں نے شہر کے دروازے بند کر دیئے ہیں تب
جبرئیلؑ نے حضرت لوطؑ کو شہر سے نکالکر حضرت خلیل اللہ کے گھر تک پہنچا دیا چونکہ لوطؑ کی جورو کافرہ تھی آپ نے اسے
چھوڑا اپنی بیٹیوں کو لے کے حضرت خلیل اللہ کے گھر میں داخل ہوئے حضرت نے اُنکو بڑی جاہ جاؤ سے رکھا بعد اسکے
جب آفتاب طلوع ہوا خدا کے حکم سے جبرئیلؑ نے اپنا پَر زمین کے نیچے دیکر شہرستان لوطؑ کو اس طریق سے اُلٹ دیا
کہ ایک پتا درخت کا اور حلقہ دروازے کا نہ ہلا اور گہوارے بھی بچوں کے لغزش نہ کئے اسی طرح ہوا پر اُڑا دیا اور آواز
اُن فرشتوں کی حضرت تک پہنچی اور اس قوم کفار کو کچھ خبر نہ ملی حضرت ابراہیمؑ اُنکی ہیبت سے بیہوش ہو گئے اُسوقت جبرئیلؑ
نے اُنکے تسلی دی گودی میں لیا تب ہوش میں آئے قولہ تعالیٰ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا
عَلَیْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍ مَّنْضُوْدٍ ترجمہ جب پہنچا حکم ہمارا کر ڈالی وہ بستی اوپر نیچے اور برسائی ہم نے اُس پر پتھر پالا
کنکر کی تہ بتہ لوطؑ یہ حال دیکھکر تاسف و زاری کرنے لگے شہر کو دیکھا خراب ہو گیا اور ہر ایک کے گلے میں لعنت کا طوق
پڑا ہوا اور اُس پر نام اُس کا لکھا ہوا قولہ تعالیٰ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا هِیَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بِبَعِیْدٍ ترجمہ نشان کئے
ہوئے نزدیک پروردگار تیرے کے اور نہیں ہے وہ ظالموں سے دور ابراہیمؑ نے حضرت جبرئیلؑ سے پوچھا کہ اس
قوم کا کونسی جا ٹھکانا ہے وہ بولے سات طبق زمین کے نیچے دوزخ ہاویہ میں جا رہیں گے حشر کو انصاف کر کے

اس دوزخ میں ڈالے جائینگے اس بات کو سنکر حضرت خلیل اللہ عبادت میں مشغول ہوئے پس حضرت کے چار بیٹے تھے
حضرت اسمٰعیلؑ بی بی ہاجرہؓ کے بطن سے اور حضرت اسحاقؑ اور مدینؑ اور مدائن بی بی سارہؓ کے بطن سے تھے اور
اسمٰعیلؑ کے ایک بیٹے تھے توریت میں لکھا ہے کہ بارہ بیٹے تھے نام اُنکا قیدار چالیس گز لمبے سات گز موٹے اور چوڑے
عرب کے سلطان تھے تمام عرب اُنکا مطیع تھا اور حضرت اسحاقؑ کے دو بیٹے عیص اور یعقوبؑ اور مدائن کے ایک
بیٹے نام اُن کا شعیبؑ تھا اور مدین کے بیٹے عجم کے بادشاہ تھے پس جب ابراہیمؑ کی عمر ایکسو تیئیس برس کی ہوئی موت
نزدیک آئی چونکہ حضرت موت سے ہمیشہ ڈرتے تھے اسلئے حق تعالیٰ نے چاہا کہ اُن کی موت اُنکی مرضی کے موافق
کیجاوے تب ایک بوڑھا مہمان اُنکے پاس بھیجا حضرت نے اُسے کھانا لا دیا وہ مارے ضعف کے کھانا نہ کھا سکا
حضرتؑ نے اس سے پوچھا کہ آپ کا سن شریف کسقدر رہے اس نے کہا ایکسو تیئیس برس تب حضرت افسوس کرنے لگے کہ
مجھکو بھی شاید اس سن وسال میں یہ حال گذرے ابھی تو میری عمر اس سے دس برس کم ہے تب کہا یا الٰہی میں اپنی
عمر اس سے زیادہ نہیں مانگتا ہوں اسکے بعد چاروں بیٹوں کو بلا کر وصیت کی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَوَصّٰی بِهَآ
اِبْرٰهِيْمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ترجمہ اور
یہی وصیت کر گیا ابراہیم اپنے بیٹوں کو اور یعقوبؑ اے بیٹو اللہ نے چن کر دیا ہے تم کو دین پھر نہ مرنا مگر مسلمانی پر کہ
خدائے تعالیٰ نے اس دین کو دین اسلام فرمایا اور میں نے تم کو سنادیا حضرت اسمٰعیلؑ نے کہا یا خلیل اللہ خدائے تعالیٰ نے آپکو کس کام
کے سبب نبوت اور خلافت دی فرمایا دنیا میں تین کام سے اوّل میں نے غم روزی کا نہ کیا کہ کل کیا کھاؤں گا اور دوسرا
بغیر مہمان کے کھانے کو نہ کھایا اور تیسرا یہ کہ جب کوئی کام دنیا و آخرت کا آپڑتا تو پہلے آخرت کا کام کرتا پیچھے دنیا کا یہ
تین کام کے سبب سے اللہ نے مجھکو خلافت و کرامت بخشی بمصداق اس آیت کے وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا
ترجمہ اور اللہ نے کرلیا ابراہیمؑ کو دوست اپنا یہ وصیت کرکے انتقال فرمایا اور وہاں مدفون ہوئے بعد اُسکے بیٹے
سب اپنے اپنے مقام پر چار ہے تب حضرت اسمٰعیلؑ نے اسحاقؑ سے کہا کہ مجھے کچھ باپ کی شے سے حصّہ دو کہ نشان و
تبرک باپ کا رہے اسحاقؑ نے کہا کہ تم ہماری برابر نہیں ہو محروم المیراث ہو تمہیں باپ کا حصّہ نہیں ملے گا اس بات کو
سنکر حضرت اسمٰعیل کچھ رنجیدہ ہوئے اتنے میں جبرئیلؑ نے آکر حضرت اسحاقؑ کو کہا کہ تو اسمٰعیلؑ پر فوقیت مت کر کہ محمد
مصطفٰے سید عالم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی پشت سے ہووینگے اور سب مومن ان کی پشت سے اور
تمہاری پشت سے تمام جہود اور گمراہ پیدا ہونگے اور تمہاری اولاد کو اُنکی اولاد ہمیشہ ذلیل و خوار رکھیں گے اور بے
نکاح اُنپر لونڈیاں حلال ہو دینگی اس بات کو سنکر حضرت اسحاقؑ اتنا روئے کہ اُنکی آنکھوں میں چھالے پڑگئے اور
نابینا ہوئے اُسکے دو برس کے بعد جبرئیلؑ نے آکر کہا کہ اے اسحاقؑ تجھکو میں خدا کی طرف سے بشارت دیتا ہوں

کہ تیری پشت سے چار ہزار پیغمبر پیدا کرے گا اور ایک ان میں سے موسیٰ پیغمبر ہوگا وہ خدا کے ساتھ بات کریں گے اور لقب اُن کا کلیم اللہ ہوگا اور چاہو تو خدا تمہیں بینا کرے یا ویسا ہی رہے تو قیامت کے دن آنکھیں کھلیں گی خدا کا دیدار ہمیشہ دیکھو گے اسحاقؑ نے کہا کہ میں آنکھیں اپنی نہیں مانگتا ہوں مگر قیامت کے دن خدا تعالیٰ مجھ کو دیدار دکھاوے پس حضرت کے دو بیٹے تھے عیص اور یعقوبؑ جب یہ دونوں بڑے ہوئے حضرت نے انتقال فرمایا اور اپنے والد کے قبر کے پاس دفن ہوئے۔

## قصہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا

حضرت اسمٰعیلؑ ہر سال مکے شریف سے اپنے والد بزرگ کی قبر کی زیارت کو شام میں جاتے حضرت اسحاقؑ اور دوسرے بھائیوں کو دیکھ کے پھر مکے شریف میں تشریف لاتے اور حضرت کی بی بی مکے کے شریفوں میں سے تھیں ان سے بارہ بیٹے تولد ہوئے ایک روز حق تعالیٰ سے ارشاد ہوا کہ اے اسمٰعیلؑ مغرب کی زمین میں جاو وہاں کے بت پرستوں کو اللہ کیطرف بلا تب حضرت نے اللہ کے حکم سے وہاں جاکے پچاس برس تک خلق اللہ کو ہدایت کی یہانتک کہ تمام بت پرست مومن ہوگئے قولہ تعالیٰ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا ۝ وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَوٰةِ وَالزَّكَوٰةِ وَكَانَ عِندَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا ترجمہ اور مذکور کر کتاب میں اسمٰعیلؑ کا کہ وہ تھا وعدے کا سچا اور تھا رسول نبی اور حکم کرتا اپنے گھر والوں کو صلوٰۃ اور زکوٰۃ کا اور تھا اپنے رب کے پاس پسند یعنی حضرت اسمٰعیلؑ نے ایک شخص سے وعدہ کیا تھا کہ جبتک تو آوے میں اسی جگہ پر ہونگا وہ شخص ایک برس نہ آیا حضرت ایک برس تک اسی جگہ پر اُسکے منتظر رہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے انکو صادق الوعد فرمایا اور عمر حضرت کی ایکسو تیس برس کی ہوئی تھی آخر عمر تک مکے میں رہے بعضوں نے کہا کہ آخر عمر مکے سے شام کو تشریف لے گئے اور دیکھا حضرت اسحاقؑ کو نابینا دو بیٹے اُنسے تولد ہوئے عیص اور یعقوبؑ اور آپ کی ایک بیٹی تھی نام اس کا تسمیہ اُسے حضرت عیص کیساتھ بیاہ کردیا اور حضرت اسحاقؑ کو وصیت کرکے پھر مکے میں تشریف لے گئے بعد ایک برس کے انتقال فرمایا حضرت ہاجرہ کے پہلو میں دفن کئے گئے بعدہ سب بیٹے اُنکے ہر ایک ملک میں متفرق ہوگئے مگر ثابت اور قیذار دونوں بیٹے مکے میں رہ گئے بیشتر اہل عرب و حجاز اُن کی نسل سے ہیں

## قصہ حضرت اسحاق و یعقوب علیہما السلام کا

خبر ہے کہ حضرت اسحاقؑ نے بعد حضرت اسمٰعیلؑ کے وفات پائی اُنکی عمر ایک سو ساٹھ برس کی تھی حق تعالیٰ نے اُن کو پیغمبر

کر کے بھیجا اہل کنعان پر اور بی بی آپ کی اہل کنعان کے سردار کی بیٹی تھیں اُنسے دو بیٹے پیدا ہوئے عیص اور یعقوب
وجہ تسمیہ یعقوب کی یہ ہے کہ عیص کے عقب یعنی پیچھے تولد ہوئے جب دونوں حضرات بڑے ہوئے حضرت اسحاقؑ نے عیص کو
اسمٰعیلؑ کی بیٹی سے شادی کر دی اور حضرت یعقوبؑ کو کہا کہ تم کو کنعان کے سردار کی بیٹی سے بیاہ دونگا اور اُنکی ماں
نے کہا کہ تمہارے ماموں کی بیٹی سے تمہاری شادی کر دونگی کہ وہ بڑا مالدار ہے ملک شام میں اسکے برابر کوئی نہیں
یعقوبؑ اسبات کو سُنکر تعلل کرتے تھے کہ شادی نہیں کرونگا اور حضرت عیصؑ کو اسحاقؑ بہت چاہتے تھے وہ اکثر اوقات
شکار کرتے تھے یعقوبؑ نہیں کرتے ایک روز حالت ضعیفی میں حضرت اسحاقؑ نے عیصؑ سے کہا کہ ایک بکری جنگلی یا
ہرن شکار کر کے کباب اُسکے مجھے کھلا تو میں دُعا کرونگا کہ خدائیتعالیٰ تجھکو پیغمبری دیوے تب عیص تیر و کمان لیکر
باپ کے لئے شکار کو نکلے اُنکی ماں یعقوبؑ کو زیادہ پیار کرتی تھیں بولیں کہ ایک بکری موٹی تازی اپنی لاکر ذبح کر کے
کباب بنا کے جلدی سے اپنے باپ کو کھلا تو تجھے دُعا کرے تب یعقوبؑ نے اپنی والدہ کے فرمانے سے ایک بکری ذبح
کر کے جلدی جلدی کباب بنا کے لادیا حضرت تو آنکھوں سے معذور تھے بوئے کباب پا کے بولے کون لایا ہے حضرت
یعقوبؑ کی ماں نے کہا عیصؑ لایا ہے فرمایا کہ سامنے لاؤ حضرت یعقوبؑ نے سامنے لادیا جب حضرت اُسے کھا کے خوش ہوئے
تب یعقوبؑ کی ماں نے کہا یا حضرت آپ گوشت کھلانیوالے کو دعا کیجئے تب حضرت نے یہ دعا فرمائی یارب مجھے جس بیٹے نے
یہ گوشت کھلایا ہے اُسکو اور اسکی اولاد کو پیغمبر کیجیو بعد اُسکے حضرت عیصؑ شکار سے آئے کباب بنا کے حضرت کے سامنے
رکھدیا تب حضرت اسحاق علیہ السّلام کو معلوم ہوا کہ میری بی بی نے حیلہ کر کے یعقوبؑ کے ہاتھ سے کباب کھلایا اور اُسکے
حق میں دعا کہوائی کہ اُسے بہت چاہتی تھیں پس حضرت نے کہا اے عیصؑ تیری دُعا یعقوبؑ نے لی عیصؑ نے اس بات
کو سنکر طیش میں آکر کہا کہ یعقوبؑ کو مار ڈالونگا تب حضرت اسحاقؑ نے اس سے کہا کہ مت مار تیرے لئے بھی میں دُعا کرونگا
کہ تیری نسل سے خلائق بہت پیدا ہو تب حضرت کی دعا سے عیصؑ کی اولاد بڑھی مغرب اور اسکندریہ اور کنارے
دریا کے انکی اولاد پھیل گئی ایک بیٹے کا نام روم تھا اب جس کا نام شہر روم ہے اسکو استنبول بھی کہتے ہیں اُنہوں
نے وہ بسایا پس روم کی نسبت اُن ہی کی طرف ہے اور آن ہی کی اولاد بہت ہے پس حضرت اسحاقؑ نے بعد ایکسو ساٹھ
برس کے وفات پائی اور اپنی والدہ سارہؑ خاتون کی قبر کے پاس مدفون ہوئے بعد اُسکے یعقوبؑ ڈر گئے کہ مبادا عیصؑ
مجھکو نہ مار ڈالے مارے خوف کے دن کو چھپے رہتے شب کو نکلتے اسی طرح ایک برس گذرا بعد اُسکے ایک روز اُنکی
ماں نے کہا کہ تم اپنے ماموں کے پاس شام میں جا رہو وہ وہاں کا رئیس اور بڑا مالدار ہے اسکی بیٹی سے تجھے بیاہ
دونگی اور اپنے باپ کی وصیت بجا لا یہاں مت رہ تو تیری جان بچے تب حضرت یعقوبؑ کنعان سے رات ہی رات
کو نکلکر شام کی طرف چلے گئے چونکہ یعقوب علیہ السّلام رات کو نکل گئے تھے اسلئے نام اُن کا اسرائیل رہا وجہ تسمیہ اسرائیل

کی شب کو نکلنے کے باعث ہوئی اور یعقوبؑ کا نام بسبب عقب ہونے عیصؑ کے ہوا یہ حال توریت میں بھی مرقوم ہے پس دونوں
نام کی وجہ تسمیہ معلوم ہوئی جب اپنے ماموں کے پاس جا پہونچے اُنہوں نے تسلّی دیکر کہا کہ تم یہاں رہو اور بہت پیار کرنے
لگے دو بیٹیاں اُن کی تھیں بڑی بیٹی کا نام لیا اور چھوٹی کا نام راحیل تھا لیکن راحیل خوبصورت تھی حضرت یعقوبؑ
نے اپنے ماموں سے کہا کہ راحیل کو بیاہ دو میرے ساتھ کیونکہ میرے باپ کی وصیت ہے کہ تم اپنے ماموں کی بیٹی
سے شادی کیجیو تب اُسنے کہا کہ تمہارے باپ کی کوئی شئے تمہارے پاس نہیں ہے اپنی بیٹی کو تمہیں کیونکر دوں دَینِ مہر
کہاں سے دوگے اگرچہ مجھکو دولت ہے حضرت نے فرمایا میرے پاس کچھ نہیں مگر چند سال تمہاری بکریاں چرا کر
اسکی مزدوری سے دَینِ مہر دوں گا تب ماموں نے اُنکے کہا تم کس کو مانگتے ہو حضرت نے فرمایا راحیل کو پس دونوں میں
شرط ہوئی کہ یعقوب سات برس میری بکریاں چرا کر راحیل کے ساتھ شادی کرینگے جب سات برس گذرے تب یعقوبؑ
نے راحیل کی درخواست کی تب اُنکے ماموں نے بڑی کو کہ نام اس کا لیا تھا شب کو خلوت میں یعقوبؑ کے سپرد کیا حالانکہ
شرط شادی کی راحیل سے تھی دوسرے دن ماموں کے پاس جاکر بولے کہ میں لیا کو نہیں چاہتا راحیل کی درخواست
کی تھی اُسے چاہتا ہوں اُس نے کہا کہ وہ بدصورت ہے اور لوگ کیا کہیں گے کہ بڑی بیٹی کو گھر میں رکھ کے چھوٹی بیٹی کو
بیاہ دیا اور بڑی گھر میں رہی یہ بڑا عیب ہے اگر راحیل کو چاہتے ہو تو سات برس پھر بکریاں چراؤ اُس زمانے میں دو بہنوں
کو ایک شخص سے بیاہ دینا جائز تھا حضرت ابراہیمؑ کے ایام سے تا نزولِ توریت موسیٰؑ پر بعد اسکے توریت اور قرآن میں
دو بہنوں کو جمع کرنا حرام ہوا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ
ترجمہ اور اکھٹے نہ کرو دو بہنوں کو مگر جو آگے ہو چکا پس یعقوبؑ نے اور بھی سات برس ماموں کی بکریاں چرائیں تب
انکی راحیل سے شادی کردی اور مال و اسباب سب بہت دیکر دونوں بیٹیوں اور داماد کو اپنے پاس رکھا بی بی لیا
کے بطن سے چھ بیٹے تولد ہوئے روبیں شمعون لیوی یہودا اسخار زبولون یہ نام توریت میں بھی ہیں اور ایک مدت تک
بی بی راحیل سے اولاد نہ ہوئی انکی ایک لونڈی تھی زلفی نام اسے حضرت یعقوبؑ کی خدمت میں دیا اُس سے دو بیٹے
پیدا ہوئے دان اور نفتالی اور بی بی لیا نے بھی اسی پر رشک کرکے حضرت کو ایک لونڈی دی اُس سے بھی دو بیٹے پیدا
ہوئے کاد اور اشیر نام تھا بعد اسکے بی بی راحیل سے حضرت یوسف علیہ السّلام تولد ہوئے جمال صورت ایسا تھا کہ جس کا
وصف اللہ نے قرآن مجید میں بیان فرمایا پس حضرت یوسفؑ سمیت حضرت یعقوبؑ کے گھر میں گیارہ بیٹے تولد ہوئے سب
بیٹوں سے یوسفؑ کو زیادہ پیار کرتے ایک گھڑی آنکھوں سے جدا نہ کرتے اور یعقوبؑ کنعان سے شام میں ماموں کے پاس
جب گئے اسکے اکیس برس کے بعد یوسفؑ پیدا ہوئے مال و اولاد حضرت کو اللہ نے بہت عنایت کیا تھا تب کنعان کا قصد
کیا کہ اپنی والدہ کو جاکے دیکھیں اور ان کی خدمت شریف سے مشرف ہوویں پس اپنے ماموں سے اجازت مانگی اُنہے

بموجب کہنے کے مال و اسباب بہت سا دیکر دو بیٹیوں کو ہمراہ کر دیا یعقوبؑ دونوں قبیلے اور دونوں حرم اور گیارہ بیٹے اور مال و اسباب اور بہت چارپائے لیکر کنعان کو چلے راہ میں یہ اندیشہ کرتے تھے کہ ہنوز عداوت و غصہ عیصؑ کے دل سے نہ گیا ہو شاید مجھکو مار ڈالے تب جاتے جاتے کنعان کے پاس جب پہنچے اتفاقاً حضرت عیصؑ میدان کیطرف شکار کو نکلے تھے راہ میں ملاقات ہوئی انکو حضرت یعقوبؑ نے دور سے پہچانا تب اپنے نوکر چاکر غلام خدمتگاروں کو کہدیا کہ اگر یہ شخص تم لوگوں سے پوچھے کہ یہ مال و اسباب کس کا ہے تو تم کہیو کہ عیصؑ کا ایک غلام تھا اس کا نام یعقوبؑ ملک شام میں گیا تھا اُس کا اسباب ہے اور یعقوبؑ ڈر کے مارے اپنے قافلے کے اندر چھپے ہوئے آتے تھے جب بکریوں کے سائبان میں آپہنچے تو عیصؑ نے پوچھا یہ بکری خانہ کس کا ہے سبھوں نے کہا کہ عیصؑ کا غلام یعقوبؑ جو شام میں گیا تھا اُسی کا ہے جب عیصؑ نے یعقوبؑ کا نام سُنا آبدیدہ ہو کر کہنے لگے کہ عیصؑ کا یعقوبؑ غلام نہیں اُسکا بھائی ہے اسکی جان سے زیادہ ہے سبھوں نے کہا کہ یعقوبؑ شام میں یہی کہتے تھے کہ عیص کا غلام ہوں جب یعقوبؑ نے دور سے دیکھا کہ عیصؑ آبدیدہ ہوئے تب آکر بغلگیر ہوئے گودی میں لیا اور دونوں زار زار روئے اُس دن ہالسؔ منزل کر کے دوسرے دن گھر میں تشریف لائے بعد ایک برس کے راحیل سے اور ایک بیٹا تولد ہوا اُسکا نام بنیامین رکھا بعد تولد ہونے کے انکی ماں نے انتقال فرمایا تب بی بی لیا نے بنیامین کو پرورش کیا اور اپنے بیٹوں اور حضرت یوسفؑ سے زیادہ پیار کرتیں حضرت یعقوبؑ کے بارہ بیٹے پیدا ہونے کے بعد حق تعالٰے نے انکو پیغمبری دی تب کنعان میں بہت خلق اللہ انپر ایمان لائی اور ہدایت پائی جب عیصؑ کو انکی پیغمبری کی دلیل پہنچی یقین ہوا تب انکے ساتھ ایک جگہ میں رہنے کا اتفاق نہ ہوا عیصؑ نے کہا اے بھائی مجھے یہاں ایک مدت گذری اور تم ابتک غربت میں رہے اب تم یہاں بود و باش کرو کہ تم اس سرزمین کے پیغمبر ہو میں کہیں جا رہوں گا جب حضرت عیص کی اولاد بہت ہوئی تمام ملکوں میں نکل گئی ایک بیٹے کا نام روم تھا ان کو لیکر حضرت عیص رخصت ہو کر اُس جگہ جا پہنچے کہ اب جس کو روم کہتے ہیں وہاں جاکر انتقال فرمایا اور بیٹے اُن کے وہاں رہے اولاد انکی بہت ہوئی مروی ہے بعض سے کہ عیص کی نسل سے بجز ایوبؑ کے کوئی پیغمبر نہ ہوا اور تمام پیغمبر یعقوبؑ کی نسل سے تھے۔

## قصّہ حضرت یوسف علیہ السّلام کا

حق سُبحانہ تعالٰی نے حضرت یوسفؑ کے قصّے کو قرآن شریف میں احسن القصص کر کے بیان فرمایا ہے اور ہمارے رسُول خدا صلے اللہ و آلہ وسلم کو اس قصّے سے خوب آگاہ فرمایا جیسا کہ قولہ تعالٰی نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ هَٰذَا الْقُرْآنَ وَإِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الْغَافِلِيْنَ ترجمہ ہم بیان کرتے ہیں تیرے پاس بہتر

بیان اسواسطے کہ بھیجا ہم نے تیری طرف یہ قرآن اور تو تھا پہلے اس سے بیخبروں میں علمانے اس میں اختلاف کیا ہے کہ حق تعالیٰ نے اس قصّے کو سب قصّوں سے قرآن شریف کے بہتر قصہ کیوں فرمایا ہے بعضوں نے کہا کہ یہ قصہ سب پیغمبروں کے قصّے سے اَحسن ہے اور بعض نے کہا کہ صبر جمیل یعقوبؑ کا قرآن شریف میں مذکور ہے کہ صبر سب سے بہتر ہے اسلئے حقتعالیٰ نے اس قصّے کو احسن کہا اور بعض نے کہا کہ پہلی باتیں خواب کی تھیں اتنی تمام حقیقتیں اسمیں بیان ہوئیں اور سورۂ یوسف نازل ہونیکا سبب یہ تھا کہ اکثر وزسات یہودیوں نے آکے حضرت عمر بن خطابؓ سے مباحثہ کیا یعنی یہودیوں نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ ہماری توریت بہتر ہے تمہارے قرآن سے اور حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہمارا قرآن شریف بہتر ہے تمہاری توریت سے۔ یہودیوں نے کہا کہ حضرت یوسفؑ کا قصہ توریت میں مذکور ہے قرآن شریف میں نہیں اور حالانکہ وہ بہتر قصّوں میں سے ہے حضرت عمر اسبات کو سنکر دلگیر ہوئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حال مناظرے کا بیان کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکے جواب سے متفکر ہوئے اتنے میں جبرئیلؑ امین بحکم رب العالمین حضرت سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آپہونچے اور قصہ حضرت یوسفؑ کا بیان فرمایا قصّے کا شروع یہ تھا کہ جب یعقوب علیہ السلام بعد مُدّت کے شام سے کنعان میں تشریف لائے اور یہاں مقیم ہوئے بی بی راحیل یعنے حضرت یوسفؑ کی والدہ نے بعد تولّد ہونے بنیامین کے فوت کی اس وقت حضرت یوسفؑ کی عمر پانچ برس کی تھی گیارہ بھائیوں سے وہ بہت خوبصورت تھے یعقوبؑ اُنکو سب بیٹوں سے زیادہ پیار کرتے تھے بنیامین شیر خوار تھے انکی خالہ لیا نے انکو پرورش کیا اور یعقوبؑ کی ایک بہن تھیں ایک دن انہوں نے یعقوبؑ کے ہاں جا کر سب بیٹوں کو اُنکے دیکھا پر اُنکو کسی پر پیار نہ آیا مگر حضرت یوسفؑ پر فریفتہ ہوئیں تب یعقوبؑ سے کہا کہ تم کثیر اولاد ہو اور تمہاری ایک بی بی ہے خدمت سب بیٹوں کی ایک سے نہیں ہو سکتی یوسفؑ کو مجھے دو ہم اس کی خدمت اور پرورش کرینگے یعقوبؑ نے بہن کے فرمانے سے حضرت یوسفؑ کو اُنکے سپرد کیا تب وہ یوسف کو اپنے گھر لے گئیں اور ناز و نعمت سے پرورش کرنے لگیں اُنکے لئے ہر گھڑی یعقوبؑ کا دل تڑپتا رہتا تھا اور بہن کے گھر جا جا کے دیکھ آتے تھے اسی طرح روز بروز حضرت یعقوبؑ کی محبت یوسفؑ پر زیادہ بڑھنے لگی تب بہن سے کہا کہ میں بغیر یوسفؑ کے ایک ساعت نہیں رہ سکتا ہوں میرے پاس اُسے بھیجدو تب اُنکے ہمشیرہ نے جواب دیا کہ میں بھی بے اُسکے رہ نہیں سکتی ہوں اسمیں حضرت نے فرمایا کہ یوسفؑ ایک ہفتہ تمہارے پاس رہے اور ایک ہفتہ میرے پاس اُنہوں نے کہا کہ اچھا پہلا ہفتہ میرے پاس رہے تب حضرت نے قبول کیا اور ایک دن کا ذکر ہے کہ ابراہیم خلیل اللہؑ کا ایک کمربند تھا حضرت یعقوبؑ کی بڑی بہن کو وہ کمربند دادا کی میراث سے اُنکے حصّے میں پہنچا تھا اور وہی کمربند دوال سے ابراہیمؑ نے وقت قربانی اسمٰعیل کے ہاتھ پاؤں باندھے تھے جب یوسفؑ پھپی کے گھر میں سات دن رہے اُسکے بعد حضرت یعقوبؑ نے اُنکو طلب کیا تب اُنکی بہن نے ایک حیلہ سازی کی تاکہ یوسفؑ کو اُن کا باپ نہ لے جاسکے وہ کمربند

حضرت یوسفؑ کی کمر میں چھپا کے کپڑے کے تلے باندھ دیا تھا کہ حضرت یوسفؑ کو کسی بہانے سے چور بنا کے پھر اپنے گھر میں لے آؤں اُن ایام میں ابراہیم کی ملت و دین میں ایسا حکم تھا کہ جو کوئی کسی کی چیز چرا تا اور وہ پکڑا جاتا تو وہ شخص صاحب مال کا غلام ہوتا پس بعد سات دن کے حضرت یعقوبؑ نے یوسفؑ کو منگوا لیا پھر انکی پھپھی نے حیلہ کر کے یعقوبؑ کے پاس آکر کہا کہ کمر بند میرے باپ کا کیا ہوا یقین ہے کہ یوسفؑ کے ہمراہ جو لوگ تھے اُنہوں نے چرایا ہے سب کو تم حاضر کرو جھوٹھ موٹھ پوچھ پاچھ کر حضرت یوسفؑ کے پاس جا کر اُنکی کمر سے کمر بند جھٹ کھول ڈالا اور کہا کہ یوسفؑ میرے پاس مجرم ہوا اب دس برس قید رہے اور خدمت کرے تب یعقوبؑ نے خجل ہو کر اپنی بہن کو یوسفؑ کے لے جانے کی رضا دی بعد دو برس کے خواہر نے انکی وفات کے بعد اُسکے حضرت یعقوبؑ یوسفؑ کو گھر میں لائے اور سب فرزندوں سے زیادہ حضرت یوسفؑ کو عزیز رکھتے تھے ایک دن حضرت یوسف نے اپنے والد سے یہ بیان کیا کہ میں نے شب گذشتہ کو خواب میں دیکھا ہے کہ آفتاب اور ماہتاب اور گیارہ ستاروں نے آسمان سے اُتر کے مجھے سجدہ کیا جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

اِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْهِ یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ ترجمہ جسوقت کہا یوسفؑ نے اپنے باپ کو اے باپ میں نے دیکھا کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند نے مجھے سجدہ کیا یعقوبؑ نے جب معلوم کیا کہ بھائی سب الکو ذلیل کرینگے تب کہا ان سے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قَالَ یٰبُنَیَّ لَا تَقْصُصْ رُءْیَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ فَیَكِیْدُوْا لَكَ كَیْدًا اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ترجمہ کہا یعقوبؑ نے اے بیٹے مت بیان کر خواب اپنا اپنے بھائیوں پاس پھر وہ بنا دینگے البتہ تیرے واسطے کچھ فریب البتہ شیطان ہے انسان کا صریح دشمن یعنے اسکی تعبیر ظاہر سنتے ہی سمجھ لینگے بارہ بھائی تھے ایک باپ اور چار ماؤں سے اور ان کی طرف محتاج ہوئے پھر شیطان نے اُنکے دل میں حسد ڈالا حضرت یعقوب نے تعبیر خواب یوسفؑ سے کہی قولہ تعالیٰ وَ كَذٰلِكَ یَجْتَبِیْكَ رَبُّكَ وَ یُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ وَ یُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكَ وَ عَلٰۤى اٰلِ یَعْقُوْبَ كَمَاۤ اَتَمَّهَا عَلٰۤى اَبَوَیْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَ اِنَّ رَبَّكَ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ترجمہ اور اسی طرح نوازیگا تجھکو تیرا رب اور سکھا دے گا تجھکو کل بٹھانی باتوں کی یعنی تعبیر خوابوں کی اور پورا کرے گا اپنا انعام تجھپر اور یعقوبؑ کے گھر پر جیسا پورا کیا ہے تیرے دو باپوں پہلے سے یعنے دو دادے ابراہیم اور اسحاق علیہما السلام پر البتہ تیرا رب خبردار ہے اور حکمت والا یعنے نوازش اللہ کی سجدے سے سمجھ لو اور کل بٹھانی باتوں کی اسمیں داخل ہے خواب کی تعبیر انکی ذہن کی رسائی سے اور لیاقت سے کہ ایسا خواب مناسب دیکھا چھوٹی عمر میں ابراہیم اور اسحاقؑ کا نام لیا اور نام اپنا نہیں لیا عاجزی سے پس یہ تعبیر خواب بھائیوں نے سُنی تب حسد کرنے لگے اور بولے قولہ تعالیٰ اِذْ قَالُوْا لَیُوْسُفُ وَ اَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰۤى اَبِیْنَا مِنَّا وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّ اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنِ ترجمہ اور جب کہنے لگے اُن کے بھائی البتہ

یوسفؑ اور اُس کا بھائی زیادہ پیارا ہے ہمارے باپ کو ہم سے اور ہم قوت کے لوگ ہیں البتہ ہمارا باپ خطا مبین ہے صریح اور ہم وقت پر کام آنے والے ہیں اور یہ لڑکا چھوٹا اور ایک بھائی اس کا سگا ہے اور سب سوتیلے یہ باتیں حالت نابالغی میں کہی تھیں کسی وجہ سے اُن پر طعنہ درست نہیں سب بھائی انکے نبی ہوئے اور بڑا مرتبہ پایا لیکن ابتدا میں سبھوں نے رنج اٹھائے اپنے باپ اور بھائی کے اور کہنے لگے قولہ تعالیٰ اُقْتُلُوا یُوْسُفَ اَوِاطْرَحُوْهُ اَرْضًا یَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِیْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ ترجمہ بھائیوں نے آپس میں صلاح کی کہ مار ڈالو یوسف کو یا پھینک دو کسی ملک میں کہ اکیلا رہے تاکہ تم پر توجہ ہو تمہارے باپ کی ادھر ہو رہیو اسکے پیچھے نیک لوگ یعنے اُن کے بھائیوں نے کہا کہ مار ڈالو یا کسی کنوئیں میں پھینک دو کہ اسکو باپ نہ دیکھے اور توبہ کرو اور مطیع باپ کے رہیو تاکہ خدا تعالیٰ ہم کو عفو کرے اُن میں ایک بھائی کا نام یہودا تھا سب اُسکے تابعدار تھے اُس نے کہا کہ مت مارو چنانچہ قولہ تعالیٰ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا یُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ یَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّیَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ترجمہ بولا ایک بولنے والا مت مارو یوسفؑ کو اور پھینک دو اُس کو گمنام کنوئیں میں کہ اٹھالے جاوے اُس کو کوئی مسافر اگر تم کو کرنا ہے اُنکے بڑے نے کہا کہ مار ڈالنا بڑا گناہ ہے لیکن راہ کے کنارے میدان کے کسی کنوئیں میں ڈال دینا صلاح ہے تاکہ کوئی سوداگر پانی کے لئے کنوئیں پر آئے گا اُسے اُٹھا کر کسی ملک میں اس ملک سے باپ کی نظروں سے دُور لے جا پھینکے گا تو ہم بدنامی اور خون ناحق سے رہائی پائینگے تب سبھوں نے ایک جا جمع ہوکر صلاح و مشورت کی کہ یوسفؑ کو کیونکر باپ کے سامنے سے دور لیجاویں جو دل کا مقصد بر آوے ہر چند کہ اپنے باپ کو سمجھاتے تھے کہ یوسفؑ عزیز کو ہمارے ہمراہ کر دو کہ میدان میں جا کر کھیل دکھاویں حضرت قبول نہیں کرتے تھے سبھوں نے اتفاق کیا کہ یوسفؑ کو فریب دیا چاہیئے تو خود باپ کو بولے گا تب سبھوں نے یوسفؑ سے کہا کہ اے پیارے بھائی سیر اور تماشا میدان کا ہمارے ساتھ دیکھنے چلو تو خوب تماشا اور کھیل میدان میں تمہیں دکھاویں اور بکری کا دودھ دوہکے پلاویں یوسفؑ نے کہا کہ میں تو جانا چاہتا ہوں لیکن باپ کا حکم نہیں کیونکر جاؤں اُنہوں نے کہا کہ تم باپ کے پاس جا کر بولو البتہ حکم دینگے تب اُن کے بھائیوں نے ان کے سر کے بالوں میں کنگھی کر کے باپ کے پاس بھیجدیا حضرت نے دیکھکر انہیں گودی میں اٹھالیا اور ان کے سر و چشم پر بوسہ دیا حضرت یوسفؑ بھی اپنے باپ کے ہاتھ پاؤں چوم کے کہنے لگے اے بابا جان میں بھائیوں کیساتھ میدان میں جانا چاہتا ہوں کہ سیر میدان کی کروں اور تماشا دیکھوں اور بکری کا دودھ پیوں اگر حضور کی اجازت ہو تو جاؤں دل خوش کر آؤں حضرت نے کہا کہ نعم یہ بات اُنکے بھائیوں نے سنی کہ حضرت یوسفؑ کے جواب میں والد نے نعم کہا اور اذن دیا تب یہودا سے سبھوں نے کہا کہ باپ سے جا کر اجازت مانگو اس نے کہا کہ تم ہمارے ساتھ عہد کرو کہ یوسفؑ کو نہ مارو گے تب ہم جا کے بولینگے سب نے عہد کیا اس کے بعد سب

متفق ہوکر باپ کے پاس گئے اور کہا جیسا کہ قول تعالیٰ قَالُوْا یٰٓاَبَانَا مَالَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ترجمہ بولے اے باپ کیا ہے کہ اعتبار نہیں کرتے ہو ہمارا یوسفؑ پر اور ہم تو اسکے خیر خواہ ہیں بھیج اسکو ہمارے ساتھ کل کہ کچھ کھاوے اور کھیلے اور ہم تو اسکے نگہبان ہیں حضرت یعقوبؑ نے فرمایا کہ اے بیٹو میں ڈرتا ہوں کہ تم جاؤگے اور یوسف کو بھی لیجاؤگے اور میں اکیلا رہوں گھر میں جیسا کہ قول تعالیٰ قَالَ اِنِّیْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ترجمہ یعقوبؑ نے کہا کہ مجھکو غم ہوتا ہے اس سے کہ تم لے جاؤگے اسکو اور ڈرتا ہوں کہ کھا جاوے اسکو بھیڑیا اور تم اس سے بے خبر رہو گے یعنے انکو بھیڑیے کا بہانہ کرنا تھا سو وہی انکے دلمیں خوف آیا اور یہ اسواسطے کہا کہ خواب میں دیکھا کہ بھیڑیے نے یوسف پر حملہ کیا اسلئے ہمیشہ اس خواب سے ڈرتے اور بھائیوں نے انکے حضرت یعقوب کو کہا جیسا کہ قول تعالیٰ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ترجمہ وے بولے اگر کھا گیا اسکو بھیڑیا اور یہ جماعت ہیں قوت ور تو ہم نے سب کچھ گنوایا یعنے اگر بھیڑیا اسکو کھائے گا کیا اتنا نہ ہوگا کہ ہم دس بھائی روک سکینگے تو اسوقت ہم گنہگار ہونگے پس یعقوبؑ نے انہوں سے فریب کھا کر یوسفؑ کو ایک روز کی اجازت دی اور رخصت کے وقت یوسفؑ کو فرمایا اے میری جان دیدے سے اپنا دیدہ ملا کے جا ذرا آ تجھے گودی میں لوں پھر دیکھوں یا نہ دیکھوں بعد اسکے اپنے بیٹوں کو کہا کہ یوسفؑ کو تمہیں سونپا اب جاؤ پھر اسی پاؤں سے سلامت آؤ میرے پاس یہ کہکر رخصت کیا سب چلے گئے قول تعالیٰ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ترجمہ جب لیکر چلے اور متفق ہوئے کہ ڈالیں اسکو گمنام کنوئیں میں پس جاتے جاتے کنعان سے چھ کوس کے فاصلے پر اپنی بکریوں کی چراہ گاہ میں جا پہونچے یوسفؑ کھیل کود کے خوشیاں کرتے ہوئے چلے بھائیوں نے اُن کے اُن پر ظلم اور دست درازی اور طمانچہ لگانا شروع کیا یوسفؑ نے فریاد و زاری کی اور کہنے لگے کہ میں ایسا کیا گناہ کیا ہے جو تم مجھ پر اتنا ظلم کرتے ہو کیا میرے باپ نے مجھے تم کو نہیں سونپا ہے آیا میرے بھائی نہیں ہو اپنے باپ کی وصیت اور نصیحتیں مت بھولو اور بے مادری اور بیسری پر میری رحم کرو ہر چند کہ یوسفؑ نے یہ کہا انہوں نے نہ سنا مارتے ہی رہے سبھوں نے کہا کہ تو نے یہ جھوٹ بات بنا کر باپ سے کہی ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آفتاب اور ماہتاب اور گیارہ تاروں نے مجھے آکر سجدہ کیا ہے شاید تیری آرزو یہی ہے کہ ہم سب تیرے زیر حکم رہیں اب تیری موت آپہنچی ہے اور نہیں ہے کوئی ایسا کہ تیرا پشت پناہ ہو جب یہ باتیں سنیں یہودا کے پاؤں پر جا پڑے انہنے انہوں کو منع کیا کہ اپنے عہد پر قائیم رہو اسے مت مارو وے بولے اسے کسی کنوئیں میں ڈالا چاہیئے تب یوسف کو کنوئیں کے کنارے پر لے جا کر ننگا کر کے دست و پا باندھ ڈول میں بٹھا کر کنوئیں میں ڈال دیا یوسفؑ فریاد و زاری کرنے لگے اور

کہا کہ آج کوئی نہیں کہ میرے باپ پیر ضعیف کو خبر پہنچائے تا کہ آکے دیکھے ظالموں نے کس چاہ مصیبت میں مجھ بے گناہ کو گرایا اور ترس نکھایا یوسف اندھیرے کنوئیں میں جب آدھی راہ میں جا پہنچے رسّی ڈول کی یہودا کے ہاتھ میں تھی اُسکے بڑے بھائی ظالم شمعون نے آکر جلدی سے ڈول کی رسّی کاٹ دی ارادہ اُس کا یہ تھا کہ جلدی کنوئیں میں گرے اور مر جاۓ قضائے الٰہی سے ایک نیزہ پانی کنوئیں میں خالی تھا خدا کے حکم سے جبرئیل نے آکر اُنکو کنوئیں کے اندر پانی کے اُوپر ایک پتھر پر بٹھا دیا پانی کے اندر جانے نہ دیا کہ اُنکو ضرر ہو محققون نے اسمیں اختلاف کیا ہے کہ یوسف کنوئیں میں کئی دن رہے بعضوں نے کہا سات رات دن رہے جب بھائیوں نے اُنکو چاہ میں ڈالا اُنکو یقین ہوا کہ یوسف مر گئے اور ہم نے بلا سے نجات پائی اب بہتر یہ ہے کہ ہم توبہ کریں اور خدا اسکو قبول کرے اور روز و شب باپ کی خدمت ہم کیا کریں اور وہ ہم سے راضی رہیں یوسف کنوئیں کے اندر روتے روتے قریب الہلاک ہوئے تھے قولہ تعالےٰ وَ

اَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُم بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ترجمہ اور ہم نے اشارت کی اسکو کہ تو جتاوے گا اُنکو اُن کا یہ کام اور وے نہ جانیں گے فائدہ پھر جب لیکر چلے فرمایا آگے نہ فرمایا کہ کیا ہوا اس واسطے کہ لائق بیان کے نہیں جو کچھ بھائیوں نے سلوک کیا راہ میں بُرا کہتے اور مارتے لے گئے نہ اُنکے رونے پر رحم کھایا نہ فریاد پر پھر کنوئیں میں ڈالا وہ کنارے کو پکڑ کر رہ گئے تب رسّی میں باندھکر لٹکا دیا آدھی دُور سے چھوڑ دیا تب پانی میں گرے چوٹ سے بچے گوشے میں ایک پتھر پر بیٹھ رہے اور بھائیوں نے کُرتا اُتار کر ننگا کر ڈالا تب وہاں حق تعالیٰ کی بشارت پہنچی کہ ایک وقت تو یاد دلاوے گا اُنکو اُن کا کام پس جبرئیل آ پہنچے اور بولے اے یوسف خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کچھ اندیشہ مت کر اپنے بھائیوں کے ظلم سے خدا نے تجھے برگزیدہ کیا ہے اور اُنہوں کو تیرا تابع اور مطیع کیا بعد ازاں سب بھائی کہنے لگے کہ باپ کے پاس جا کر کیا جواب دینگے اگر یوسف کو طلب کرے تو اُسکی کیا تدبیر ہے یہی بولینگے ہم کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا پس ایک بزغالہ بکری کا ذبح کر کے اسکے خون سے پیرہن یوسف کا آلودہ کر کے باپ کو لا کے دکھایا جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا

وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ۔ قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ترجمہ اور آئے اپنے باپ پاس اندھیرا پڑے روتے ہوئے کہنے لگے اے باپ ہم دوڑنے لگے آگے نکلنے کو اور چھوڑا یوسف کو اپنے اسباب پاس پھر اُس کو کھا گیا بھیڑیا اور تو باور نہ کرے گا ہمارا کہنا اگرچہ ہم سچے ہوں جب رات ہوئی کُرتا خون آلودہ یوسف کا لیکر باپ کے پاس آ حاضر ہوئے اور بولے کہ ہم نزدیک بکریوں کے گلّے پاس گئے تھے اور یوسف کو اسباب کے پاس چھوڑ گئے تھے بھیڑیا اُسکو آکر کھا گیا اے باپ ہم خوب جانتے ہیں کہ آپ ہماری بات کی تکذیب کرینگے اگر ہم ہزاروں بات سچ کہیں گے پھر بھی آپکو باور نہ ہوگی تب کُرتا خون آلودہ نکال کر دکھایا حضرت نے باور نہ کیا قولہ تعالیٰ وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ترجمہ

اور لائے اسکے کرتے پر لہو لگاکر جھوٹھ جب یعقوبؑ نے کرتا خون آلودہ دیکھا اور دریدہ نہ پایا بیٹوں سے کہا اس پیرہن
میں بو یوسفؑ کی نہیں پائی جاتی ہے شاید بھیڑیا یوسفؑ پر مہربان زیادہ رہیگا تم سے کیونکر اسکو کھایا اور پیرہن نہیں پھاڑا
اگر تم سچ کہتے ہو تو بھیڑیئے کو لا حاضر کرو تب بھائیوں نے انکے صحرا میں سے ایک بھیڑیئے کو پکڑ منگوا کر اسکے منہ میں لہو
لگاکے باپ کے سامنے لا پیش کیا پس حضرت یعقوبؑ نے بھیڑیئے سے پوچھا کہ تو نے میرے فرزند جگر بند یوسفؑ کو کھایا
اور اس نازک تن پر تو نے کچھ رحم نہ کیا اور میری ضعیفی پر کچھ افسوس نہ کیا بھیڑیا اللہ کے حکم سے بولا یا رسول اللہ قسم
ہے خدا کی کہ میں نے تیرے یوسفؑ کو نہیں کھایا کیونکہ گوشت اور پوست انبیا اور صلحا اور سیاحوں کا ہم پر حرام ہے
یا حضرت میں عجب ایک رنج و بلا میں گرفتار ہوں ایک بھائی میرا تھا چند روز ہوئے ہیں مجھ سے جدا ہو کر کہیں
نکل گیا میں اسکی تلاش کو نکلا ہوں اپنے وطن سے مارے گردش کے آج تین رات دن گذرے ہیں کہ کچھ کھانا
پینا نہیں کھایا بھوکا پیاسا دوڑتا ہوا تین فرسنگ کی راہ سے شب گذشتہ کو اس صحرا میں آپہونچا صبح کو صاحبزادوں
نے مجھکو پکڑ کر میرے منہ میں لہو بکری کا لگاکر بیگناہ حضور میں لا حاضر کیا اگرچہ چغلی درست نہیں مگر بسبب بیگناہی اپنی
کے اور آپکی پیغمبری کے لحاظ سے جو جو باتیں سچ تھیں سو میں نے عرض کیں آپ مالک ہیں حضرت نے معلوم کیا کہ
یہ سچ کہتا ہے تب گرگ کو کھانا کھلاکے رخصت کیا اور بیٹوں کو فرمایا کہ میں نے یوسفؑ کو خدا پر سونپا اور میں اس سے صبر
جمیل مانگتا ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ
عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۱ ترجمہ کہا یعقوبؑ نے کوئی نہیں بنادی ہے تم کو تمہارے جیوں نے ایک بات اب صبر جمیل
بن آوے اور اللہ ہی سے مدد مانگتا ہوں اس بات پر جو بتاتے ہو تم یعنے کرتے پر لہو اُن کا جھوٹ ہے تب یعقوبؑ ایک
بیت الاحزان تیار کر کے عبادت میں جا بیٹھے اور شب و روز روتے روتے آنکھیں اُنکی جاتی رہیں نابینا ہوئے ایک روز
حضرت جبرئیلؑ تشریف لائے یعقوبؑ نے اُنسے پوچھا اے اخی جبرئیلؑ یوسفؑ کہاں ملیگا کدھر جاؤں میرے یوسفؑ کو اللہ
رکھے تو بہتر ہے اتنے میں جناب باری سے الہام ہوا اے یعقوبؑ تیرے بیٹے اس پر حافظ ہیں کہ تو نے انکو سونپا تھا اُنسے
پوچھ کہا کہ الٰہی میں نے خطا کی تو رحم کر حضرت نے جبرئیلؑ سے کہا کہ ملک الموت جانتے ہوں گے وہ ہر شخص کی جان
قبض کرتے ہیں تب جبرئیلؑ نے جاکر اُنسے پوچھا کہ یوسفؑ سلامت ہے یا نہیں تب اُنہوں نے فرمایا سلامت ہے اس بات
کو سنکر حضرت کو تسلی اور بھروسا ہوا مگر درد سے فراق کے آہ و زاری کرتے تھے نقل ہے یوں آیا ہے کہ یوسفؑ کے
گم ہونے کا یہ سبب تھا کہ ایک دن یعقوبؑ نے کسی کی ضیافت کی تھی ایک فقیر بھوکا محتاج اُنکے در پر آموجود ہوا سوال
کھانے کا کیا حضرت نے فرمایا شاہ جی بیٹھو کھانا حاضر ہے اتنا ایل کر حضرت کسی کام میں مشغول ہوئے کھلانہ سکے فقیر محروم
بھوکا یہ دعا کر کے چلا گیا الٰہی جسکی آرزو کو اس سے دور رکھیو یہ دعا خدا نے قبول کی پس اگر فقیر کو کھانا کھلاتے تو فوت

اسکی چالیس دن تک رہتی اور وہ عبادت کرتے اب بعوض چالیس دن کے چالیس برس تک یوسفؑ کے غم میں تو رہیگا
یہ الہام ہوا تب یعقوبؑ نے خدا کی درگاہ میں التجا کی یا الٰہی تو رحیم وکریم عالم الغیب ہے جو خطا مجھ سے ہوئی تو فراموشی سے
ہوئی قصداً نہیں فوراً جبرئیلؑ نے آکر فرمایا اے یعقوبؑ تم پر جو رنج گذرتا ہے یہ سبب سے فراموشی کے ہے اور قصداً ہوا
ہوتا تو دونا رنج تم پر گذرتا اسباط کو سوچنا چاہیئے تاکہ بندوں کو علم ہو کہ خدا جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اسمیں کسی کا
دخل نہیں مروی ہے کہ جب یوسفؑ کے بھائیوں نے اُن کے بدن سے کپڑے اُتار کر ننگا کرکے کنوئیں میں ڈالا اُسیوقت
امر الٰہی سے جبرئیلؑ نے پیراہن حریر کا بہشت سے لاکر انہیں پہنادیا وہ پیراہن خلیل اللہؑ کا تھا کہ جسکی برکت سے آتش نمرود
کی ادن پر گلزار ہوئی تھی اور نجات پائی تھی وہ پیراہن حضرت یعقوبؑ نے باپ کی میراث سے پایا تھا اور ایک تعویذ بہشت
کا یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ کے گلے میں باندھکر بھائیوں کے ہمراہ کردیا تھا پھر اُسی کپڑے اور تعویذ کو حضرت جبرئیلؑ نے
آکر یوسفؑ کو کنوئیں کے اندر پہنادیا مورخین نے لکھا ہے کہ حضرت یوسفؑ کا سن اُسوقت میں اٹھارہ برس کا تھا اور
بعضوں نے لکھا ہے کہ سترہ برس کا اور کسی نے کہا ہے کہ بارہ برس کا تھا قول ثانی صحیح ہے اس کنوئیں کے اندر یوسفؑ
تین رات دن رہے اتفاقاً مرضی الٰہی سے ایک قافلہ سوداگروں کا مدین سے اسباب تجارت کا لیکر مصر کو جاتا تھا
ماندگی کے سبب سے راہ بھول کر اُس کنوئیں کے پاس آپہنچا آب وہوا وہاں کی خوش پاکر وہاں منزل کی لیکن وہ
کنواں سانپ بچھو سے پُر اور آبادی سے دُور اور پانی بھی اس کا تلخ اور شور تھا مگر یوسفؑ کے گرنے سے شیریں ہوگیا
تھا ان سوداگروں کے سردار کا نام مالک ابن زعر تھا بشرا نام ایک غلام نے پانی کے لئے کنوئیں میں ڈول ڈالا
جبرئیلؑ نے خدا کے حکم سے آکے کہا کہ اے یوسفؑ اس ڈول پر جا بیٹھ جب اُسنے ڈول کھینچکر اُٹھایا دیکھا کہ ایک لڑکا ماہرو
صاحب جمال کبھی ایسا نہ دیکھا تھا دُنیا میں اور اس کا ثانی حدیث شریف میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ نے جملہ حسن کو دو حصہ
کرکے ایک حضرت یوسفؑ کو بخشا اور دوسرا حصہ سارے جہاں کو دیا سوداگروں نے جب اُنکی کمال صورت دیکھی تب
پوچھنے لگے کہ تم کون ہو بنی آدم ہو یا فرشتے یا پریزادوں میں سے ہو وہ بولے نسل آدمؑ سے ہوں اور بھائی سب اُنکے
کنوئیں کے کنارے پر تھے یہ شور وغل سُنکر اُنکے پاس آئے یوسفؑ کو دیکھا تب بولے یہ غلام ہمارے گھر کا ہے مارے ڈر کے
گھر سے بھاگ کر اس کنوئیں میں آگرا ہے حضرت یوسفؑ نے یہ جھوٹھ بکنا سُنکر چاہا کہ کچھ بولیں اُن کا بھائی شمعون زبان
عبری میں بولا اگر تم ان سے کچھ کہوگے تو جان سے مار ڈالوں گا تب یوسفؑ نے مارے خوف کے کچھ نہ کہا مالک بن زعر
نے انکو سوداگروں کے قافلے میں لیجا کر چھپا رکھا لوگوں نے ان سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے کہاں سے لائے ہو وہ بولا
کہ یہ متاع ہے دوسرے دن اُنکے بھائیوں نے سوداگروں کے پاس جاکر کہا کہ اس غلام کو ہم بیچیں گے مالک نے کہا
کہ میں لُوں گا لیکن میرے پاس اٹھارہ درم مصر کے ہیں خرید وفروخت میں کہیں چلتے نہیں تم چاہو تو لیلو پس حوالے

کیا اور ایک لطف یہ ہے کہ مصر کے دو درم کنعان کے ایک درم کے برابر ہیں باین حساب کنعان کے نو درم ہوتے
ہیں حضرت یوسفؑ کو اس قیمت سے بیچا یہ غرض تھی کہ باپ کے نظروں سے دور ڈالیں والا محتاج نہ تھے جیسا کہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ ترجمہ اور بیچ آئے
اُسکو ناقص مول کو گنتی کی پاولیاں پاولی کہتے ہیں چوانی کو اور ہو رہے تھے اُس سے بیزار دوسرا قول ہے کہ اگلے دن
بھائی سب اُنکے کنوئیں پر گئے قافلے میں پایا دعویٰ کیا جب ثابت ہوا اٹھارہ درم کو بیچ آئے درم قریب ہے پاولی کے
تب بھائیوں نے اُنکے درم بانٹ لئے ایک نے حصہ نہ لیا پھر آکے قافلے والوں نے مصر میں جاکے بیچا پس حق تعالیٰ
نے صریحاً ایک بیچنا فرمایا پردہ پوشی کیلئے لیکن اشارے سے معلوم ہوا کہ سستے مول اسی جگہ بیچا ہے روایت کی گئی
ہے کہ مملوک ہونے کا یوسفؑ کے یہ سبب تھا کہ ایکدن آئینے میں اپنے جمال کو دیکھکر کہا کہ میں اگر غلام ہوتا تو کوئی شخص میری
قیمت نہیں دیسکتا اس لئے کہ لطافت اور نزاکت انکی اسقدر تھی کہ جو چیز کھاتے گلے میں سے نظر آتی جب یہ حسن اپنا
دیکھا فخر سے کہا اگر غلام ہوتا تو کوئی میری قیمت نہ دے سکتا جب اپنے دل میں یہ تصور کیا باری تعالیٰ کو یہ ناپسند ہوا
ان پر عتاب آیا اے یوسفؑ تم نے بڑی شیخی کی اپنی صورت دیکھکر فخر سے اپنی قیمت آپ ٹھہرائی اپنے مصور کی طرف نظر
نہ کی دیکھ تجھے اب غلام کیسا بناؤنگا ادنیٰ قیمت پر تاکہ لوگ دیکھیں کہ ایسی صورت اتنی قیمت پر اور دوسرا سبب یہ ہے
کہ سلطنت مصر کی اُنکی تقدیر میں تھی اور جبتک کہ خدمت کسی کی کوئی نہ کرے تب تک خادموں کی قدر وہ نہ جانے
اور خود مخدوم بھی نہیں کہلا سکتا ہے الغرض مالک ابن زعر نے یوسف علیہ السلام کو بشرط خدمت اپنے مول لیا تھا
اور ایک قبالہ اس مضمون کا انکے بھائیوں سے لکھوا لیا تھا وہ یہ ہے مالک ابن زعر نے یعقوبؑ ابن اسحاقؑ ابن ابراہیمؑ
کے بیٹوں سے ایک غلام عبرانی اٹھارہ درم سے خرید کیا ہے بگواہی گواہان معتبرین کے مالک کے ہاتھ
اسے سپرد کیا بعدہٗ مالک نے حضرت کے پاؤں میں بیڑی ڈال کے اونٹ پر سوار کیا اور ایک موٹا پشمینہ اُوڑھا کر
چلا کتنی دور کے بعد جب راہ میں اُنکی ماں کی قبر ملی اونٹ پر سے اتر کر ماں کی قبر کی زیارت کی قبر کو بغل میں کر کے
رونے لگے یا اُمی بھائیوں نے مجھ پر حسد سے بہت ظلم کیا اور اس کاروان میں بیچا اور پاؤں میں زنجیر کی اور
باپ کی خدمت اور وطن اور تمہاری زیارت سے مجھے دور و محروم کیا اتنے عرصہ میں قافلہ سوداگروں کا تھوڑی
دور وہاں سے نکل گیا تھا ایک شخص ان میں سے پیچھے دوڑا گیا تھا وہ آکے بولا اے غلام تو اب تک یہاں ہے سچ
تو تو بھگوڑا ہے یہ کہکر حضرت کو ایک ایسا طمانچہ مارا کہ اس وقت حضرت کی آنکھوں تلے جہاں اندھیرا ہو گیا تب حضرت اس
وقت آسمان کی طرف کر کے رو رو کے کہنے لگے خدایا ان ظالموں کے شر سے مجھے بچا اور میں برداشت نہیں کر سکتا جو مجھ پر
گذرتی ہے سو تجھکو خوب معلوم ہے یہ کہتے ہوئے قافلے میں داخل ہوئے اسی وقت ایک ابر مہیب مع ہوا و زور شور

سے آن پڑا اصاعقہ و رعد و بجلی کڑکنے لگے سارے کاروان قریب ہلاک ہوئے تب آپسمیں سب کہنے لگے دیکھو تو کس کے
گناہ سے ہم اس آفت میں مبتلا ہوئے وہ جس نے حضرت کو مارا تھا بولا میں نے گناہ کیا ہے کہ جس گھڑی اس غلام کو
میں نے ایک طمانچہ لگایا تب وہ آسمان کی طرف منہ کر کے کچھ بول رہا تھا بعد اُسکے یہ بلائے مہلکہ ناگہانی آپہونچی یہ سنتے
سبھوں نے یوسفؑ کے پاس جا کے معذرت کی اور تقصیر اپنی معاف کروانا چاہی یوسفؑ نے دعا کی تب فوراً وہ ہوا بحکم
الٰہی موقوف ہوئی بعدہٗ جب وہاں سے گئے مصر میں یہ خبر پہنچی کہ مالک ابن زعر ایسا ایک غلام عبرانی خوبصورت لاثانی کہ پردۂ
زمین پر ایسا ہوا ہے نہ ہوگا لایا ہے یہ سُنکر تمام اہل مصر سوا اگر کے استقبال کو آئے حضرت یوسفؑ کو دیکھا جو صفتیں سُنی تھیں
اُس سے زیادہ پائیں اور مالک نے اپنے گھر کو سنوارا فرش فروش دیبائے رومی کا بچھوایا اور حضرت یوسفؑ کو لباس فاخرہ
پہنا کر تاج زرّین سر پر رکھا بعدہٗ شہر میں منادی کروادی کہ ایک غلام خوبصورت خوش خلق عقلمند دانا چالاک فرمانبردار
حیادار بیچا چاہتا ہوں جسکو خواہش خریدنے کی ہو وقت پر آحاضر ہووے یہ منادی سُنکر اہل مصر ادنیٰ و اعلیٰ مالک کے
گھر کے پاس آکر جمع ہوئے یوسفؑ نے لوگونکو جب دیکھا کہ میری قیمت میں پس و پیش کرتے ہیں تب اپنے دلمیں کہا کہ یہ
مالک بیچنے میں میرے عجب خطا میں پڑا ہے کہ اس دن میرے تینوں بھائیوں کے ہاتھ سے جو اصل میری اُن سب کو معلوم
تھی نو درم کو مول لیا تھا آج مجھکو کوئی نہیں پہچانتا ہے کیوں نہیں پچاس درم کو بیچتا ہے جب یوسفؑ نے قیمت اپنی
اسقدر انکساری سے ٹھہرائی تب خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا اے یوسفؑ تو نے آئینے میں اپنی شکل و صورت دیکھکر فخر سے
اپنی قیمت کا آپ ہی مول زیادہ ٹھہرایا تھا آج عجز و انکساری سے قیمت اپنی کم کہی ہے اب تجھپر فضل الٰہی ہوا اب دیکھ تیری
قیمت کسقدر زیادہ ہوتی ہے کتنا فضل ہوتا ہے مالک نے یوسفؑ کو لباس فاخرہ پہنا کر کرسی پر بٹھایا اور لوگوں میں پکار
کے بولا مَنْ یَّشْتَرِیْ غُلَامًا حَسِیْنًا لَطِیْفًا ظَرِیْفًا لَیْسَ مِثْلُہٗ فِی الدُّنْیَا حضرت یوسفؑ نے کہا یوں نہیں ایسا کہو مَنْ
یَّشْتَرِیْ ضَعِیْفًا غَرِیْبًا مَظْلُوْمًا لَیْسَ مِثْلُہٗ فِی الدُّنْیَا دلال نے کہا ایسا دستور نہیں کہنے کا حضرت نے فرمایا ایسا دستور نہیں تو
یوں کہو کہ مَنْ یَّشْتَرِیْ یُوْسُفَ صِدِّیْقَ اللّٰہِ ابْنَ یَعْقُوْبَ اِسْرَائِیْلَ اللّٰہِ ابْنَ اِسْحٰقَ صَفِیِّ اللّٰہِ اَخِیْ اِسْمٰعِیْلَ
ذَبِیْحِ اللّٰہِ ابْنِ اِبْرَاہِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰہِ دلال نے کہا کہ چپ رہو ایسا مت کہو اگر لوگ سُنینگے تو مول نہیں لینگے تب پکار دیا اسکی
قیمت ہزار بار بدرے اشرفی کے اور ہزار بدرے روپے ہیں بدرہ کہتے ہیں لغت میں تھیلی کو اور ہزار درم کو بھی اور دس
ہزار درم کو بھی اور سات ہزار دینار کو بھی کہتے ہیں اب گن لو کتنے ہوئے اور ہزار عقد مروارید کا چاہیئے اور ہزار طبلہ عود کا
اور ہزار جامہ اطلس رومی اور ہزار قصب مصری یعنی جامہ مصری اور ہزار اونٹ بغدادی اور ہزار گھوڑے مع زین و
لگام زرّین کے اور ہزار لونڈیاں رومی اور ہزار غلام خطائی اور ہزار قبضہ شمشیر و چھرا چاہیئے جب یہ قیمت ٹھہری
جتنے خریدار تھے سب کے سب چُپ رہے عزیز مصر نے اگر جو مختار تھا بادشاہ مصر کا اس سے دونی قیمت دیکر حضرت یوسفؑ

کو لے گیا اور گھر میں جا کر زلیخا کے حوالے کیا اور کہا کہ اسکو میں نے اتنی قیمت سے مول لیا ہے تم اچھی طرح سے رکھیو بطور فرزند کے پیار و خدمت کیجیو غلام کے طور پر نہ رکھیو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَقَالَ الَّذِي اشْتَرٰهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ اَكْرِمِيْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ ترجمہ اور کہا جس شخص نے خرید کیا اسکو مصر سے اپنی عورت کو آبرو سے رکھ اسکو شاید ہمارے کام آوے یا ہم کریں اسکو بیٹا جب یوسفؑ کو زلیخا نے پایا اُن پر مفتون ہوئی ایکدم آنکھوں سے جدا نہ کرتی شب و روز خدمت میں رہتی ہر دم اُنپر وہ نثار و تصدق ہوتی اور دنیا کی نعمتیں پاکیزہ لا کر اُنکو کھلاتی اور نئی نئی خلعتیں فاخرہ ہر روز پہناتی اور تاج مرصع ہر روز ایک نیا سر پر رکھواتی مسند پر بٹھا کر اپنی آرزو مٹاتی اور دلداری کرتی سات برس تک اسی طرح کٹے یوسفؑ کا کچھ شغل نہ تھا مگر یہ تھا کہ عصائے مرصع ہاتھ میں لیکر ہمیشہ بزغالے کے ساتھ کھیلا کرتے تھے اتنی مدت میں زلیخا کے صبر و ہوش و طاقت جاتی رہی نوبت جان پر پہونچی بھید اپنا کسی پر ظاہر نہ کرتی جتنی دلداری یوسفؑ کی کیا کرتی حضرت اسکی طرف کچھ التفات نہ کرتے جب زلیخا اپنی غرض کی باتیں اُنسے کرتی کچھ جواب اسکا نہ دیتے مگر ضرورت کو جواب دیتے کہتے ہیں کہ سات برس یوسفؑ زلیخا کے ساتھ رہے ہرگز اسکی طرف خیال نہ کیا فعل شنیع سے باز رہتے زلیخا بتنگ آئی انتظاری نپٹ کھینچی ایک بوڑھی عورت ہمسایہ والی نے زلیخا کے پاس آکر کہا کہ اے زلیخا خیر تو ہے احوال تیرا کیسا ہے جو تجھے میں بیقرار دیکھتی ہوں یہ صورت تیری کیوں تبدیل ہوگئی اسمیں کیا ماجرا ہے بولی کہ غلام عبری کے عشق نے مجھ کو رنج میں ڈالا اور پھنسا دیا وہ ایسا سنگدل ہے کہ میری طرف ایک نظر نہیں دیکھتا ہے اور نہ کچھ بولتا چالتا ہے اسکا علاج کیا ہے تب وہ بڑھیا بولی کہ اے زلیخا میں تم کو ایک صورت بتاتی ہوں اگر عمل میں لاؤگی تو مقصد تمہارا پورا ہوگا تمنائے دلی حاصل ہوگی مگر اس میں خرچ مبلغ چاہیئے تب زلیخا نے کنجی گنجینہ کی اور قفل خزانے کا اُسکے حوالے کیا پس مبلغ خطیر لیکر ایک ہفت خانہ منقش طلا کار خوشنما دلچسپ بنوایا ایسا کہ در و دیوار چھت پردے فرش فروش تک ساتھ طلا کاری کے صورت یوسفؑ و زلیخا کی ایک جا باہم تصویر کھینچی ایسا کہ کوئی جگہ ان دونوں کی تصویر سے خالی نہ تھی اور زربفت مشجر کپڑے سے تمام گھر آراستہ کیا اور تخت زرین بھاری مکلل جواہر کا اس مکان میں رکھدیا اور فرش گوناگون بچھوائے اور انگیٹھیاں عود سوز سونے چاندی کے مرصع جنمیں عود اور عنبر جلتا تھا ہر جگہ رکھوادیں الغرض اسباب بادشاہی خانہ ہفتم میں سب موجود تھا آخر زلیخا بارادہ مباشرت حضرت یوسفؑ کو اُسکے اندر لے گئی اور اُنکی معصیت پر کمر باندھی تمام دروازوں کو گھر کے قفل سے بند مضبوط کر دیئے اور اُنکو ساتھ لیکے بیٹھی حضرت یوسفؑ نے نظر کر کے دیکھا کہ ہفتم خانہ کی دیوار و در چھت پردے فرش و فروش پر تمام تصویریں دونوں کی باہم کھینچی ہیں اور تمام مکان خوشبو سے معطر ہو رہا ہے جس طرف نظر کرتے تو دیکھتے کہ صورت اپنی اور زلیخا کی کھینچی ہے تب معلوم کیا کہ میرے لئے کچھ فریب کیا ہے اپنے دل میں کہا کہ اگر مجھکو ٹکڑے ٹکڑے کریں تو بھی اسکے قبضے میں نہ آوں گا اپنی پاکی پر رہوں گا کہتے ہیں اس وقت حضرت یوسفؑ نے خدا کو یاد نہ کیا تھا اسلئے خدائے تعالیٰ

نے اُنکے دل میں زلیخا کے واسطے کچھ وسواس ڈالا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اُنکو معصیت سے باز رکھا تب زلیخا دست انداز اُن پر ہونے نہ پائی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا ترجمہ اور پھسلایا اُس کو عورت نے اور وہ اُسکے گھر میں تھا اپنے جی تھامنے سے اور بند کئے دروازے اور بولی شتاب کر یوسف نے کہا خدا کی پناہ وہ عزیز مالک ہے میرا البتہ بھلا نہیں پاتے جو لوگ بے انصاف ہیں اور البتہ عورت نے خواہش کی اور اُس نے خواہش کی جب یوسفؑ خانہ ہفتم میں گئے زلیخا کی طرف نظر نہ کی آسمان کی طرف دیکھا کہ چھت پر اپنی صورت ساتھ زلیخا کے مصور ہے پھر دہنے بائیں نظر کی پھر وہی تصویر دونوں کی بہم جفت دیکھی الغرض تمام گھروں میں فقط تصویریں نظر آئیں تب ناچار ہو کر زلیخا کیطرف نظر کی بغور دیکھا زلیخا کو یقین ہوا کہ افسوں گری نے میری یہ کام کیا ہے تب بولی اے یوسفؑ مجھ پر ایک نظر کر کہ میں مستغنی ہو جاؤں اور غم واندوہ سے خلاصی پاؤں حضرت بولے کہ میں ڈرتا ہوں کہ خدائیتعالیٰ قیامت کے دن مجھکو زناکاروں میں شامل نہ کرے حالانکہ میں پیغمبر زادہ ہوں یہ فعل بد مجھ سے نہ ہوسکے گا خدا نہ کرے جو ایسے فعل میں گرفتار ہو جاؤں اور خدا کو مُنہ تو دکھانا ہے قیامت میں زلیخا بولی اے یوسفؑ ذرا مجھ پر نظر کر ذرا آ تجھے گودی میں لوں اور چھاتی سے لگاؤں ماہر و کاکل زُلف کو میرے ساتھ ملا حضرت نے کہا کہ مصور کی طرف دیکھ یہ بال خاک میں ملینگے پھر بولی کیوں مجھکو ستاتا ہے آرام جان دے آپ نے کہا کہ مجھکو دو بات کا غم ہے ایک تو یہ کہ خدا کا ڈر اور دوسرا حق عزیز کا کہ اُس نے مجھے آرام سے رکھا ہے زلیخا بولی کہ تو عزیز سے مت ڈر میں اُسکو زہر قاتل کھلا کر مار ڈالونگی اور سارے گھر کی سلطنت اُسکی تم کو دونگی اور تو کہتا ہے کہ خدا تیرا کریم ہے وہ تو ہمیشہ گنہگاروں پر رحیم ہے اور جو کچھ کہ گنج و خزانہ میرا ہے سارا تیرے خدا کے نام پر صدقہ و کفارہ دُونگی تب تیرا خدا خوش ہو کے گناہ بخشے گا حضرت نے فرمایا اے زلیخا خدا میرا رشوت نہیں لیتا جو تو کہتی ہے یہ تمام کام خرافات ہیں زلیخا کہتی تھی اور روتی تھی بیتابی کے ساتھ اور یوسفؑ انکار کرتے تھے پس کہتے تھے یوسفؑ آخر کو ڈھل گئے کچھ نیم راضی ہوئے اور کچھ اندیشہ کرنے لگے یہاں کچھ اعتراض ہے کہ یوسفؑ پیغمبر تھے کیونکر اس فعل قبیح پر قصد کیا جواب اسکا بعضے علما نے دیا ہے کہ حضرت یوسفؑ اُسوقت پیغمبر نہ تھے اور حالت شباب میں قصد فعل قبیح کا کرنا یہ مقتضائے بشریت سے بعید نہیں ہے اور دوسرے یہ ہے کہ جو فعل نہیں کیا ہو اُسمیں اندیشہ کرنا مواخذہ نہیں ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ شاید یوسفؑ اسلئے اندیشہ کرتے تھے کہ اگر شوہر اسکا نہ ہوتا تو میں اس سے نکاح کر لیتا اور مفسروں نے تفسیر میں لکھا ہے کہ یوسفؑ نے جب زلیخا کو مضطرب حال دیکھا کہ جان دینے پر مستعد ہوئی تب آپنے ارادہ کیا کہ زلیخا سے رہائی پاویں اور بعضوں نے کہا کہ دلیل سے یوں ثابت ہوتا ہے کہ یوسفؑ نے جب دیکھا کہ زلیخا نے ہفتم خانے کے دروازے بند کر دیئے اور اپنی جان دینے پر مستعد ہوئی تب ناچار

اسکے سوائے رہائی نہ دیکھی تب اُنکی طرف مخاطب ہوئے اور رضا دی اور ازاربند میں اپنے ساتھ سات گرہ دے رکھی تھی کہ اُسکے کھولنے میں تاخیر ہووے اور اللہ کی طرف نظر کرتے تھے اتنے میں زلیخا نے خوش و محفوظ ہوکر جلدی سے اُن کا ہاتھ پکڑ لیا اور متقاضی مباشرت کی ہوئی پس یوسفؑ کے ازاربند کی ایک گرہ کھولنے میں دوسری گرہ لگجاتی اور دھیان یوسف کا خدا پر تھا تب ایک آواز غیب سے آئی اے یوسفؑ مت مل جا اُسکے ساتھ والا مٹایا جائیگا نام تیرا دفتروں سے انبیاؤں کے چنانچہ حدیث قدسی ہے کہ یَا یُوْسُفُ لَوْ وَافَقْتَ الْخَطِیْئَۃَ یَمْحُو اللّٰہُ اِسْمَکَ مِنْ دِیْوَانِ الْاَنْبِیَآءِ ترجمہ اے یوسفؑ اگر موافقت کی تُو نے گناہ کی مٹاوے گا اللہ تیرا نام دفتر انبیاؤں سے تب یوسفؑ یہ سُنتے ہی دروازے کی طرف دوڑے نکل جانے کو اور زُلیخا دوڑی اُنکے پکڑنے کو خدا کے حکم سے تب آپ سے دروازے کُھل گئے اور بعضوں نے کہا کہ جبرئیلؑ نے آکے یوسفؑ کی پُشت پر ایک خط کھینچا خدا کے حکم سے اُسی وقت شہوت اُنکی جاتی رہی اور بعضوں نے کہا ہے کہ ایک لڑکا دُودھ پیتا عزیز مصر کا بھتیجا چھ مہینے کی عمر تھا گہوارے پر سے بولا یَااَیُّھَا الصِّدِّیْقُ اَتَزْنِیْ ۔ ترجمہ وہ لڑکا بولا اے یوسفؑ صدیق تو زنا کرتا ہے اور بعض کا قول ہے کہ زُلیخا ایک سونے کا بت جسکو پُوجتی تھی اُسی جائے رکھا تھا زری کے کپڑے سے ڈھانکنے لگی اتنے میں یوسفؑ کی نظر اُس پر جا پڑی پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے کہ پردے کے اندر تو نے رکھی ہے وہ بولی میرا خدا ہے جسے میں سجدہ کرتی ہوں اسلئے پردے کے اندر میں نے رکھا ہے کہ وہ مجھکو دیکھنے نہ پاوے کہ اُسکے نزدیک میں گنہگار و شرمندہ نہ ہوں یوسفؑ نے کہا اے زُلیخا اَنْتَ تَسْتَحْیِیْ مِنَ الصَّنَمِ وَاَنَا لَا اَسْتَحْیِیْ مِنَ الصَّمَدِ ترجمہ اے زلیخا تو شرم کرتی ہے بت سے کہ جسمیں حس و حرکت نہیں ہے اور میں کیونکر شرم نہ کروں اپنے اللہ سے جو خبیر و بصیر و رب العالمین ہے تب یوسفؑ گھبرا کے وہاں سے اُٹھ بھاگے اور دروازے پر آئے اور زلیخا اپنے بال اور مُنہ کو پریشان حال بناکے اُن کے پیچھے سے جاکر کپڑے کا دامن پکڑ کر پھاڑ چیر ڈالا اُسوقت اللہ کے حکم سے ہفت خانے کے ساتوں دروازے کے قفل کُھل گئے اور یوسف کی ٹوپی سر سے گر پڑی تھی اور موئے سر پریشان تھے اور زلیخا کے سر کے بال اُلجھ گئے تھے اور ننگے بدن تھی وہیں عزیز مصر نے آکے دونوں کو دروازے پر پایا تب زلیخا نے عزیز سے جھوٹ بات بنا کے کہیں کہ تم نے ایسا غلام اپنے گھر میں رکھا ہے کہ میرے ساتھ بدفعلی کیا چاہتا ہے اور دیکھو میرا حال کیسا ہوا ہے قولہ تعالیٰ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِیْصَہٗ مِنْ دُبُرٍ

وَّاَلْفَیَا سَیِّدَھَا لَدَا الْبَابِ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَھْلِکَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ یُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ترجمہ اور دونوں دوڑے دروازے کو اور عورت نے چیر ڈالا اُس کا کُرتا پیچھے سے اور دونوں مل گئے عورت کے خاوند سے دروازے پاس زلیخا بولی اور کچھ سزا نہیں ایسے شخص کی جو چاہے تیرے گھر میں بُرائی مگر یہی کہ قید پڑے یا دُکھ کی مار یہ سُنکر عزیز نے یوسفؑ کو کہا کہ تم کو میں نے بیٹا بنایا تھا اور اپنے گھر کا امین کیا تھا اب مکافات اس کی یہی ٹھہری کہ میری عورت پر تو بدنظر رکھتا

ہے حضرت یوسفؑ نے فرمایا اے عزیز زلیخا مجھ پر ناحق افتراء و تہمت کرتی ہے اور میری خیانت پر جھوٹ بہتان کرتی ہے اور مجھکو گنہگار بناتی ہے اور میں اس سے مُبرّا ہوں جب زلیخا نے مجھکو پکڑا میں بھاگا پھر پیچھے سے آکر میرے کرتے کا دامن پکڑ کر پھاڑ ڈالا عزیز مصر نے جب یہ باتیں سُنیں اپنے جی میں خیال کر یہ غلام جب سے میرے گھر میں ہے کبھی اس سے میں نے خیانت نہیں پائی اور نہ جھوٹ بات کبھی اس سے سُنی ہے تب یوسفؑ کو کہا تمہاری صداقت کی گواہی جب جانوں گا کہ تو سچا برسرِ حق ہے اور زلیخا جھوٹی برسرِ باطل ہے اسبات پر تو گواہ لا تب یوسفؑ نے جانب ایک گہوارے کے اشارہ کیا کہ اس لڑکے سے پوچھ لو عزیز مصر نے مسکرا کر کہا کہ تو نے جو کیا اب مجھکو معلوم ہوا گناہ تیری طرف سے ہے تو مجھکو مغالطہ دیتا ہے کیونکہ چھ مہینے کے لڑکے سے پوچھوں لڑکے نے بھی کہیں سوال و جواب کیا ہے جو تو مجھکو بتاتا ہے اتنے میں خدا کے حکم سے وہ بچہ پالنے میں سے بول اٹھا کہ اے عزیز یوسفؑ صدیق اسبات پر سچا ہے تم میری بات جھوٹ نہ جانو جب عزیز مصر نے لڑکے کی زبانی یہ بات سنی متعجب ہوا اور اسکے پالنے کے پاس جا کر پوچھا اے لڑکے تو نے کیا دیکھا ہے بول تب بولا قولہ تعالیٰ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا إِن كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ وَإِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ ترجمہ اور گواہی دی ایک گواہ نے عورت کے لوگوں میں سے اگر ہے کرتا اُس کا پھٹا آگے سے تو عورت سچی ہے اور وہ جھوٹا اور اگر کرتا پھٹا ہے اس کا پیچھے سے تو یہ جھوٹی ہے اور وہ سچا تب عزیز مصر نے دیکھا پیراہن یوسفؑ کا پیچھے سے پھٹا قولہ تعالیٰ فَلَمَّا رَأَىٰ قَمِيصَهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُ مِن كَيْدِكُنَّ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ ترجمہ پھر جب دیکھا عزیز مصر نے کرتا پھٹا پیچھے سے کہا بیشک ایک فریب ہے تم عورتوں کا البتہ تمہارا فریب بڑا ہے بعد اسکے عزیز نے زلیخا کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا اور یوسفؑ کو قید کرنا چاہا اس لڑکے نے کہا اے عزیز تو نے جو خیال ہے یہ عقلمندوں سے بعید ہے اگر ایسا کرو گے تو خلائق کے نزدیک آپ رسوا ہونگے تب عزیز مصر نے یوسفؑ سے کہا کہ اے یوسفؑ اس بات کو جانے دے اور زلیخا کو کہا کہ تجھکو معاف کیا میں نے تو توبہ کر اور معافی چاہ اپنے گناہ سے جیسا کہ قولہ تعالیٰ يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا زلیخا کو کہا وَاسْتَغْفِرِي لِذَنبِكِ ۖ إِنَّكِ كُنتِ مِنَ الْخَاطِئِينَ ۔ ترجمہ اے یوسفؑ جانے دے اسبات کو اور عورت کو کہا یعنے زلیخا کو کہا تو بخشوا اپنے گناہ یقین ہے کہ تو ہی گنہگار تھی کہتے ہیں کہ اُس وقت میں یہ باتیں ہوئی تھیں جبرئیلؑ وہاں حاضر تھے جو کہتے تھے یوسفؑ عزیز کو قولہ تعالیٰ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَن نَّفْسِي ترجمہ یوسفؑ بولا کہ اُس نے خواہش کی مجھ سے کہ نہ تھا موں اپنا جی اُسوقت جبرئیلؑ بولے اے یوسفؑ کیوں پردہ اُس کا فاش کرتا ہے کہ اُس نے تیری محبت کا دعویٰ کیا ہے عقلمند اور بزرگوں کو نہ چاہیئے کہ اپنے دوست کا عقدہ کھولیں یوسفؑ بولے یا الٰہی مجھے تو نے ناحق عزیز کے سپرد کیا کہ یہ مجھکو بےگناہ عذاب کرتا ہے جبرئیلؑ نے کہا اے یوسفؑ تو نہیں جانتا ہے کہ دوست کی دوستی میں مصیبت اٹھانا

ہوتی ہے اور محققوں نے یوں لکھا ہے کہ خدائیتعالیٰ نے جبرئیلؑ کو منع فرمایا تھا کہ یوسفؑ زلیخا کا عیب ظاہر نہ کرے اگرچہ زلیخا کافرہ ہے لیکن خدا کو منظور نہیں کہ یوسفؑ زلیخا کی پردہ دری کرے کیونکہ نام ستارُ العیوب وغفارُ الذنوب ہے اور کب خدا کو منظور ہے کہ عیب بندۂ مؤمن کا قیامت کے دن انکشاف ہو کسی نے اس پر یہ اشارہ کیا ہے کہ جبرئیلؑ نے کہا تھا کہ دوست کیلئے دوست کو تکلیف اُٹھانی ہوتی ہے باین معنیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے انکو دوست کہا قولہ تعالےٰ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ۔ ترجمہ اور اللہ نے فرمایا ہے جو لوگ ایماندار ہیں وے اللہ کے بڑے دوست ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھکو پسند نہیں ہے تم کو رنج دینا اگر کوئی جفا کرے میں وفا کروں گا اس سے محققوں نے کہا ہے کہ یوسفؑ نے عزیز مصر کے ساتھ بات کرتے وقت اپنے جی میں کہا کہ میری بات عزیز مصر کو باور نہیں ہوتی ہے اور مجھکو سچا نہیں جانتا ہے حالانکہ اُسنے مجھ سے کبھی جھوٹ بات نہیں سُنی ہے اور خیانت نہیں پائی جبرئیلؑ نے فرمایا کہ تم نہیں جانتے کہ قول بیوفا کا کوئی صحیح نہیں جانتا یوسفؑ نے متفکر ہو کر جی میں کہا کہ کیا کروں حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا کہ جوانمردی اس چھ مہینے کے لڑکے سے سیکھ لو اُس نے جو گواہی دی ہے ساتھ دلیل کے تمہارا سا نہیں کہ بے تامل کہہ بیٹھے کہ گناہ زلیخا نے کیا ہے لیکن پردہ ظاہر نہ کیا کہ اُسنے گناہ کیا اور خدا کو کب منظور ہے کہ بندۂ مومن کا عیب ظاہر ہو خلائق کے نزدیک رسوا ہوئے ہرچند کہ اس سے گناہ صادر ہوا ہوگا تب بھی اپنے حلم سے پردہ پوشی کیا چاہئے اسمیں بعضوں نے اختلاف کیا ہے کسی نے تین مہینے اور کسی نے سات مہینے کہا ہے بعد اسکے یہ راز ظاہر ہوا یہ بات خلق اللہ کے کان میں پہنچی کہنے میں یوسفؑ کے زبان سے پانچ عورتوں نے یہ باتیں سنی تھیں جو کہ زلیخا ہمراز تھیں وُہ سب زلیخا کو ملامت کرنے لگیں ایک انمیں ساقی ملکہ تھیں۔ اور دوسری باورچن اور تیسری عورت خوان بردار اور چوتھی بلانیوالی تھی دُربان پانچویں تھی یہ سب ملکر زلیخا کو ملامت کرنے لگیں ایک دن زلیخا نے دعوت کر کے ان سب کو ایک جگہ مجلس کی ٹھہرائی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۔ ترجمہ جب سُنا اُن کا فریب بُلوا بھیجا اُنکو اور تیار کی اُن کے واسطے ایک مجلس اور دی اُنکو ہر ایک ہاتھ میں ایک چھری اور ایک لیمون بولی یوسفؑ کو نکل آ اُنکے سامنے اور ہر ایک سامنے جُدا جُدا تخت رکھدیا تھا سب عورتیں اُس پر آ بیٹھیں اور ہر ایک کے آگے ایک طبق زرّین شیریں میووں سے بھر کر اور کھانے نمکین اور میٹھے لا کے رکھے اور ہر شخص کے ہاتھ میں ایک ایک ترنج اور چھری کاٹنے کو لادی بعدہٗ یوسفؑ کو زری زربفت کے کپڑے سے اور کمربند مکلل زر و یاقوت سے سجا کر اس مجلس میں لا بٹھایا جب عورتوں نے ایکبارگی اُن کی طرف نظر کی سب کی سب بیہوش ہو کے گر پڑیں اور بجائے لیمون تراشنے کے اپنی اُنگلیاں کاٹ ڈالیں اور ان کی صورت پر سب عاشق ہوئیں بعد برخاست یوسفؑ کے سب ہوش میں آئیں اور ہاتھ سب نے اپنے کٹے ہوئے دیکھے لہو سے تر بتر اور کپڑے خون سے آلودہ سب کوئی کہنے لگیں کہ یوسفؑ بشر نہیں مگر کوئی فرشتہ ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ
ترجمہ پھر جب دیکھا اُسکو دہشت میں آگئیں اور کاٹ ڈالے اپنے ہاتھ اور کہنے لگیں حاشا اللہ نہیں یہ شخص آدمی یہ تو کوئی فرشتہ ہے بزرگ زلیخا نے کہا یہ وہی شخص ہے کہ جسکے لئے طعن اور ملامت مجھپر کرتی ہو وہ عورتیں کہنے لگیں کہ ہمپر ملامت ہے تجھپر کچھ نہیں بلکہ رحمت ہے تجھپر کہ ایسا معشوق پایا تو نے پھر کہنے لگیں کہ تو نے ہمیشہ اپنے گھر میں رکھا اور فریب دے نہیں سکی زلیخا نے کہا میں نے بہت کوشش کی اور بھی کرتی ہوں لیکن ہاتھ آتا نہیں اور کہنا میرا سُنتا نہیں بمصداق اس آیت کے قول تعالیٰ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ترجمہ اور میں نے چاہا اُس سے اُس کا جی پھر اُسنے تھام رکھا اور مقرر اگر نہ کرے گا جو میں اُسکو کہتی ہوں البتہ قید میں پڑے گا اور ہوگا بے عزت عورتوں نے زلیخا کو صلاح دی کہ دوسری دفعہ یوسفؑ کو بُلا کہ ہم اُسکو ملامت اور نصیحت کرینگے شاید تیرے کام آوے ان عورتوں کی غرض یہ تھی کہ اس حیلے سے پھر یوسفؑ کو دیکھیئے بعدہٗ یوسفؑ کو بُلایا اور سب کے سامنے بتعظیم بٹھا کے شوق سے کہنے لگیں اے صاحب آپ کس واسطے اس بیچاری سیدہ پر بیرحم ہیں اسکے ساتھ کیوں نہیں شوق کرتے اور ہم ڈرتے ہیں کہ آپ اسکے عتاب میں پڑ کے قید میں نہ جاویں یوسفؑ نے کہا میں چاہتا ہوں خدا کرے کہ میں قید میں جاؤں وہ بہتر ہے تمہاری اس صحبت سے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ
ترجمہ یوسف بولا کہ اے رب مجھکو قید پسند ہے اس بات سے جس طرف مجھکو بُلاتی ہیں اور اگر تو نہ دفع کرے گا مجھ سے اُن کا فریب تو شاید مائل ہو جاؤں اُنکی طرف اور ہو جاؤں بے عقل یہاں ایک اعتراض ہے کہ مصر کی عورتوں نے جمال حضرت یوسفؑ کا دیکھکر بیہوش ہو کر لیمون تراشنے میں ہاتھ کاٹ ڈالے اور زلیخا باوجود عاشق ہونے ہاتھ اُس کا نہ کٹا اُسکا کیا ماجرا ہے جواب اس کا یہ ہے کہ جس شخص کا کسی چیز میں دل لگا ہوا ہو اور ہمیشہ اُسے دیکھتا ہو اُسکو کچھ خوف و ترس نہیں رہتا اور جس شخص نے کہ وہ چیز نہ دیکھی ہو گی تو اُس پر دہشت ہوتی ہے چونکہ یوسفؑ پر زلیخا عاشق تھی اور اُنکے لئے بہت محنت اُٹھائی تھی اور اُن کے ساتھ مدتوں رہی تھی اسلئے زلیخا اپنے حال پر برقرار تھی اور اُن عورتوں نے پہلے یوسف کو نہ دیکھا تھا اسلئے صورت اُنکی اچانک دیکھکر بیہوش ہو کر لیمون تراشنے میں ہاتھ کاٹ ڈالے کیونکہ ان سب نے ایسا دیکھا نہ تھا اور بعضوں کے اشارے سے یہ مُراد ہے کہ خدا تعالیٰ مومنوں کو عندالموت فرشتوں کے ہاتھ سے تکلیف دلوا دے گا اور ملک الموت سے ڈرا دے گا اور گور کے منکر و نکیر سوال و جواب کریں گے اور قیامت کے دن دوزخ کو دکھلا دے گا مومن اُنسے نہیں ڈرے گا جب ایکبار دیکھے گا جانے گا جبکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو معراج میں تمام احوال عالم ارواح اور بہشت اور دوزخ کو دکھایا تاکہ احوال قیامت کا دیکھکر اُس حشر کے دن دل اُن کا مائل و مشغول کسی طرف نہو اور

اپنی اُمّت کی شفاعت کرنے سے باز نہ رہیں اور خبر ہے کہ مصر کی عورتوں نے یوسفؑ کو دیکھتے ہی عاشق ہو کر لیموں تراشتے میں ہاتھ کاٹ ڈالے یہ دیکھکر آتش غیرت نے گریبان عشق سے زلیخا کے سر مارا مانند مرغ بسمل کے تڑپنے لگی رو رو کے کہنے لگی ہے ہے میں نے کیا بُرا کام کیا صد افسوس ہے کہ بیوقوفی سے میں معشوق کیلئے بیچ دریائے رنج و بلا کے غوطے کھاتی ہوں کہ ہنوز کشتی مُراد کنارے میں مقصود کے نہ پہنچی کہ غیروں کو یہ متاع دکھانا محض بیخبری ہے میری اب صلاح یہ ہے کہ یوسفؑ کو اُنسے چھپایا چاہیئے اور قید خانے میں بھیجدیا چاہیئے یہ سب حقیقتیں جب عزیز مصر کو معلوم ہوئیں کہ مصر کے لوگ اس وقوع ماجرے سے آگاہ ہوئے تب نادم ہو کر باتفاق زلیخا کے یوسفؑ کو بندی خانے میں بھیجا چنانچہ قولہ تعالےٰ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ۔ ترجمہ پھر یہ سوجھا لوگوں کو ان نشانیوں کے دیکھنے پر کہ قید رکھیں اسکو ایک مدّت فائدہ اگرچہ نشان سب دیکھ چکے کہ سب گناہ عورت کا ہے تو بھی اُنکو قید کیا چاہیئے تا بدنامی خلق میں عورت سے اُترے اسواسطے کہ اسکی نظر سے دُور رہے تب یوسفؑ تاج مکلّل سر پر رکھکر اور لباس فاخرہ پہناکر کمربند زری کا کمر میں باندھکر سجا کے قید خانہ میں بھیجا یہاں کے موکلوں نے اُنکو اس حشمت کے ساتھ دیکھکر زلیخا کے پاس آدمی بھیجا کہ قیدی کو نہ چاہیئے اس حشمت کے ساتھ بھیجنا حکم ہو تو سب پوشاک اُسکے بدن سے اتروا ڈالیں حکم ہوا یوسفؑ قیدی نہیں وہ حصاری ہے میں نے اسلئے وہاں بھیجا کہ کوئی اُسکو نہ دیکھے لوگوں کی نظروں سے محفوظ رہے اس اشارے سے اور ایک فائدہ محققوں نے لکھا ہے کہ ہر مؤمن کو موت کے وقت عمامہ شہادت کا سر پر اور لباس معرفت کا بدن پر اور کمربند خدمت کا کمر میں اور موزہ اسلام کا پاؤں میں پہنایا جائے گا جب فرشتے کہیں گے یا حق تعالیٰ اس لباس عمدہ اور خصائل حمیدہ کے ساتھ کیونکر جان قبض کیجائے حکم ہو تو سب اُتار لیویں تب حکم ہووے گا کہ یہ حصاری ہے زندانی نہیں لباس اسکا ویسا ہی رہنے دو تم جان لو وہ میرے نیک بندے ہیں بد نہیں اور اسی قصے میں آیا ہے کہ زلیخا نے حکم کیا تھا کہ اس بندی خانے کو اچھی طرح سے پاک و صاف درست کر کے ایک عمارت عالیشان تکلّف کے گنج سے پُر کر کے ایک سونے کا تخت جڑاؤ مرصع کار کا وہاں رکھوا دو اور دیبائے نفیس اس پر بچھوا دو اور عنبر و عود گوناگون خوشبو کیلئے اس میں جلا دو تب یوسفؑ کو اس تخت پر بٹھلاؤ اُس زمانے میں بادشاہ مصر کا نام ملک ریّان تھا اسکے دو غلام عقلمند صاحب ہوش تھے کسی خطا میں بادشاہ نے اُنکو قید خانہ میں بھیجا تھا ایک ساقی دوسرا طبّاخ تھا جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرمایا ہے وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ۔ ترجمہ اور داخل ہوئے اُسکے ساتھ بندی خانے میں دو جوان یوسفؑ کا حال دیکھکر اُن کے جمال پر متحیر ہو رہے اور سیرت اور عبادت اُنکی دیکھکر نزدیک جا بیٹھے باتیں کرنے لگے ہر شخص اپنے اپنے قصوں کو بیان کرنے لگا جب تین دن گذر گئے ساقی نے خواب میں دیکھا خوشہ انگور کا نچوڑتے اور طبّاخ نے دیکھا تھا کہ روٹی

سر پر اُسکے رکھی ہے اور پرند سب ہوا پر سے آکے لیجاکے کھاتے ہیں دوسرے دن اُس خواب کو آپس میں قیل وقال
کرکے کہنے لگے تعبیر اس خواب کی یوسفؑ سے پوچھا چاہیئے دیکھیں وہ کیا جواب دیتے ہیں بعدہٗ وے حضرت یوسفؑ کے
پاس جاکر بولے کہو تو میاں اسکی تعبیر کیا ہے حضرت نے جواب دیا ذرا ٹھہرو تب کہونگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
ہے قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ
مِنْهُ ۭ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا
بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ۭ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ۭ اِنِّىْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ترجمہ کہنے لگا
اسمیں سے ایک میں دیکھتا ہوں کہ میں نچوڑتا ہوں شراب اور دوسرے نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ اٹھا رہا ہوں
اپنے سر پر روٹی کہ جانور کھاتے ہیں اسمیں سے بتا ہم کو اسکی تعبیر ہم دیکھتے ہیں تجھکو نیکی والا بولا نہ آنے پاوے گا تمکو کھانا
جو ہر روز تمکو ملتا ہے مگر بتا چکونگا تم کو اسکی تعبیر اُسکے آنے سے پہلے یہ علم ہے کہ سکھایا مجھکو میرے رب نے میں نے چھوڑا
دین اُس قوم کا کہ یقین نہیں رکھتے اللہ پر اور آخرت سے وے منکر ہیں یعنے جس نے شراب دیکھی تھی وہ بادشاہ کا شراب
ساز تھا اور دوسرا نان پز تھا لیکن خلاف عادت دیکھا کہ سر پر سے جانور نوچتے ہیں زہر کی تہمت میں دونوں قیدی
تھے آخر نان پز پر ثابت ہوا فائدہ دوسری قید میں حق تعالے نے یہ حکمت رکھی تھی کہ ان کا دل کافروں کی محبت سے
ٹوٹا تو دل پر اللہ کا علم روشن ہوا چاہا کہ اوّل اُنکو دین کی بات سُناویں پیچھے تعبیر خواب کی کہیں اسواسطے تسلّی کردی تاکہ
نہ گھبرا دیں اور کہا کہ کھانے کیوقت وہ بھی بتا دونگا قصے میں یوں آیا ہے کہ یوسفؑ نے جب اُن دونوں جوانوں کو دیکھا
کہ دانا عقلمند ہیں چاہا کہ اوّل انکو اسلام کی دعوت کریں اسلئے تعبیر خواب میں ذرا اُن کی تامل کیا پیچھے کہدیا بعدہٗ کہا اُن
سے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے سکھایا ہے وے بولے خدا تمہارا کون ہے بولے خدا میرا وہی ہے جو سارے جہان کا صاحب
ہے وے بولے تمہارا کونسا دین ہے جو تم ہمارے بتوں سے بیزار ہو یوسفؑ نے فرمایا میں موافق ہوں اپنے باپ دادا
کی راہ کے وہ بولے تمہارا باپ دادا کون ہے حضرت نے فرمایا باپ میرا یعقوبؑ بن اسحاقؑ بن ابراہیم خلیل اللہ علیہم السلام
ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَاۗءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ
مِنْ شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَي النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ ترجمہ اور پکڑا
میں نے دین اپنے باپ دادوں کا ابراہیمؑ اور اسحاقؑ اور یعقوب علیہم السلام کا ہمارا کام نہیں کہ شریک کریں اللہ کا
کسی چیز کو یہ فضل ہے اللہ کا ہم پر اور سب لوگوں پر لیکن بہت لوگ شکر نہیں کرتے ہمارا اس دین پر رہنا سب
خلق کے حق میں افضل ہے کہ ہم سے راہ سیکھیں وے بولے ہم کس چیز کو پوجتے ہیں حضرت نے کہا تم اُسکو پوجتے ہو
جو خدائی کے لائق نہیں انہوں نے کہا تم پیغمبر زادے کہلاتے ہو غلام کس طرح ہوئے حضرت نے فرمایا بھائیوں نے

مجھے حسد کر کے بیچ ڈالا ہے اسی طرح تمام احوال شرح وار کہدیا تب اُن لوگوں نے کہا کہ آپ ہم کو کیا فرماتے ہیں اپنے دین پر ثابت رہیں یا پھر جاویں حضرت نے فرمایا دل میں اپنے تصور کر کے دیکھو کس کا دین بہتر ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا یَا صَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَ اَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ترجمہ اے رفیقو بندیخانے کے بھلا کئی معبود جُدا جُدا بہتر یا اللہ اکیلا زبردست پس حضرت نے فرمایا اے یارو بندیخانے کے تمہاری ساتھ ہم کو یہاں رہنے کا اتفاق ہوا بھلا دیکھو تو تمہارے کتنے خدا ہیں تم اپنے ہاتھوں سے بتوں کو بنا کے پوجتے ہو خدا اقرار دیتے ہو اُنسے نہ کچھ نفع ہو سکتا ہے نہ ضرر اُنکو پوجنا تمہارے باپ دادوں کا محض عبث ہے پوجنا سوائے خدا کے کسی کو روا نہیں بمصداق اس آیت کے قولہ تعالیٰ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ترجمہ تم نہیں پوجتے ہو سوائے اُسکے مگر نام ہی رکھ لئے ہیں تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے نہیں اُتاری اللہ نے اُنکی کوئی سند حکومت نہیں سوائے اللہ کے کسی کی اُسی نے فرما دیا کہ نہ پوجو مگر اُسی کو یہی ہے راہ سیدھی ولیکن بہت لوگ نہیں جانتے تب وہ دونوں قیدی یوسفؑ کے دین پر ایمان لائے اور بولے حضرت سے کہ ہم اپنے دین کو چھوڑ کر تمہارے آبا و اجداد کے دین پر ایمان لائے اور مسلمان ہوئے ہیں اب ہمارے خواب کی تعبیر بیان کیجیے تب حضرت نے فرمایا اے رفیقو بندیخانے کے تم دونوں میں جو ایک نے دیکھا ہے شراب بھرتے خواب میں اسکی تعبیر یہ ہے کہ کل بادشاہ اُسکو قید سے خلاص کریگا اور خوش کریگا خلعت دیگا اور وہ اپنے خاوند کو پلاوے گا شراب اور اُسنے جو سر پر اپنے روٹی کا خوان دیکھا ہے خواب میں اور اُڑتے جانور آکے کھاتے ہیں اُسکی تعبیر یہ ہے کہ کل وہ سولی پر چڑھے گا اور جانور اسکے سر سے مغز کھاویں گے بمصداق اس آیت کے قولہ تعالیٰ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ؕ ترجمہ اے رفیقو بندیخانے کے ایک جو ہے تم دونوں میں سے سو پلاوے گا اپنے خاوند کو شراب اور دوسرا جو ہے سو سولی پر چڑھیگا پھر کھاویں گے جانور اُسکے سر سے مغز فیصل ہوا کام جسکی تحقیق تم چاہتے تھے اور حضرت یوسفؑ نے کہدیا تھا جس کو خواب کی تعبیر کہی تھی کہ کل قید سے خلاص پاؤگے اپنے خاوند کو شراب پلاؤگے اور ہماری بات بھی کہیو تم اپنے بادشاہ سے کہ ایک جوان بیگناہ قید میں پڑا ہے پس اس بات کو اللہ نے نہ پسند کیا اور بیزار ہوا اسکو بھول کر یوسفؑ نے غیر سے نجات مانگی تب ساقی کے ذہن سے اس بات کو بُھلا دیا تھا کہ یوسفؑ کی بات بادشاہ سے نہ کہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ترجمہ اور کہدیا یوسفؑ نے اسکو کہ جو بچیگا اُن دونوں

ہیں سے میرا ذکر کیجیو اپنے خاوند کے پاس سو بھلا دیا اسکو شیطان نے ذکر کرنا اپنے خاوند سے پھر رہ گیا یوسف قید میں
کئی برس اکثر لوگ کہتے ہیں کہ حضرت یوسفؑ قید میں سات برس رہے مروی ہے کہ جبرئیلؑ نے کئی دفعہ قید خانہ میں
آکے دیکھا حضرت یوسفؑ کو عبادت کرتے اور دعا مانگتے تب کہا اے یوسفؑ تم نے کیوں نہیں نجات مانگی تھی اللہ سے
اس سے پہلے اور تم نے مخلوق سے اپنی نجات چاہی کہ میرا ذکر کیجیو اپنے بادشاہ کے پاس یہ اور گذر چکا ہے اب اُسکے
بدلے سات برس قید میں رہو گے حضرت نے فرمایا خدا جس میں راضی ہے اس پر شاکر ہوں اور بولے اے جبرئیلؑ آپ
سب مخلوق میں سے پاک تر ہیں کیونکر اس قید خانہ کثیف میں تشریف لائے جبرئیلؑ نے فرمایا کہ تمہارے آنے کے باعث
اللہ نے اس گھر کو پاک و صاف کیا پھر حضرت یوسفؑ بولے اے جبرئیلؑ کس گناہ سے مجھکو اللہ نے اس قید میں ڈالا اور
اپنی شفقت و رحمت سے اس ذلت و خرابی میں رکھا حضرت جبرائیلؑ نے فرمایا تم نے شوق سے اس ذلت کو
اختیار کیا ہے خدا کے توکل پر اپنے کام کو نہ چھوڑا وہ قاضی الحاجات ہے جو اُس سے مانگو گے سو پاؤ گے اور تم نے قید
ہی مانگی تھی سو پائی قولہ تعالیٰ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ
كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
ترجمہ بولا یوسفؑ اے رب مجھکو قید پسند ہے اسبات سے جس طرف مجھکو بلاتی ہیں اور اگر تو نہ دفع کرے گا مجھ سے انکا فریب
تو شاید مائل ہو جاؤں اُنکی طرف اور ہو جاؤں بے عقل سو قبول کرلی دعا اس کی رب نے پھر دفع کیا اُسنے انکا فریب
وہی ہے سننے والا خبردار پس ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اپنے مانگنے سے قید میں پڑے لیکن اللہ نے اتنا ہی قبول فرمایا کہ
اُن کا فریب دفع کیا اور قید ہونا قسمت میں تھا سو ہوا آدمی کو چاہیئے کہ گھبرا کے اپنے حق میں بُرائی نہ مانگے لازم
ہے کہ بھلائی مانگے مگر جو مقدر میں ہے سو ہوگا جبرئیلؑ سے حضرت یوسفؑ نے پوچھا اے جبرئیلؑ هَلْ عِنْدَكَ خَبَرُ
وَالِدِيْ ترجمہ اے جبرئیلؑ میرے والد کی خبر تم کو کچھ معلوم ہے جبرئیلؑ نے کہا دَخَلَ بَيْتَ الْاَحْزَانِ وَهُوَ كَظِيْمٌ عَمِيَ
ترجمہ کہا جبرئیلؑ نے گھر میں بیٹھے ہوئے غم کرتے ہیں اور روتے روتے آنکھیں جاتی رہی ہیں رات دن عبادت کرتے
ہیں اور یہی کام ہے پھر پوچھا کہ حق تعالیٰ نے میرے باپ کو اس میں کیوں مبتلا کیا ہے کہا کہ تمہاری محبت نے ایسا کیا ہے
خدا کو پسند نہیں کہ اپنے خالق کو چھوڑ کر مخلوق سے یاری و مددگاری مانگے یوسفؑ نے کہا کہ اتنا رنج اٹھاتے ہیں آخر
کو کچھ فلاح ہوگی یا نہیں کہا کہ ہر روز ایک شہید کا درجہ ملے گا حضرت نے کہا تو کچھ مضائقہ نہیں روایت کی گئی ہے
یوسفؑ نے جب تعبیر خواب کی ان دونوں جوانوں کو کہدی اسکے ایکدن کے بعد ملک ریان نے اُن دونوں جوانوں
کو قید سے خلاص کیا ساقی کو قید سے نوازش فرمائی خلعت بخشا اور باورچی کو سولی پر چڑھا دیا اور جانور سب آکے
مغز گوشت آنکھیں اُسکی سب کھا گئے اور ساقی کے دل سے وہ بات جو یوسف علیہ السلام نے کہی تھی شیطان نے بھلا دی

تھی کہ وہ اپنے بادشاہ سے حضرت کی بات نہ کہہ سکا اسلئے حضرت یوسف علیہ السلام قید خانہ میں سات برس تک رہے بعضوں نے کہا ہے نو برس شب و روز عبادت کرتے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے اور درس دیتے تھے اور زلیخا اُنکے لئے غم و اندوہ میں رات دن پیچ و تاب کھاتی رہتی اور وہ پانچ عورتیں جو حضرت یوسف علیہ السلام پر عاشق تھیں وہ دونوں وقت حضرت کے لئے کھانا قید خانے میں بھیجا کرتیں حضرت کچھ کھا لیتے اور سب قیدیوں کو دے ڈالتے قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ملک ریان نے ایک شب خواب میں دیکھا تھا کہ سات گائیں فربہ موٹی کہ اُنکو سات گائیں دُبلی آکر کھا گئیں پھر سات بالیاں غلہ کی ہری تازی دیکھیں کہ اُنکو سات بالیاں سوکھی آکے کھا گئیں بادشاہ نے اس بات سے متحیر ہو کر اپنے نجومیوں کو بُلا کر یہ ماجرا خواب کا بیان کیا سب نجومی اسکی تعبیر سے حیران رہے کہنے لگے یہ اُڑتے اچنبھے کا خواب ہے اسکی تعبیر ہم نہیں جانتے بادشاہ حیران رہا کہ اسکی تعبیر کون کہہ سکیگا کس سے پوچھیں وہ ساقی غلام جو دونوں جوانوں میں سے بچا تھا بادشاہ کے پاس اُسوقت حاضر تھا بعد مُدّت کے یوسف علیہ السلام کی بات اُسکو یاد آئی تب اُس نے اپنے بادشاہ سے کہا کہ اس خواب کی تعبیر ایک شخص کہہ سکتا ہے ایک دن ہم دونوں نے خواب دیکھے تھے کہ میں جام شراب بھرتا ہوں خم سے پیالے میں اور طباخ نے دیکھا تھا سر پر اپنے روٹی کا خوان اور اُڑتے جانور آکے اُسے کھاتے ہیں چنانچہ بیان اس کا اُوپر گذر چکا ہے یوسفؑ نام ایک شخص کا ہے اُس کے پاس یہ بیان کیا اُس نے خواب کی تعبیر جو کہی تھی سو ہاتھوں ہاتھ سچ پائی اگر حکم عالی ہو تو اُسے بُلا دیں وہ خواب کی تعبیر کہہ سکتا ہے تب حکم ہوا ساقی نے یوسفؑ کے پاس جا کر بہت عذر خواہی کی کہ میں تمہاری بات بادشاہ سے کہنے کو بھول گیا تھا تب حضرت نے اس سے کہا کہ چُوک ہونا تمہارا یہ گردش تھی میری تقدیر میں اور بھی قید خانے میں رہنا تھا اُس نے کہا کہ بعد مُدّت کے مجھکو تمہاری بات یاد آئی بزرگیاں میں نے تمہاری بادشاہ سے بیان کیں بادشاہ نے خوش ہو کے مجھکو تمہارے پاس بھیجا ہے اور کہا ہے کہ اس خواب کی تعبیر کہیئے قولہ تعالیٰ وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَىٰ سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ ۖ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِن كُنتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ ۔ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ ۖ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ ترجمہ اور کہا بادشاہ نے میں نے خواب دیکھا سات گائیں موٹی اُنکو کھاتی ہیں سات گائیں دُبلی اور سات بالی ہری تازی اور دوسری سوکھی ہیں درباروالو تعبیر کہو مجھ سے میرے خواب کی اگر ہو تم خواب کی تعبیر کرنے والے بولے یہ اُڑتے خواب ہیں ہم کو ان خوابوں کی تعبیر معلوم نہیں تب یوسف علیہ السلام نے ساقی سے اس خواب کی تعبیر کہدی اور اُسنے بادشاہ کو جا کر سُنا دی سات برس جہان میں ارزانی رہے گی اور کھیتی خوب ہوگی بعدہٗ قحط عظیم ہوگا زراعت کم ہوگی لوگ دُکھ اور اذیت اُٹھائینگے سارے لوگ اس خواب کی تعبیر سُنکر حیرت میں آگئے پس ملک ریان نے کہا اس کی کیا تدبیر کیا

چاہیئے اے ساقی پھر اچھی طرح جاکے پوچھ آ پھر ساقی نے حضرت یوسفؑ کے پاس جاکے پوچھا قولہ تعالیٰ یُوسُفُ اَیُّھَا
الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْکُلُھُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ
لَّعَلِّیْٓ اَرْجِعُ اِلَی النَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَعْلَمُوْنَ ترجمہ ساقی نے جاکر کہا اے یوسفؑ سچی بات کہدے ہم کو اس خواب کی سات گائیں
موٹی انکو کھاتی ہیں سات گائیں دبلی اور سات بالی ہری اور دوسری سات بالی سوکھی کہو تو میں لے جاؤں لوگوں کے پاس
شاید انکو معلوم ہو تمہاری قدر تب حضرت یوسفؑ نے کہا کہ سات برس کھیتی کروگے بعد اسکے سات قحط ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ
ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ
بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِیْهِ یُغَاثُ النَّاسُ وَفِیْهِ یَعْصِرُوْنَ ترجمہ کہا یوسفؑ نے تم کھیتی کروگے سات برس محنت سے پس جو
جو کچھ کاٹو تم پس چھوڑ دو اسکو بیچ بالیوں اُسکی کے مگر تھوڑا اس میں سے جو کھاؤ تم پھر آوینگے اسکے پیچھے سات برس سختی کے
کھاویگے جو رکھا تم نے انکے واسطے مگر تھوڑا جو روک رکھوگے پھر آئے گا اسکے پیچھے ایک برس اس میں مینہہ پاوینگے لوگ اور
اسمیں نچوڑینگے یعنے رس نچوڑنا شراب سازوں کیواسطے کہا سات برس کا غلہ ذخیرہ بالیوں میں خوشوں میں رکھوایا تا زمین
گل نہ جاوے اور کیڑا نہ لگے سات برس تک قحط ہوگا جب تک پورا پڑے پس ساقی نے جو جو تعبیر خواب کی حضرت یوسفؑ
سے سنی ملک ریان کو جاکے سب سنادی اور مصر کے لوگ سنکر حیرت میں آگئے تصدیق کی بادشاہ نے اُسکی اور پسند کیا کہ
یہ شخص عقلمند دانا قابل وزارت کے ہے بعدہٗ ساقی سے پوچھا کہ وہ شخص کیسا ہے اور اطوار اُسکے کیسے ہیں ساقی بولا
وہ عقلمند صالح اور صفتیں اسکی بیان سے باہر ہیں عزیز نے اسکو مالک ابن زعر سوداگر سے مول لیکر بطور غلام کے اپنے
گھر رکھا تھا بادشاہ نے پوچھا اسکو قید میں کیوں رکھا ہے بولا وہ شخص کہتا ہے کہ میں کسی کا غلام نہیں بھائیوں نے
مجھے حسد اور دشمنی سے بیگناہ مالک ابن زعر کے پاس بیچ ڈالا ہے اور اسیطرح احوال یوسفؑ کا بادشاہ کے پاس
ساقی نے بیان کیا بادشاہ نے یہ سنکر بہت تاسف کیا اور قید خانے کے امین اور داروغہ کو بلا کر پوچھا کہ یوسفؑ کیسا
آدمی ہے اور خصلت اسکی کیسی ہے تم جانتے ہو انہوں نے کہا ایسا جوان خوبصورت پیدا نہیں ہوا ہے بلکہ ایسا دیکھنے
میں نظر نہیں وہ مثل ماہ شب چہاردہم کے ہے شب و روز دعا و تسبیح و تہلیل و عبادت میں مشغول رہتا ہے اور تمام بندیوں
کو درس تدریس دیتا ہے اور لوگوں کی غمخواری کرتا ہے جتنی چیزیں اسکے لئے کھانے کو آتی ہیں سب محتاج اور فقیروں کو دے
ڈالتا ہے وہ کچھ نہیں کھاتا اور کسی کو آزار نہیں دیتا وہ پیغمبر زادہ کہلاتا ہے تب بادشاہ نے پوچھا اُس کا کھانا پینا کون دیتا
ہے کہاں سے آتا ہے وہ بولا کبھی کبھی زلیخا اور مصر کی فلانی پانچ عورتیں محبت سے مخفی بھیجتی ہیں لیکن وہ جوان قبول
نہیں کرتا کچھ نہیں کھاتا معلوم ہوتا ہے کہ عزیز نے اسکو بے گناہ عورت کی تہمت سے قید میں ڈالا ہے تب بادشاہ نے

کہا کہ عزیز کو بلاؤ جب عزیز حاضر ہوا اُس سے بادشاہ نے پوچھا کہ اس صالح نیک مرد کو تم نے کس لئے قید میں ڈالا ہے ناحق
مرد خدا کو کیوں اذیت دیتا ہے تو اُسکو کہاں سے لایا وہ بولا حضور جانتے ہونگے میں نے مالک ابن زعر سوداگر سے مول لیا ہے
بیٹا کر کے رکھا تھا اور سارے گھر کا مالک و مختار کیا تھا میں نہیں جانتا تھا کہ وہ میری خیانت کرے گا اور میرے گھر میں
بدنظر رکھے گا اسلئے میں نے اسبارے میں پکڑ کے اُسے قید رکھا ہے بادشاہ نے ساقی سے کہا کہ تم عزت و اکرام سے یوسف
کو گھوڑے پر سوار کر کے میرے پاس لاؤ تب ساقی نے بادشاہ کے فرمانے سے یوسف علیہ السلام کے پاس جا کے جو باتیں
بادشاہ اور عزیز مصر سے ہوئی تھیں ساری اُنسے بیان کیں حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ سُنکر ساقی سے کہا تم بادشاہ
کے پاس جا کے بولو بے رضا عزیز کے میں نہیں آسکتا ہوں اُسکی رضا چاہیئے اور اُن عورتوں سے پوچھنا چاہیئے کہ جنہوں نے
مجھے دیکھ کے بیہوش ہو کے لیموں تراشنے میں اپنے ہاتھ کاٹے تھے کہ میں گنہگار ہوں یا اور کوئی گنہگار ہے اسکی تحقیقات
کیا چاہیئے بموجب فرمانے بادشاہ کے ساقی نے جا کے حضرت یوسفؑ سے کہا اور یوسفؑ نے جو کہا بادشاہ سے آکے بیان
کیا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ ۚ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ
مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ترجمہ اور کہا بادشاہ نے لے آؤ اُسکو میرے پاس
پھر جب پہونچا اُسکے پاس آدمی کہا پھر جا اپنے خاوند کے پاس اور پوچھ اس سے کیا حقیقت ہے اُن عورتوں کی جنہوں
نے اپنے ہاتھ کاٹے میرا رب تو فریب ان کا سب جانتا ہے اور وہ عورتیں شاہد ہیں بادشاہ پوچھے تو قصہ کھولدیں کہ تقصیر
کس کی ہے پھر ساقی نے یوسف سے یہ ماجرا سُنکر بادشاہ سے جا کے کہا بادشاہ نے زلیخا اور سب عورتوں کو بلا کر پوچھا
چنانچہ قولہ تعالیٰ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدتُّنَّ يُوسُفَ عَن نَّفْسِهِ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِن سُوءٍ ۚ
قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ترجمہ پوچھا بادشاہ
نے اُن عورتوں سے کیا حقیقت ہے تمہاری جب تم نے پھسلایا یوسفؑ کو اُسکے جی سے بولیں حاشا للہ ہم کو نہیں
معلوم اُس پر کچھ برائی بولی عورت عزیز کی اب کھل گئی ہے سچی بات میں پھسلایا تھا اُسکو اُسکے جی سے اور وہ سچا ہی
حضرت یوسفؑ نے سب کا فریب دکھایا اسواسطے کہ ایک کا فریب تھا اور اُسکی سب مددگار تھیں اور فریب والی کا نام
نہ لیا حق پرورش کا لحاظ رکھا بادشاہ نے اُن عورتوں کو بُلوا کے پوچھا کہ تم نے یوسفؑ کی خواہش کی تھی یا اُسنے تم
سچ کہو وے بولیں کہ ہم نے کبھی ایسا حُسن نہ دیکھا تھا جب اُس لڑکے کو دیکھا تو ایکبارگی بیہوش ہو کر اپنے ہاتھ کاٹے اور
سچ ہے ہم نے اسکو طلب کیا تھا وہ بیگناہ قید میں پڑا زلیخا نے جب دیکھا کہ حال اپنا انکشاف ہوتا ہے تب بادشاہ سے کہنے
لگی اے بادشاہ تم اُن سے کیا پوچھتے ہو جو کچھ خطا ہوئی ہے سو مجھ سے ہوئی ہے جو شخص منکر ہوتا ہے تو حاکم اُسکو گواہ سے
ثابت کرتا ہے میں تو آپ اقرار کرتی ہوں کہ یہ گناہ مجھ سے صادر ہوا ہے اور یوسف کو بے گناہ قید میں ڈالا میں اُسکے عشق

میں بیقرار ہوئی ہوں اب مجھکو چاہیئے سو کیجئے سزاوار ہوں اسکی یہ الحاح وزاری سن کے لوگ متعجب ہو رہے اور سب کے
سب آنسو ڈبڈبا کے رہ گئے اور عزیز نے یہ حال زلیخا کا دیکھکر شرمندہ ہو کر اُسے چھوڑ دیا چندروز اُسی غم میں رہا بعدہٗ
انتقال فرمایا بادشاہ یوسفؑ کے لئے مضطرب ہوا اور فرمایا کہ یوسفؑ کو میرے پاس لاؤ جب یوسفؑ آئے بادشاہ نے
بہت عزت سے بٹھایا اور وہ سارا احوال عزیز کا سنادیا یوسفؑ نے کہا کہ میں نے جو کہا کچھ عزیز کے شرمندہ کرنے کیلئے نہیں
کہا میرا مطلب یہ تھا کہ اسکو معلوم ہو کہ مجھ سے خیانت نہیں ہوئی قولہ تعالیٰ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللّٰهَ
لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ترجمہ کہا یوسفؑ نے یہ تحقیقات اسواسطے کی ہے تاکہ جانے خاوند اُس کا عزیز یہ کہ میں نے
خیانت نہیں کی اسکی غائبانہ اور تحقیق اللہ نہیں مطلب کو پہنچاتا خیانت کرنیوالوں کو خبر ہے کہ جس وقت یوسفؑ نے
کہا کہ میں بے گناہ ہوں خیانت نہیں کی اسوقت جبرئیلؑ وہاں تھے اور کہا کہ یَا یُوْسُفُ اَوَلَا هَمَمْتَ اے یوسفؑ
کیا تو نے قصد نہیں کیا تھا حضرت اسبات سے بہت نادم ہوئے اور آب دیدہ ہو کے کہنے لگے قولہ تعالیٰ وَمَا أُبَرِّئُ
نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ ترجمہ نہیں پاک کہتا میں اپنی جان
کو تحقیق جی البتہ حکم کرنیوالا ہے ساتھ برائی کے مگر جو رحم کرے پروردگار میرا تحقیق پروردگار میرا بخشنے والا مہربان ہے راویوں
نے روایت کی ہے کہ ملک ریان نے حضرت یوسفؑ کے ساتھ چالیس زبان میں بات کی تھی سب جواب اُس کا حاضر دیا تھا
تب بادشاہ نے عزیز کو کہا کہ اسے میں نے تم سے امین اور گویا اور صاحب مرتبہ زیادہ پایا قولہ تعالیٰ فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ
إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ ترجمہ پھر باتیں کیں اُسنے کہا تحقیق تو آج نزدیک ہمارے مرتبے والا ہے پس اب
عزیز کا علاقہ سرکار سے موقوف ہوا اور یوسفؑ کو اپنے پاس رکھا بادشاہ نے حضرت یوسف سے کہا میں تم کو خدمت وزارت
کی دوں گا آپنے کہا کہ میں وزارت نہیں مانگتا کیونکہ خبرگیری لوگوں کی مجھ سے نہ ہوسکے گی پھر بادشاہ بولا کہ عزیز کا
کام تم کو دوں گا وہ بولے نہیں کیونکہ حق عزیز کا مجھ پر بہت ہے وہ اپنے قائمقام رہے اس کا کام لینا مجھکو نہایت بدنامی
ہے پھر بادشاہ بولا تم کیا چاہتے ہو وہ بولے مجھکو سارے ملک کے اناج وغلے کا مختار کردو تو بخوبی کام اس کا انجام
مجھ سے ہوسکے گا تب سرکار کا بھی کام آسان ہوگا اور رعایا کا بھی عدل وفلاح ہووے گا اس کام سے حضرت کی یہ
غرض تھی کہ اس زمانے میں جو بادشاہ رعیت پر ظلم کرتا تو آدھا حصہ غلے کا رعیت سے لیتا اسلئے حضرت یوسفؑ نے بادشاہ
سے سارے غلّے کی مختاری مانگی تاکہ رعیتوں پر نظر عدل کی کریں تب بادشاہ نے اُنکو اس کام پر مقرر کیا اس سے تمام
خلق خوش اور راضی ہوئی اور غلہ بہت جمع کیا جب سال تمام ہوا بادشاہ اُنکے نیک اطوار دیکھ کے خوش ہوا اور رعیت
پروری بھی معلوم کی تب بادشاہ نے اپنا تاج شاہی اُنکے سر پر رکھدیا اور تلوار اپنی کمر سے کھول کر اُنکی کمر سے
باندھی اور تخت مرصع زرد یاقوت سے جڑا ہوا کہ طول اُسکا تیس گز اور عرض اُس کا دس گز تھا لباس زرق برق

بیش قیمت کا اُن کو پہنا کے اُسی تخت پر بٹھایا اسوقت چہرۂ مبارک اُن کا ایسا ہوا کہ مانند ماہِ شب چہاردہم کے چمکتا رہا جو شخص اُن کیطرف نظر کرتا تو مانند آئینے کے چہرہ اپنا اُسمیں نظر آتا اور حضرت کے چہرے کی لطافت اور صفائی اسقدر تھی کہ اُسے دیکھ کے آفتاب شرمندہ ہوتا تھا اور جملہ ارکان دولت اور اعیان سلطنت بادشاہ کے اُنکی خدمت میں حاضر رہتے اور تمام کاروبار مصر کا اُنکو سپرد ہوا اور سارے مصر میں اُنکا سکّہ جاری ہوا اور بعد فوت عزیز کے تمام خزائن اُسکے حضرت یوسفؑ کی ملک میں آگئے اور بادشاہ نے سلطنت سے ہاتھ اُٹھایا خانہ نشین ہوا جب بادشاہ نے اُنکو مصر کا والی کیا تب حضرت نے تمام اناج وغلّہ مصر میں لاکے جمع کیا القصّہ وہ سات برس گذرے بعدہٗ جبرئیلؑ نے آکے خبر دی کہ فلانی شب فلانی گھڑی میں قحط نازل ہوگا حضرت یوسفؑ یہ سُنکر انتظار اسی شب کے رہے جب وقت پہنچا تب سب کو فرمایا کہ اناج وغلّہ سب میرے پاس لاکر موجود کرو کیونکہ گرسنگی خلق اللہ پر آپہنچی ہے جب قحط کی مُصیبت نازل ہوئی تب خلائق شہروں کی بادشاہ مصر کے پاس آکر حاضر ہوئی فریاد کرنے لگی الجوع الجوع یہ خبر حضرت یوسف علیہ السّلام کو پہنچی کہ خلائق بھوک سے تکلیف پاتی ہیں اور عاجز ہوئی ہیں تب وہ غلّہ جو جمع کیا تھا سو سب بانٹنے لگے تب لوگوں کی کچھ تسلّی خاطر ہوئی اور جان آئی اور جب قحط نازل ہوا زلیخا آہ وزاری کرنے لگی یوسف علیہ السّلام کا نام جو شخص زلیخا کے پاس لیتا انعام واکرام دیکر اسکو رخصت کرتی بہت روپئے دیتی جتنی دولت تھی سب اُنکی راہ میں لٹادی یہانتک کہ محتاج ہوگئی اور شب وروز یوسفؑ کے لئے روتے روتے بڑھیا ضعیفہ ہوگئی اور دونوں آنکھوں کی روشنی جاتی رہی آخر چلنے سے معذور ہوگئی ہر روز اُسکو لونڈیاں محافہ میں رکھ کے بر سر راہ یوسف علیہ السّلام کھڑی رکھتیں تاکہ خاک پا یوسف علیہ السّلام کے گھوڑے کی توتیائے چشم اپنی کریں چند روز آتش فراق میں اسطرح جلتے گذرے یوسفؑ کی حشمت ودبدبہ بادشاہی کا اسقدر تھا کہ جس وقت حضرت گھوڑے پر سوار ہوکر نکلتے تو چالیسؑ ہزار جوان سلح پوش اور چار ہزار جوان بالکمر بند زرّین اور ایک ہزار صاحب ہوشمند ہمراہ چلتے خبر ہے کہ ایک دن حضرت یوسفؑ سوار ہوکر سیر کرتے ہوئے مرضی آلہی سے اُسی راہ میں جا پڑے کہ جس جا پر زلیخا تھی لونڈیوں نے اُن کو دیکھکر زلیخا کو جاکر خبر دی کہ اے زلیخا یوسفؑ یہاں آموجود ہوا ہے بمجرد سُنتے ہی زلیخا بے تحاشا دوڑی آئی یوسف علیہ السّلام کو پُکارنے لگی اے کریم ابن کریم ذرا ٹھہر جا قصّۂ اندوہ اس ضعیفہ کا سُن جا حضرت نے یہ سنتے ہی وہیں گھوڑے کو کھڑا کیا اور بولے اے زلیخا یہ کیا حال ہے تیرا کہاں ہے وہ حُسن وجمال وخوبی تیری بولی کہ تیرے عشق نے سب برباد کیا حضرت نے فرمایا کہ ہنوز وہی عشق تیرا موجود ہے وہ بولی کہ ہاتھ کا چابک میرے مُنہ کے پاس لاکے ذرا دیکھ حضرت نے ہاتھ اپنا دراز کیا تب زلیخا نے ایسی ایک آہ آتشین دسوز ان سے چھوڑی کہ اُس سے چابک حضرت کے ہاتھ کا گرم ہوگیا مارے تپش کے حضرت نے چابک اپنے ہاتھ سے زمین پر چھوڑ دیا زلیخا بولی اے یوسفؑ آج چالیسؑ برس ہوئے یہ شعلہ آتش میرے دل پر جلتا ہے تیرے عشق میں جل گئی ہوں

دیکھ ذرا شعلۂ آتش میرے دل کا تجھکو برداشت نہ ہوا چابک زمین پر ڈالدیا میں کیونکر تیرے لئے شب و روز یہ پیچ و تاب کھاتی
رہی ہوں یوسف علیہ السلام یہ حال تباہ زلیخا کا دیکھکر اتر پڑے اور زمین پر بیٹھکر بولے اے زلیخا تو میرے خدا پر ایمان
لا المجبر دکہنے ہی زلیخا دین اسلام سے مشرف ہوئی تب حضرت نے فرمایا اے زلیخا تو مجھ سے کیا مانگتی ہے وہ بولی کہ خدا
کی درگاہ میں میرے لئے دعا مانگو کہ وہی جمال و جوانی اور بینائی چشم کی پھر مجھکو عنایت ہو تو باقی عمر اپنی تیری خدمت
میں صرف کروں اور خدا کی عبادت میں مصروف رہوں یہ سنکر حضرت یوسفؑ نے اپنے سر کو نیچا کر لیا اور تامل میں رہے
اسی وقت وحی نازل ہوئی اے یوسفؑ تو کیا مانگتا ہے مانگ تیری دعا قبول ہے تب یوسفؑ دو رکعت نماز شکرانے کی ادا
کر کے سجدے میں آگئے اور دعا مانگی ہنوز سر سجدے سے نہ اٹھایا تھا زلیخا نے آواز دی کہ اے یوسفؑ سر اٹھا سجدے سے جو
چاہا تو نے حاصل ہوا تب حضرت نے سر سجدے سے اٹھا کے زلیخا کی طرف نگاہ کی دیکھا کہ صورت و جوانی اور بینائی چشم اس کی
دونی خدا نے عنایت کی ہے زلیخا نے جب اپنی صورت کو دیکھا شکر خدا کا بجا لائی اور ترقی ایمان کی ہوئی بعدہٗ حضرت یوسفؑ
کی طرف کچھ خیال نہ کیا چلی گئی حضرت پیچھے سے فرمانے لگے اے زلیخا تم کہاں جاتی ہو مجھے چھوڑ کر وہ بولی کہ جس نے یہ شکل و
صورت و بینائی چشم کی مجھکو بخشی ہے اسکو چھوڑ کے ناحق یوسفؑ کے پیچھے کیوں اپنے کو برباد کروں چاہیئے کہ
اسی پر خیال کروں کہتے ہیں کہ یوسفؑ نے زلیخا پر بہت خواہش کی مگر وہ بھاگتی رہی غیب سے آواز آئی اے
یوسفؑ صبر کر جلدی مت کر بعدہٗ زلیخا غم خانہ میں جا بیٹھی اور یوسفؑ نے خواستگاری میں اسکی لوگوں کو بھیجا وہ قبول
نہیں کرتی تھی چالیسؑ دن یونہی گذرے کہتے ہیں کہ اس چالیس دن کے اندر یوسف علیہ السلام نے اتنا درد زلیخا کے
لئے کھینچا کہ زلیخا نے چالیسؑ برس میں بھی ایسا نہ اٹھایا ملک ریان نے زلیخا کے پاس پیغام بھیجا اور لوگ اسکو جا کے
وعظ و نصیحت کرتے بعدہٗ اسنے نکاح قبول کیا جیسا کہ شب زفاف کو سلاطین اور ملوک کا رسم شرعی ہوتا ہے ویسا ہی
زفاف کتخدائی ہوئی اور زلیخا کو دوشیزہ پایا یعنی باکرہ پایا اور بعد مدت کے حضرت نے زلیخا سے حال گذشتہ کو پوچھا وہ بولی عزیز
مرد ضعیف تھا اور میں اسوقت جوان تھی جو کام کہ زن و شوہر میں ہوتا ہے سو میرے اور عزیز کے بیچ نہ تھا اور دوسری روایت
میں آیا ہے کہ خدا تعالی نے یوسف علیہ السلام کے لئے زلیخا کو رکھا تھا اسلئے ایک شیطان آ کے اللہ کے حکم سے عزیز اور زلیخا
کے بیچ سو رہتا عزیز کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ زلیخا ہے اور کچھ نہیں کر سکتا پس یوسف علیہ السلام اور زلیخا دونوں نے مل کر
گھر کیا ان سے دو لڑکے پیدا ہوئے ملک ریان جب بوڑھا ہوا تمام کاروبار بادشاہی کا یوسفؑ کو دیکر گوشہ اختیار کیا
یوسفؑ خلق اللہ کی پرورش کرنے لگے بقدر حاجتوں کے غلہ رعیتوں کے پاس بھیجتے اور صدقہ فقرا اور محتاجوں کو
دیتے بعد مدت کے قحط سالی آئی یہانتک کہ ایک من غلہ کا نرخ دو دو دینار اور تمامی نواح و اطراف سے مصر کی خلق اللہ
آ کے جمع ہوئی تب اہل مصر مجتمع ہو کے کہنے لگے کہ غلہ سب غیروں کے پاس نہ بیچا چاہیئے کہ ہم بھوکے مرینگے حضرت یوسفؑ سے

نے فرمایا کہ تمام خلق اللہ کا اس میں حق ہے نہ دینگے تو لوگ محتاج رہیں گے اُنکو دینا لازم ہے محروم رکھنا گناہ ہے
اُنکے پاس اگر نہ بیچوں گا تو تمام بھوکے مرجاوینگے تب بقدر حاجت کے بیچنے یہانتک کہ سارے ملک میں کسی کے ہاتھ میں
پیسہ دینار و درم نہ رہا یوسف علیہ السّلام کے خزانے میں تمام داخل ہوا جب دوسرا سال آیا تمام مویشی لوگوں کے بعوض غلّے
کے حضرت کے پاس بک گئے اور تیسرے سال میں تمام لونڈی باندی بعوض غلّے کے یوسفؑ کو لاکے سب حوالے کیں اور
چوتھے سال میں کپڑے اسباب جو کچھ تھا سب حضرت کے پاس بیچ کھایا اور پانچویں سال میں جو عقار زمین تھی بیچڈالی
اور چھٹے سال میں لوگوں نے اپنے بیٹا بیٹی کو بعوض غلّے کے حضرت کو ہبہ کیا اور ساتویں سال میں لوگوں نے اپنی ذات
کو حضرت کے پاس اجرت میں دیا کوئی آدمی ایک ملک میں باقی نہ رہا کہ تمام نوکر چاکر خدمتگار لونڈی باندی حضرت کے
ہو نہ گئے خلائق تمام تعجب میں رہی کہ کبھی ایسا بڑا بادشاہ ہم نے نہ دیکھا اور نہ سُنا یوسف علیہ السّلام نے جب خلق اللہ کو
غریب و ناچار دیکھا تب ریاّن بن ولید سے کہا کہ شُکر نعمت کا اُسکی ادا نہ ہوسکے گا ریاّن بن ولید نے کہا کہ حق ہے
جو آپ فرماتے ہیں حضور کی جو مرضی مبارک میں آوے وہی کام خلق اللہ کے حق میں کریں تب حضرت نے فرمایا کہ میں
نے اہلِ مصر کو خدا کی راہ پر آزاد کیا اور تمام مال و اسباب جس کا تھا اُسکو دیڈالا خبر ہے کہ یوسف علیہ السّلام زمانہ قحط میں ہرگز
کھانا سیر ہوکے نہیں کھاتے تھے خلق اللہ کی موافقت کرتے لوگوں نے کہا کہ آپ کیوں نہیں آسودہ ہوکر کھاتے بھوکے کیوں
رہتے ہیں کہ آپ کا ملک مصر میں انبار و خزانہ اتنا ہے حضرت نے فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں سیر ہوکر کھاؤں تو بھوکے
پیاسے کو بھول جاؤں یہ کام سرداروں کا نہیں ہے آئندہ خدا کو کیا جواب دُوں گا جب ساتواں سال تمام ہوا چالیسؓ
دن باقی رہے اور کچھ اناج و غلّہ مصر میں باقی نہ رہا لوگ مارے بھوک کے یوسفؑ کے پاس آکے ملتجی ہوئے حضرت لوگوں
کے حال کو دیکھ کے متردد ہوئے آدھی رات کو اُٹھکر خدا کی درگاہ میں تضرع و زاری کی اے ربُّ العالمین تیرے بندے
مارے بھوک کے مرجاتے ہیں اگر تو رحم نہ کرے گا تو سر آئینہ ہلاک ہو جاوینگے تب خدا کا رحم ہوا آواز آئی اے یوسفؑ تو میرا
پیارا ہے غم مت کر کہ تیری صورت کو لوگوں کی غذا کروں گا تیری صورت و جمال دیکھکر لوگ آسودہ ہو وینگے پس بحکم
الٰہی یوسف میدان میں جاکے لوگوں کو بُلاکے اپنے چہرۂ مبارک سے بُرقع اُٹھاکے سب کو دکھانے لگے حضرت کے چہرۂ
مبارک کو دیکھتے ہی اللہ کے فضل و کرم سے لوگوں کی بھُوک پیاس جاتی رہی اور کھانے کی حاجت نہ ہوئی چالیسؓ
دن کا قحط اسی طرح سے کٹ گیا بعدہٗ آٹھویں سال میں اللہ کے فضل سے کھیتی بہت ہوئی اناج بیشمار پیدا ہوا
خلائق نے قحط کی بلا سے نجات پائی اور روایت ہے کہ ایک لڑکا اندھا مادرزاد اُسکو حضرت یوسفؑ علیہ السّلام کے پاس
لائے تاکہ دعا کریں کہ اُسکی آنکھیں اچھی ہو جائیں تب حضرت نے اپنا برقع چہرۂ مبارک سے اُٹھاکے نور روشن اپنا دکھادیا
تو خدا کے فضل و کرم سے اُس کی آنکھیں اچھی ہوگئیں راویوں نے یوں روایت کی ہے کہ ملک مصر اور شام میں جب

قحط پھیل گیا کسی ملک میں اناج وغلّہ باقی نہ رہا سوائے یوسفؑ کے انبار میں تب تمام مخلوق اطرافوں کے غلّے کے لئے مصر میں جاتی تھی اور غلّہ لے آتی تھی حضرت یعقوبؑ بھی اسی قحط سالی میں گرفتار تھے تب اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم بھی مصر میں جاکے عزیزِ مصر سے اناج وغلّہ جو پاؤ خرید کرکے لے آؤ تب حضرت کے فرمانے سے دس بھائی گئے اور بنیامین کو حضرت یعقوبؑ نے اپنے خاطر جمع کے لئے رکھا انکے پاس جو کچھ مال ومتاع پشمینہ تھا شتر پر لادکے مصر کو چلے جیسا کہ حق تعالےٰ نے فرمایا وَجَاءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ترجمہ اور آئے بھائی یوسفؑ کے پھر داخل ہوئے اُسکے پاس تو اُسنے پہچانا اُنکو اور اُنہوں نے نہیں پہچانا حضرت یوسفؑ جب ملک مصر کے مختار ہوئے خواب کے موافق سات برس تک خوب آبادی کی اور ملکوں کا اناج بھرتے اور جمع کرتے گئے پھر سات برس کے قحط میں ایک بھاؤ میانہ باندھکر بکوایا اپنے ملک والوں کو اور پردیسیوں کو ایک اونٹ کے بوجھ سے زیادہ نہ دیتے اس میں تمام خلائق قحط سے بچی اور خزانہ بادشاہ کا بھرگیا ہر طرف خبر تھی کہ مصر میں اناج سستا ہے یہ سُنکر اُن کے بھائی سب آئے خریدنے کو جب مصر کے نزدیک پہنچے خبر اُنکی حضرت یوسفؑ کو پہنچی کہ ایک قافلہ کنعان سے اناج خریدنے کو آیا ہے حضرت نے فرمایا اُنہوں کو میرے پاس لاؤ جب بھائی سب یوسفؑ کے پاس آئے حضرت نے اپنے بھائیوں کو پہچانا بعضوں نے کہا ہے کہ جب بھائی سب اُنکے پاس گئے اُنہوں نے پردے سے پہچانا اور بھائیوں نے نہیں پہچانا اور بعضوں نے روایت کی ہے کہ حضرت یوسفؑ بادشاہی ٹوپی سر پر رکھ کے اور لباس شاہانہ پہنکر اور طوق زرّین گردن میں ڈال کے تخت پر بیٹھے تھے اسلئے اُنکو بھائیوں نے نہیں پہچانا اور محققون نے کہا ہے کہ اُنہوں نے یوسفؑ پر ظلم کیا تھا اور ظالموں کے دل سیاہ ہوتے ہیں اسلئے حضرت کو نہ پہچانا جب یوسفؑ نے اُنکی طرف دیکھا زبان عبری میں بات چیت کرنے لگے جب حضرت نے پوچھا تم کون ہو کہاں سے آئے ہو کیا کام کرتے ہو تمہاری شکل سے مجھکو نہایت پیار معلوم ہوتا ہے وے بولے ہم کنعان سے آتے ہیں پیشہ ہمارا شبانی ہے چونکہ ہماری ولایت میں قحط ہوا اسلئے اناج خریدنے کو ہم یہاں آئے ہیں یوسفؑ نے فرمایا کہ ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ تم جاسوس ہو شہر میں جاسوسی کو آئے ہو یہاں کا حال دریافت کرکے میرے دشمنوں کو خبر دوگے وے بولے ہم دس بھائی ایک باپ سے ہیں ہمارا یہ کام نہیں باپ ہمارے پیغمبر ہیں نام اُن کا یعقوبؑ ہے پھر حضرت یوسفؑ نے پوچھا تم سب کَے بھائی ہو وے بولے ہم بارہ بھائی تھے ایک باپ سے اور ایک ہم سے چھوٹا تھا ایک دن ہمارے ساتھ بکریاں چرانے کو میدان میں گیا تھا ہم سے جُدا ہوکے ایک کنارے پر صحرا کے جاکے بکری چرانے لگا ہم سب اس سے غافل رہے بھیڑیا اُسے کھا گیا اور اس کا ایک سگا بھائی ہے ایک بطن سے اسکو باپ نے اپنے پاس رکھا ہے واسطے تشفّی خاطر کے کیونکہ اکیلا ہے حضرت یوسفؑ علیہ السّلام نے فرمایا تمہاری اس بات کی کیا سند ہے جو تم کہتے ہو گواہ کون ہے وے بولے

اے عزیز اس شہر میں ہم بعید الوطن مسافر ہیں کوئی ہم کو نہیں پہچانتا اُسکا ثبوت کیونکر دینگے حضرت نے کہا اگر تمہارے گواہ نہیں ہیں تو جو بھائی تمہارے باپ کے پاس ہے اُسے لے آؤ تو ہم جانینگے کہ تم سب سچے ہو بولے اُسے باپ نہیں چھوڑینگے نظر سے اپنی بہت اچھا ہم باپ کو بولیں گے کوشش کرینگے ہو سکے گا تو لائینگے حضرت نے کہا کہ تم سب جاؤ ایک بھائی تمہارا یہاں قید رہے تم اُسے جا کے لاؤ تب سبھوں نے آپسمیں ردّو بدل کی کہ یہاں کون رہے گا تب سب کے نام سے قرعہ ڈالا شمعون کے نام پر نکلا وہ یہاں یوسفؑ کے پاس قید رہا تب یوسفؑ نے فرمایا کہ اناج ایک ایک شتر کا بوجھ دے کے رخصت کرو اور قیمت اناج کی اُنکو پھیر دو تب ملازمان بادشاہ نے ایساہی پس اُنکو حضرت نے فرمایا اگر تم اپنے چھوٹے بھائی کو ابکی دفعہ لاؤ گے تو اور بھی اناج تم کو ایک ایک شتر کا بوجھ زیادہ دُوں گا خبر ہے جو مال کہ حضرت یوسفؑ کے بھائی لائے تھے اناج خریدنے کو سو مال حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو پھیر دیا اسواسطے کہ معلوم تھا اُنکو کہ باپ کے پاس سوائے اتنے مال کے اور کچھ نہیں تاکہ اُنہوں کو دوبارہ بھیجے اور ایک روایت ہے کہ وہ مال بھائیوں کو اسلئے پھیر دیا تھا تاکہ معلوم کریں کہ میرا مال پھیر دینا یہ کام کسی کا نہیں مگر یوسف علیہ السلام کا کام ہے پس شمعون کا مقید رہنا کچھ مضائقہ نہیں یہ سمجھ بُوجھ کر پھر بیٹوں کو بھیجیں خبر ہے کہ یوسف علیہ السلام نے جب اپنے بھائیوں کو دیکھا دلمیں چاہا کہ اُنکو سزا دیں اُسی وقت جناب باری سے آواز آئی کہ اے یوسف علیہ السلام اگر بھائیوں سے تو اپنی مکافات لیگا تو اُن میں اور تجھ میں کیا فرق رہیگا بلکہ عفو کرنا موجب حسنات کا ہے تو اپنے کو اُنہوں سے چھپا مت پہچان دے تاکہ تجھ سے شرمندہ ہو کے اپنی حاجت سے محروم نہ جاویں اور بزرگوں کو نہ چاہیئے کہ محتاجوں کو اپنے در سے محروم رکھیں پس جانے دے تیرے در پر محتاج آئے ہیں خوش کر کے رخصت کر تب یوسفؑ نے بموجب خطاب الٰہی کے اپنے بھائیوں سے کچھ مواخذہ نہ کیا اور اپنے پاس بلا کر اُنسے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو اور کہاں کے رہنے والے ہو بولے ہم کنعان سے آئے ہیں پیغمبر یعقوبؑ کے بیٹے ہیں حضرت یوسف نے پوچھا تمہارے باپ بقید حیات ہیں بولے ہیں پوچھا کیا شغل میں ہیں بولے سوائے عبادت کے اور کچھ کام نہیں کرتے اُنکو اللہ نے پیغمبری دی ہے کنعان کی بہت ضعیف اور آنکھوں سے معذور ہیں حضرت یوسفؑ علیہ السلام نے پوچھا کیوں ایسا ہوا ہے وے بولے ایک بیٹا اُنکا تھا اُسے خوب چاہتے تھے نام اُس کا یوسفؑ تھا نہایت حسین ایک لحظہ نظروں سے اپنی جدا نہ کرتے تھے اللہ کی مرضی ہوئی اُسکو بھیڑیا کھا گیا اسلئے اتنا روئے کہ آنکھیں اُنکی جاتی رہیں یوسف علیہ السلام نے کہا کہ تم اتنے بڑے بیٹے رہتے ہوئے کیوں ایک کے لئے ایسا حال ہوا وہ بولے ایک اور بھی سگا بھائی اُس کا بنیامین اور چھ بہنیں موجود ہیں لیکن یوسف سب سے خوبصورت تھے اُنکے لئے شب و روز روتے روتے آنکھیں اپنی کھو دیں ایک مکان شہر کے باہر بنوا کر نام اُسکا بیت الاحزان رکھا ہے اُسمیں عبادت کرتے اور رات دن روتے ہیں اُنکے مارے ہماری خوشی ناخوشی ہوئی پھر حضرت یوسفؑ نے پوچھا

شاید تم سے وہ ہنر میں زیادہ تھا وہ بولے نہیں حسن میں زیادہ تھا دانائی اور عقلمندی میں بھی سب سے تیز تھا غرض صفتیں اُسکی
بیان سے باہر ہیں یہ سُنکر یوسفؑ نے اپنے دل میں سوچا کہ اُنہوں کو اسوقت معاف کیا چاہیئے اگرچہ اُنہوں نے مجھکو ستایا
اور ظلم کیا ہے مگر یہ جو کہتے ہیں سچ کہتے ہیں اپنے خدمتگار اور غلاموں کو کہدیا کہ یہ بیچارے مسافر بعید الوطن غریب
اس ملک میں کبھی نہیں آئے اُنکو میرے پاس لاکے جگہ دو اور اچھی طرح سے کھانا لطیف پاکیزہ کھلایا کرو جبتک اس شہر
میں رہیں اور پوشاک اچھی اچھی نفیس پہننے کو دو اور دوسرے دن حضرت نے اُنہوں کو بُلوا کے پوچھا تم اس شہر میں کیوں
آئے اُنہوں نے کہا کہ ہمارے شہر میں قحط ہوا ہے ہم نے سُنا ہے کہ مصر میں آپ کی سرکار میں اناج سستا بکتا ہے ہم
خریدنے کو آئے ہیں حضرت نے فرمایا تم کیا مال لائے ہو اناج لینے کو لا حاضر کرو تب لائے قیمت منقح ہوئی قسم پشمینہ وغیرہ
قیمت اسکی دو سو دینار کی ٹھہری مگر وہ مال قابل لینے کے نہ تھا کہ اُسے خرید کریں یوسف علیہ السلام نے اُن سے کہا
کہ اگرچہ مال تمہارا لائق ہمارے لینے کے نہیں ہے پھر بھی ہم نے تم کو اُسکے عوض اناج دیا چنانچہ اس آیت سے ثابت
ہے قولہ تعالیٰ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُزْجَاةٍ فَأَوْفِ
لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۚ إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ ترجمہ پھر جب داخل ہوئے اُسکے پاس بولے العزیز پڑی ہے
ہم پر اور ہمارے گھر پر سختی اور لائے ہیں ہم پونجی ناقص سو پوری دے ہمکو بھرتی یعنے میان اور خیرات کر ہم پر اللہ تعالیٰ
بدلا دیتا ہے خیرات کرنیوالوں کو پس یوسفؑ نے کئی دن بھائیوں کو کھلا پلا کے ایک ایک شتر کا بوجھ اناج دیکر رخصت کیا اور فرمایا
اگرچہ مال تمہارا دو سو دینار کے قابل نہ تھا تو بھی میں نے تم کو گیہوں دیا اب کی دفعہ جو آؤگے تو اپنے چھوٹے بھائی کو لے آئیو تو
اور بھی ہم ایک ایک شتر کا بوجھ دیکر تم کو خوش کرینگے اور اہل مصر سے کسی کو ہم نے اسقدر گیہوں نہیں دیا سوائے تمہارے
بمصداق اس آیت کے قولہ تعالیٰ وَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ ۚ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي
أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ۝ فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ ۝ ترجمہ
اور جب تیار کر دیا اُنکو اُن کا اسباب کہا لے آئیو میرے پاس ایک بھائی جو تمہارا ہے باپ کی طرف سے کیا نہیں دیکھتے ہو
تم کہ میں پورا میان دیتا ہوں اور میں بہتر اُتارنے والا ہوں سب سے حضرت یوسفؑ کا چھوٹا سگا بھائی تھا اُسکو بلوایا
حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا اگر تم نہ لاؤگے میرے پاس تو میان نہیں تم کو میرے نزدیک اور میرے پاس نہ آئیو بھی
بولکر حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو رخصت کیا اور وہ بولے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قَالُوا سَنُرَاوِدُ
عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ۝ ترجمہ کہا اُنہوں نے ہم خواہش کرینگے اسکی باپ سے اور البتہ ہم کو کرنا ہے پس یوسفؑ نے
اپنے ملازموں کو یہ کہدیا کہ اُنکی پونجی جو دو سو دینار کی قیمت ہے ان کے بوجھوں میں لے جا کر رکھدو تب یہود اکے اونٹ
بوجھ میں چھپا کر رکھدیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ

يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ترجمہ اور کہدیا خدمتگاروں کو اپنے رکھدو انکی پونجی ان کے بوجھوں
میں شاید اُسکو پہچانیں جب پھر کر جاویں اپنے گھر شاید وے پھر آویں یعنے جو قیمت وے لائے تھے سو چھپا کر ان کے لادنوں
کے بوجھوں میں ڈالدی احسان کر کر مروی ہے کہ یوسفؑ نے جب بھائیوں پر بہت مہربانی کی دینے لینے سے تب ہوا انکو
کمال یقین ہوا کہ یہ یوسفؑ ہے کیونکہ ہم کو کھلانا پلانا اور اتنی خاطر کرنا اور باپ کا احوال پوچھنا سوائے یوسفؑ کے یہ اور
کوئی نہیں ہے اور بول چال آواز بھی اُسکی طرح ہے اور اگر یوسفؑ نہ ہو تو اغلب کوئی ہمارے خاندان میں سے ہے یا
اہلِ بیت سے ہوگا اُنکے بھائیوں نے کہا اگر یوسف ہے تو مملکت اُسکو یہاں کی کس طرح سے ملی ہے اور یہ مرتبہ اور
یہ دولت و لشکر کہاں سے پایا کیا یوسفؑ ابتک جیتا ہے مرگیا ہوگا اگر یوسفؑ ہوتا تو ہمارے ساتھ یہ سلوک کاہے کو
کرتا بلکہ وہ ہم سے اپنی مکافات لیتا یہودا بولا اگر نہ ہوتا تو بنیامین کو کیوں طلب کرتا البتہ میں جو کہتا ہوں یہی سچ
ہے یوسفؑ ہی ہے اُسکے بھائیوں نے یہ غور نہ کیا یوسفؑ سے رخصت ہو کر مصر سے نکل گئے اور کنعان میں جا پہنچے یعقوبؑ
اور کنعانی سب خوش ہوئے حضرت یعقوبؑ نے فرمایا اے بیٹو احوال مصر کا اور حقیقت سفر کی جو تم پر بیتی ہے سو بیان
کرو تب اُنہوں نے احوال راہ کا اور مہربانی اور ضیافت کرنی عزیز کی یعنی یوسفؑ کی ساری بیان کی پھر پوچھا کہ کہو
تو یوسف علیہ السلام کی خبر کہیں ملی ہے اُنھوں نے کہا کہ تعجب ہے اے باپ یوسفؑ کو بھیڑیا کب کا کھا گیا بہت دن
گذرے ہیں اب کس سے پوچھیں یہ کہاں کی بات ہے آپ جو فرماتے ہیں اور بولے اے باپ عزیز مصر بنیامین کو دیکھنا
چاہتا ہے اُسکو بھیجانے سے وہاں اور ایک شتر کا بوجھ گیہوں ہم کو زیادہ دینگے اور خوش کرینگے اگر اُسکو نہ بھیجاوینگے تو کچھ نہیں
ملیگا اسبات کو سُنکر یعقوبؑ نے اپنے دل میں سوچا کہ وہاں میرا یوسفؑ ہے اگر وہ نہوتا بنیامین کو کیوں دیکھنا چاہتا بنیامین
سے اُسکو کیا مطلب ہے وے بولے ہماری شکلیں دیکھکر خوش ہو کر بنیامین کو دیکھنے کا شوق ہوا ہے کیونکہ وہ ہم سے چھوٹے
ہیں بمصداق اس آیت کے قولہ تعالیٰ فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ
اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ فَاللّٰهُ خَيْرٌ
حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ترجمہ پس جب پھر آئے طرف باپ اپنے کے کہا اُنہوں نے اے باپ ہمارے منع کیا گیا ہے ہم
سے میان پس بھیج ساتھ ہمارے بھائی کو ہمارے میان کر لاویں ہم اور ہم واسطے اُسکے البتہ نگہبان ہیں کہا یعقوبؑ نے
میں کیا اعتبار کروں تمہارا اس پر مگر وہی جیسا اعتبار کیا تھا اُسکے بھائی پر پہلے اسکے سو اللہ بہتر نگہبان ہے اور سب
مہربانوں سے بہت بڑا مہربان ہے جب باپ کے پاس آئے اسباب اپنا کھولا پایا اپنا مال قولہ تعالیٰ وَلَمَّا فَتَحُوْا
مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا
وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ۝ قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ

لَنَا تَنْتَنِیْ بِہٖ اِلَّآ اَنْ یُّحَاطَ بِکُمْ ترجمہ اور جب کھولا اُنہوں نے اسباب اپنا پائی پونجی اپنی پھیری گئی طرف اُنہوں کے کہا اُنہوں نے اے باپ ہمارے کیا چاہیں ہم یہ ہے پونجی ہماری پھیری گئی طرف ہمارے اور اناج لاویں گے واسطے لوگوں کے اپنے اور محافظت کرینگے ہم بھائی اپنے کی اور زیادہ لاوینگے ہم میان ایک اونٹ کا یہ میان ہے آسان یعقوبؑ نے کہا ہرگز نہ بھیجوں گا اُسکو مگر کہ گھیرے جاؤ تم سارے ساتھ تمہارے یہانتک کردو تم میرے تئیں قول اللہ کا البتہ لے آوگے تم میرے پاس پس جب دیا اُنہوں نے اُنکو عہد اپنا کہا اللہ اوپر اُس چیز کے کہ کہتے ہیں ہم وہ کارساز ہے جب عہد کیا سب نے اور قسم کھائی تب یعقوب نے فرمایا کہ خدا حافظ ہے تم پر در شاہد ہے تمہارے قول پر اور خبر ہے کہ یعقوبؑ نے جب پونجی اپنی پھر پائی بوجھوں میں شتر کے جو مال بھیجا تھا اناج کے لئے مصر میں پس حضرت کا کمال یقین ہوا کہ یوسف علیہ السّلام ہے مصر میں اگر یہ معلوم نہ ہوتا تو بنیامین کو مصر میں بیٹوں کے ساتھ کیوں بھیجتے پس جو اناج مصر سے آیا تھا آدھا اس کا اپنے خویش اقربا دُں کو دیا اور آدھا ملک شام میں بھیجا بعدہ بنیامین کو بیٹوں کے ہمراہ کردیا اور اُنہوں کو وصیت کی کہ تمام ایکبارگی ایک ہی دروازے سے مصر کے مت جائیو سب متفرق ہوکر جائیو مبادا کسی کی چشم بد تم پر پڑے اور جو پونجی کہ وہاں سے شتر کے بوجھ میں پھر آئی ہے یہ تم لیجائیو شاید یہ متاع بھولکر بوجھوں میں ہو یہ صاحب اناج کی ہے تمہیں رکھنا حلال نہیں یہ وصیت کی اور کہا کہ تم کو خدا پر سونپا تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ کہکر رونے لگے اور اہل کنعان بھی آپکے رونے سے سب گریہ میں آگئے اور یوسف علیہ السّلام بنیامین کیلئے منتظر رہے کہ کب آوے غرض یہ سب بعد چند روز کے مصر میں جا پہنچے اور خبر یوسفؑ کو پہونچی کہ گیارہ آدمی کنعان سے آئے ہیں یہ سُنکر یوسفؑ خوش ہوئے معلوم کیا کہ گیارہ آدمی بنیامین کو لیکے آئے ہیں اور سب بھائی بموجب وصیت باپ کے جُدا جُدا متفرق ہوکے دروازوں سے مصر کے اندر داخل ہوئے جیسا کہ حضرت نے کہا تھا قولہ تعالےٰ

وَقَالَ یٰبَنِیَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَآ اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ ؕ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ؕ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ ۚ وَعَلَیْہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ ترجمہ اور یعقوب علیہ السّلام نے کہا اے بیٹو نہ داخل ہوجیو ایک دروازے سے اور داخل ہوجیو کئی دروازوں سے جُدا جُدا اور میں نہیں بچاسکتا تم کو اللہ کی کسی چیز سے حکم کسی چیز کا نہیں سوائے اللہ کے اُسی پر مجھکو بھروسا ہے اور اُسی پر بھروسا چاہیئے بھروسا کرنے والوں کو فائدہ یہ ٹوک کا بچاؤ بتایا پھر بھروسا کیا اللہ پر ٹوک لگنی غلط نہیں اور اس کا بچاؤ کرنا روا ہے قولہ

تعالیٰ وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ اٰوٰۤی اِلَیْہِ اَخَاہُ قَالَ اِنِّیْۤ اَنَا اَخُوْکَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ترجمہ اور جب داخل ہوئے یوسف علیہ السّلام کے پاس اپنے پاس رکھا اپنے بھائی کو کہا میں ہوں بھائی تیرا سو تو غمگین نہ رہ اُن کاموں سے جو کرتے رہے ہیں سب بھائی شہر میں جاکے ایک جگہ اُترے بعدہ چوبداروں نے اُنہوں کی اُسی راہ کے

لباس کے ساتھ یوسف علیہ السلام کے پاس لے گئے سب جھک کے آداب بجا لائے اور ایک دستار جو یعقوبؑ کو اپنے دادا ابراہیم خلیل اللہ کی میراث سے پہونچی تھی سو انہوں نے باپ کے کہنے سے یوسف علیہ السلام کو لیجا کے ہدیہ دیا اور جو پونجی شتر کے بوجھ میں یوسفؑ نے چھپائے بھائیوں کے ساتھ پھیر دی تھی سو بھی لا کے سامنے پیش کی حضرت یوسفؑ اپنے باپ کی دستار دیکھ کے خوش ہوئے کہ جس کو یہ دستار پہنچی وہ پیغمبر ہوا اور معلوم کیا کہ جو پونجی اپنے بھائیوں کو پھیر دی تھی کہ تم لیجا کے اُسے نفقہ کیجیو بیچ کھائیو پھر اُسکو باپ نے بھیجدیا ہے بعدہٗ حضرت نے خانساماں خدمت گاروں کو کہدیا کہ خاصہ تیار کرو دسترخوان لگاؤ تب کھانا نفیس لذیذ اقسام اقسام طرح طرح کی نعمتیں دسترخوان پر چُن دیا پس حضرت نے فرمایا جو بھائی تم ایک بطن سے ہو ایک جگہ کھانے بیٹھ کے کھاؤ تب سب بھائی ایک جگہ میں بیٹھے اور بنیامین اکیلا بیٹھکر رونے لگا یوسفؑ نے فرمایا تم کیوں روتے ہو کیا سبب ہے اُسنے کہا کہ میرا ایک بھائی سگا تھا نام اس کا یوسف علیہ السلام کہتے ہیں کہ اُسکو بھیڑیا کھا یا وہ اگر رہتا تو میرے ساتھ اسوقت بیٹھتا تب یوسف علیہ السلام نے اُنکے بھائیوں سے کہا کہ بنیامین کو اجازت دو تو میرے ساتھ کھانے کو بیٹھے اُنہوں نے کہا کہ اگر آپ یوں نوازش فرماتے ہیں تو ہماری سرفرازی ہے تب حضرت یوسفؑ نے لوگوں کے سامنے بہانہ کرکے کھانا نہ کھایا بنیامین کو لے کے خلوت سرا میں گئے اور نقاب اپنے چہرہ مبارک سے کھولکے دکھایا بنیامین حضرت کی شکل وصورت دیکھکر بیہوش ہو گیا تب حضرت گلاب اُسکے چہرے پر چھڑک کے ہوش میں لائے حضرت نے فرمایا تم کو کیا ہوا شاید مرگی کی بیماری ہے بہت غمخواری اور دلاسا دینے لگے اُس نے کہا میں پیغمبر زادہ ہوں ہم کو مرگی کی بیماری نہیں ہوتی ہے میں آپکو دیکھکر بیہوش ہو گیا تھا آپ مثل میرے بھائی کے ہیں جو گم ہوئے ہیں حضرت یوسفؑ نے کہا سچ ہے کہ میں وہی تمہارا بھائی گم ہوا یوسفؑ ہوں کچھ اندیشہ نہ کرو خاطر جمع رکھو یہ بات سنتے ہی پھر بیہوش ہو گیا بعد ایک ساعت کے اُٹھ بیٹھا ہوش میں آیا تب یوسفؑ باپ کا حال پوچھنے لگے کہ باپ ہمارے کیا کرتے ہیں اور کس حال میں رہتے ہیں وہ بولا تمہارے فراق سے بیت الاحزان میں بیٹھے عبادت کرتے ہیں اور تمہارے لئے شب و روز روتے روتے دونوں آنکھیں جاتی رہی ہیں اُنکی زندگی تلخ ہے یوسفؑ اسبات کو سنکر بہت رونے لگے اور کہا کہ تم کھانا کھاؤ میں اپنی مصیبت کا قصہ جو جو بھائیوں نے مجھ پر ظلم کیا تھا سو بیان کرتا ہوں سُنو باپ کے سامنے سے مجھے لیجا کے چاہ میں ڈالا بعدہٗ بیچا بہت تکلیف پائی اور مصیبت اُٹھائی میں نے پس اللہ تعالیٰ نے مجھکو بعوض اُس مصیبت کے یہانتک پہنچایا ہے یہ سلطنت دی اب میری اسبات کو تو امانت رکھ اور کسی سے نہ کہہ اور بھائی سب اسبات کو ہرگز سُننے نہ پاویں میں کسی حیلہ سے تم کو اپنے پاس رکھوں گا اچھی طرح سے میرے پاس آرام سے رہو گے پس بنیامین وہاں سے کھا کے باہر نکل آیا یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کو تین دن کھلا پلا کے نوازش کرکے ہر ایک کو ایک ایک شتر کا بوجھ اناج دے کے رخصت کیا اور ایک حیلہ سازی کرکے چپکے سے ایک پیالہ چاندی کا اپنے پانی پینے کا جواہر سے جڑا ہوا تھا ایک کیانی

غلام کو کہدیا اس بیش قیمت پیالہ کو بنیامین کے شتر کے بوجھ میں چھپا کے رکھ آؤ اُس نے ویسا ہی کیا اور وے سب ایک
منزل کی راہ تک نکل گئے تھے بعدہٗ یوسف علیہ السلام نے چند سواروں کو اپنے اُنکے پیچھے سے بھیجا کہ وہ پیالہ پانی پینے کا
معہ اُنہوں کے لاویں تب سواروں نے اُنکے پیچھے سے جا کے پکارا اے قافلے والو مقرر تم چور ہو کہاں جاتے ہو کھڑے
رہو جیسا کہ قولہ تعالیٰ فَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا
الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ۝ قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِم مَّاذَا تَفْقِدُونَ ۝ قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَن جَاءَ بِهِ
حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ ۝ قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُم مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ ۝ قَالُوا فَمَا
جَزَاؤُهُ إِن كُنتُمْ كَاذِبِينَ ۝ قَالُوا جَزَاؤُهُ مَن وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ ۝ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ۝
ترجمہ پھر جب تیار کر دیا اُنکو اسباب اُنکا اور رکھدیا پانی پینے کا پیالہ بوجھ میں اپنے بھائی کے پھر پکارا پکارنیوالے نے اے
قافلے والو مقرر چور ہو کہنے لگے منہ کر کر اُنکی طرف تم کیا نہیں پاتے بولے ہم نہیں پاتے ہیں بادشاہ کا ماپ یعنے پیالہ اور جو کوئی
وہ پیالہ لاوے گا اُسکو ملیگا ایک بوجھ اونٹ کا اور میں ہوں ضامن اُس کا بولے قسم ہے اللہ کی تم کو معلوم ہے ہم شرارت
کرنے کو نہیں آئے تھے اس ملک میں اور نہ ہم کبھی چور تھے اُن لوگوں نے کہا پھر کیا سزا ہے اُس کی اگر تم جھوٹے ہو کہنے
لگے اس کی سزا یہ ہے کہ جسکے بوجھ میں پاؤ وہی جاوے اُسکے بدلے میں ہم یہی سزا دیتے ہیں گنہگاروں کو خلاصہ یہ
کہ ایک پیالہ تھا بادشاہ کے پانی پینے کا اُسکی پیاس بھر پیا ہوا یا اناج ماپنے کا اور گھوڑے اُسمیں پانی پیتے حضرت یوسفؑ
نے اُنہوں کو چور کہوایا جھوٹ نہیں اُنہوں نے بھی حضرت یوسفؑ کو باپ کے سامنے سے لیجا کر چوری سے بیچڈالا تھا یعقوب
علیہ السلام کے دین میں یہ حکم تھا کہ جو کوئی چوری کرتا وہ مال والے کا غلام ہو رہتا ایک برس تک اور اُن کے بھائیوں
نے کہا تھا کہ تم جسے چوری میں پاؤ گے اُسے غلام بنائیو تب اُس پر پکڑے گئے نہیں تو اس بادشاہ کا یہ حکم نہ تھا تب ڈھونڈھنے
لگے سب بوجھوں میں آخر بنیامین کے شتر پر شیتے میں وہ پیالہ نکلا جیسا کہ قولہ تعالیٰ فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ
وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِن وِعَاءِ أَخِيهِ ترجمہ پھر شروع کیں اُسنے اُنکی خرجیاں دیکھنی پہلے اپنے بھائی کی خرجی سے
آخر کو وہ باسن نکالا خرجی اپنے بھائی کی تب سب کو یوسفؑ کے پاس حاضر کیا بھائیوں میں طاقت بہت تھی اگر وہ چاہتے
تو بنیامین کے سبب سب نہ پکڑے جاتے چونکہ برتن اُن کے بوجھ سے نکلا اور اُن سے کچھ نہ ہو سکا آپ سے شرمندہ ہو کر سب
بھائی یوسفؑ کے پاس آ حاضر ہوئے اور آپسمیں مشورت کرنے لگے کہ عزیز کو یہ بات کہا چاہیئے کہ بنیامین کے بدلے میں
ہمارے ایک بھائی کو رکھے تو بنیامین کو باپ کے پاس لیجاویں وگرنہ باپ کو ہم کیا جواب دینگے وہ کہیں گے بنیامین
کو بھی یوسفؑ کی طرح گم کیا ہے ہرچند کہ ہم سچ بولیں گے تو بھی ہماری بات باور نہ کریں گے اپنے جی میں ٹھہرا کر دربان
اور چوبدار کو ہمراہ لیکر حضرت یوسفؑ کے حضور میں آ حاضر ہوئے اور بولے اے عزیز آپنے ہم پر بہت مہربانی اور شفقت

فرمائی ہے اور بھی آپ کی نوازشات سے ہم کو یہ اُمید ہے کہ ہمارے بھائی بنیامین کو آپ چھوڑ دیں تو اُنکے باپ کے پاس
ہم لیجاویں اور آپ کے فضل وکرم سے یہ بعید نہیں ہے تب حضرت نے کہا کہ حکم شرع کا تمہارے دین میں یہی ہے اور
تم نے بھی اسباط کو قبول کیا تھا کہ جو چور پکڑا جاوے بموجب شرع کے وہ ہماری قید میں رہے گا صاحب مال کے پاس
ایک برس تک اور تم نے کہا تھا کہ ہم پیغمبر زادے اور نیک مرد ہیں بھلا یہ درست ہے کہ تمہارا بھائی میری چوری کرے
وے بولے آپ سچ فرماتے ہیں چوری کرنا اسکے حق میں عجب نہیں کیونکہ اُس کا سگا بھائی بھی چور تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے قَالُوا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ ترجمہ اگر اُسنے چرایا چوری کی اسکے ایک بھائی نے
بھی پہلے تب حضرت یوسفؑ نے یہ سُنکے دل میں کہا قولہ تعالیٰ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ
قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ۝ ترجمہ تب آہستہ کہا یوسفؑ نے اپنے جی میں اور اُنکو نہ جتایا اور بولا کہ
تم بدتر ہو درجے میں اور اللہ خوب جانتا ہے جو تم بتاتے ہو مروی ہے کہ اگر وہ چوری کا ذکر نہ کرتے تو بنیامین کو لیجا
سکتے چونکہ چوری کا ذکر کیا اس بات کو سُنکر حضرت یوسفؑ غصہ ہوکے جی میں کہا کہ تم نے ایسی چوری کی کہ اسکے بھائی
کو باپ سے چُرا کر بیچ ڈالا اور میری چوری کا حال اللہ کو معلوم ہے اُن پر چوری کا طعن کا قصہ یہ ہے کہ حضرت یوسفؑ کو پھوپھی
نے پالا جب بڑے ہوئے باپ نے چاہا کہ اپنے پاس رکھیں پھوپھی کو محبت تھی چھپا کر ایک پٹکا اُنکی کمر میں باندھ دیا پھر اُس کو
ڈھونڈنے لگیں لوگوں میں چرچا ہوا آخر یوسفؑ کی کمر سے نکال لیا باین سبب موافق اُنکے دین کے ایک برس تک اُنکی
پھوپھی نے اپنے پاس رکھا اور یوسفؑ نے دل میں کہا یہ سب اتنا ظلم کیا اور ستایا ہے یہانتک کہ مجھکو بعید الوطن کیا پھر
بھی مجھے چوری کی تہمت کرتے ہیں یہ سب عجب آدمی ہیں بھائیوں نے اُنکے عرض کی اے عزیز باپ اُس کا ضعیف نابینا ہے
اُسکی مفارقت میں اور بھی ہلاک ہوں گے آپ ہمارے بھائیوں میں سے ایک بھائی کو رکھئے اُسکے بدلے میں اور اسکو
چھوڑ دیجئے ہم سے خدمت آپکی بخوبی ہوسکیگی اسکو رہائی دیجئے قال اللہ تعالیٰ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا
نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ترجمہ کہنے لگے اے عزیز اسکا ایک باپ ہے بوڑھا بڑی عمر کا سو رکھ ایک کو ہم میں سے اسکی جگہ ہم دیکھتے ہیں تو ہے احسان کرنیوالا
حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ۝ ترجمہ
بولے یوسفؑ اللہ پناہ دے کہ ہم کسی کو پکڑیں مگر اسکو کہ جس کے پاس پائی اپنی چیز تو ہم بے انصاف ہوئے یعنی یوسف نے
فرمایا کہ معاذ اللہ ہم بے گناہ کو نہیں پکڑیں گے مگر ہم اسکو گرفتار کریں گے کہ جسکے پاس نکلی ہماری چیز اگر تمہارے کہنے سے
ہم بیگناہ کو پکڑیں تو ہم ظالم ہیں یہ کام ہمارا نہیں اور اسی پر ایک اشارہ ہے آخرت کا جیسا کہ حضرت یوسفؑ نے فرمایا کہ ہم
بیگناہ کو نہیں پکڑینگے مگر جس نے چوری کی ایسا ہی قیامت کے دن بھی جو شخص چاہے کہ کسی کو بخشوا دے اللہ سبحانہ
تعالیٰ اسوقت فرماویگا کہ جس بندے نے میرے حکم کو مانا اور مجھکو واحد جانا اُسکو بخشوں گا حاصل کلام ہرچند بھائیوں نے

چاہا کہ حضرت یوسف علیہ السلام سے بنیامین کو چھڑالیں ہرگز نہ سکے مایوس ہوکے سب پھر گئے اور شہر کے دروازے پر جا بیٹھے صلاح مشورت کرنے لگے بولے کہ ہم نہ ادھر جاسکتے ہیں نہ اُدھر بنیامین کو یہاں چھوڑ کے کہاں جاویں عجب شامت ہم پر آئی ہے آخر باپ کو جاکر کیا جواب دینگے قولہ تعالیٰ فَلَمَّا اسْتَيْأَسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا ۖ قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُم مَّوْثِقًا مِّنَ اللَّهِ وَمِن قَبْلُ مَا فَرَّطتُمْ فِي يُوسُفَ ۖ فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّىٰ يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللَّهُ لِي ۖ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ترجمہ پھر جب ناامید ہوئے اس سے اکیلے بیٹھے مصلحت کو بولا اُن میں کا بڑا یعنے شمعون نے کہا تم نہیں جانتے ہو کہ تمہارے باپ نے لیا ہے تم سے عہد اللہ کا اور پہلے جو قصور کر چکے ہو یوسف علیہ السلام کے حال میں سو میں نہ سرکوں گا اس ملک سے یہانتک کہ پروانگی دے باپ میرا یا حکم کرے اللہ واسطے میرے اور وہ البتہ بہتر حکم کرنے والا ہے تب بھائیوں کو رخصت کیا بڑا بھائی رہ گیا اس توقع پر کہ شاید مہربان ہوکر خلاص کردیں اور ایک روایت ہے سب بھائیوں نے کہا اگر عزیز ہمارے کہنے سے بنیامین کو نہ چھوڑے گا تو زور سے ہم لیویں گے اللہ نے ہمکو ایسی طاقت دی ہے اتفاق کیا اُنکے بھائیوں نے اور بولے اگر ہم چاہیں تو ایک ایک بھائی ایک ایک ملک کو لے سکتے ہیں پر کیوں اس میں ہم نامردی کریں اور فخر سے یہودا نے کہا کہ میں اکیلا مصر کو لے سکتا ہوں تب لڑنے کو مستعد ہوئے اور بولے کہ ہر بھائی ہر دروازے میں جاکے نعرہ جنگ کا مارو اور یوسفؑ اُنکی قوت سے خوب آگاہ تھے ایک جاسوس پوشیدہ انکی خبر کو بھیجا تب جاکے خبر لایا کہ کنعانی سب حضور سے مقابلہ کرنا چاہتے ہیں اسبات کو سُنکر یوسفؑ نے چالیس ہزار مرد جنگی سلاح پوش تیار کئے اور تمام اہلِ مصر کو خبر دی کہ لڑائی کا سامان تیار کرو ہوشیار رہو یہ خبر ملک ریان تک پونچی اُسنے کہا کیا خبر ہے مصر کے لوگوں نے کہا کہ کنعانیوں نے ایک پیالہ سرکاری چوری کیا تھا عندالتحقیق وہ پیالہ ان کے شلیتوں میں سے نکلا اُسکے جرم میں اُن کا ایک بھائی موجب آئین وقانون کے حضور میں مقید رہا اسلئے ہمارے ساتھ لڑنا چاہتے ہیں ملک ریان نے کہا کہ میں بھی حاضر ہوتا ہوں تمہارے ساتھ اپنے لشکر کی مدد کو حضرت نے فرمایا کہ میں کافی ہوں اُنہوں پر حضور کو تکلیف کرنا کچھ درکار نہیں پس دوسرے دن قافلے نے کنعانیوں کے شہر کے اندر آکے حملہ کیا یہودا نے دروازے پر جاکے ایسا ایک نعرہ مارا کہ چالیس ہزار مرد کارزار مصر کے ایکبارگی بیہوش ہوگئے اور شمعون نے بھی دوسری راہ سے آکے شجاعت اپنی دکھائی مصر کے لشکریوں نے جب یہ حال دیکھا سب شکست پاکے پسپا ہوئے اور یوسفؑ چالیس ہزار مرد سپاہ کے بیچ میں تھے دیکھا کہ ان کے بڑے نے ایک پتھر اٹھاکر قلعے کی کوشک پر ایسا پھینک مارا کہ تمام مکان ٹوٹ پڑا اور دیکھا کہ تمام لشکر ہیبت سے انہوں کی پسپا ہوا تب وہ دستار جو بھائیوں نے باپ سے لاکر دی تھی ابراہیم خلیل اللہ کی تھی بطور معجزے کے لاکر انکو دکھایا تب بھائی سب اُنکے سُست اور کمزور ہوگئے بعدہ یوسف نے ایک ہی حملہ میں سب کو پکڑ لیا

تب اہل مصر کی تسلی ہوئی اور بادشاہ ریان نے جب یوسفؑ کی جوانمردی دیکھی بہت سی تعریف کی یوسفؑ نے انہوں سے
کہا کہ شاید تم نے دل میں یہی بات ٹھہرائی ہوگی کہ مصر میں تمہارے مقابل کا نہیں ہے انہوں نے کہا البتہ مگر خدا کی یہی
مرضی تھی کہ تمہارے ہاتھ میں ہم گرفتار ہوویں لیکن مصر میں تو کوئی نہیں مقابل ہمارے پس یوسفؑ نے انہیں کے اونٹوں
کے بوجھ سمیت منگوالیا تاکہ لوگ جانیں کہ انپر کچھ سزا ہوگی اور وے کہنے لگے آپس میں کہ یہ کوئی ہمارے خاندان سے ہوگا
یا ہمارے آباؤ اجداد سے کچھ بزرگی پائی ہوگی کہ ہمارے مقابل ہوکے لڑا اور ہم اسکے ساتھ نہ لڑسکے یہودا نے کہا میری
بات سچ ہے جو میں نے کہا تھا کہ یہ یوسفؑ ہے پھر انکے بھائیوں نے کہا اگر یوسفؑ ہوتا تو ہم پر اس طرح احسان نہ کرتا
اسی وقت مار ماڈالتا پس انہوں کو حضرت یوسفؑ نے تین دن تک قید میں رکھا تھا تاکہ لوگ شہر کے خاطر جمع رہیں بعد
تین دن کے انھوں کو بلوا کے کہا تم پر بادشاہ کا حکم ہوا تھا مار ڈالنے کا مگر میں نے تمہاری رہائی کی کہ تم لوگ
نیک آدمی جوانمرد ہو ایسے لوگوں کو ہم پیار کرتے ہیں پس تم کو میں نے معاف کیا اور چھوڑ دیا جہاں طبیعت چاہے وہاں جاؤ
شمعون نے کہا کہ اے بھائیو میں یہاں رہوں تم سب جاؤ اپنے باپ کے پاس اور یہ حقیقت ماجرا جاکے بیان کردو دیکھیں
وہ کیا جواب دیویں جیسا کہ قولہ تعالیٰ اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤى اَبِیْكُمْ فَقُوْلُوْا یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ ترجمہ شمعون نے
کہا پھر جاؤ اپنے باپ کے پاس اور کہو اے باپ تیرے بیٹے نے چوری کی پس بموجب کہنے شمعون کے نو بھائی کنعان میں گئے
یہاں شمعون اور بنیامین رہے اور یعقوب بیٹوں کے لئے اندیشہ کررہے تھے راہ میں لوگ بیٹھا رکھے تھے کہ بیٹوں کی خبر لاویں
پس حضرت کو لوگوں نے آکے خبر دی کہ صاحبزادے سب مصر سے تشریف لائے ہیں مگر نو صاحبزادے ہیں شترو بار انہوں
ساتھ کچھ نہیں حضرت یعقوبؑ یہ سنکر بہت اندیشناک ہوئے اور رونے لگے پس بیٹوں نے آکر ساری حقیقت اپنی جو جو حال
واقع ہوا تھا مصر میں بنیامین کو قید رکھنا اور صاع کا چوری ہونا اور یوسفؑ سے لڑائی کرنا اور ضیافت کا کرنا حضرت یوسفؑ
کا اپنے بھائیوں کی یہ سب بیان کیا اور بولے اے باپ ہمارے ساتھ کے قافلے والوں سے پوچھئے اور وہاں کی بستی
والوں سے ہم سچ کہتے ہیں اسمیں ذرا فرق نہیں ہم بیگناہ ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَسْـَٔلِ الْقَرْیَةَ الَّتِیْ
كُنَّا فِیْهَا وَ الْعِیْرَ الَّتِیْۤ اَقْبَلْنَا فِیْهَا ؕ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ترجمہ اور پوچھ لے اے باپ اُس بستی والوں سے جس میں ہم تھے اور
اس قافلے سے جسمیں ہم آئے ہیں اور ہم بیشک سچ کہتے ہیں یعقوبؑ نے فرمایا ایسا نہیں ہے جو تم کہتے ہو تمہارے جی نے ایک
بات بنالی ہے اب مجھکو سوائے صبر کے اور کچھ بن نہیں آتا اور کہا قولہ تعالیٰ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ
فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ بِهِمْ جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ترجمہ بولا کوئی نہیں بنالی ہے تمہارے جی
نے یہ بات اب صبر ہی بن آوے شاید لے آوے اللہ میرے پاس اُن سب کو وہی ہے خبردار حکمتوں والا غرض یعقوبؑ
نے جب بیٹوں سے یہ باتیں دروغ آمیز سنیں تب کچھ معلوم کیا کہ یوسفؑ مصر میں ہے تب اُنسے منہ پھیرا اور کہا قولہ تعالیٰ

وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ترجمہ اور منہ پھیرا
اُن سے اور کہا اے افسوس اُوپر یوسفؑ کے اور سپید ہوگئیں آنکھیں اُسکی یعنی یعقوبؑ کی غم سے بیٹوں نے جب
دیکھا باپ کو کہ یوسفؑ کے غم سے روتے روتے آنکھیں جاتی رہیں اور ضعف و ناتوانی سے پُشت خم ہوئی تب کہنے لگے
جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ
ترجمہ کہا اُنھوں نے قسم ہے خدا کی کہ ہمیشہ رہے گا تو یاد کرتا یوسفؑ کو یہانتک کہ ہو جاوے تو مضمحل یا ہو جاوے
تو ہلاک ہونے والوں سے یعنی بنیامین کے جانے سے پھر یوسفؑ کا غم تازہ ہوا یعقوب نے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ اِنَّمَآ
اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ترجمہ کہا سوائے اسکے نہیں کہ شکایت کرتا ہوں میں
اپنی بیقراری کی اور غم اپنے کی طرف اللہ کے اور جانتا ہوں میں خدا کی طرف سے جو کچھ تم نہیں جانتے حضرت
یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم مجھکو کیا صبر سکھاؤ گے لیکن بے صبر وہ ہے جو خلق کے آگے شکایت کرے خالق
کی میں اُسی سے کہتا ہوں جس نے درد دیا ہے اور یہ بھی جانتا ہوں مجھپر آزمائش ہے دیکھوں کس خدا کو بھولکر
بس ہو جس وقت بنیامین کی خبر سُنی آہ ماری اور آنکھیں اُلٹ دیں جبرئیلؑ نے آکر فرمایا اے یعقوبؑ اگر تم خدا کو یاد کروگے
اور نہ روؤ گے تو تم کو راحت ملیگی وگرنہ یہ تو عبث ہے جبرئیلؑ نے جب یہ اشارہ کیا حضرت کو معلوم ہوا کہ یوسفؑ مصر
میں ملے گا تب اپنے بیٹوں سے کہا کہ میں جو خدا سے جانتا ہوں تم نہیں جانتے ہو اور فرمایا قولہ تعالیٰ يٰبَنِيَّ
اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْــَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يَايْــَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا
الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ترجمہ اے بیٹو جاؤ اور تلاش کرو یوسفؑ کی اور اُسکے بھائی کی اور مت ناامید ہو اللہ کے فیض سے بیشک
ناامید نہیں اللہ کے فیض سے مگر وہی لوگ جو کافر ہیں خبر ہے کہ یعقوبؑ پانچ برس تک حضرت یوسفؑ کے لئے روتے رہے
سوائے عبادت اور ذکر یوسفؑ کے اور کچھ نہیں کرتے بھوک پیاس کی حالت میں وہی ذکر اُس کا اُنکی غذا تھی شب و روز
یہی کام تھا ایک دن جبرئیلؑ نے ان سے کہا کہ خدا تعالیٰ نے تم کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر تم اس سے زیادہ
یوسفؑ کے لئے گریہ وزاری کروگے تو بھی بے مرضی آلٰہی کے تم سے کچھ نہ ہو سکے گا اور نام تمہارا پیغمبروں کے دفتر
سے مٹایا جائے گا یہ سُنکر یعقوبؑ نے دھیان حکم آلٰہی پر کیا تب یوسفؑ اُنکو ملے اگر کوئی کہے کہ یوسفؑ نے اپنے بھائی
کو ناحق کیوں چور بنا کر پکڑ اُٹھا جواب یہ ہے کہ اُنھوں نے بھی حضرت یوسف کو ناحق چور کہوایا تھا اُسکی مکافات دنیا
میں یوں ہوئی بمصداق اس آیت کے قولہ تعالیٰ قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ترجمہ
اگر اُسنے چرایا تو چوری کی اُسکے ایک بھائی نے بھی پہلے یعنی یوسف کی شان پر یہ تہمت دی اُن کے بھائیوں
نے پھر اگر کہے کہ بنیامین تو یوسفؑ کا سگا بھائی تھا ایک بطن سے اس پر کیوں بدنامی چوری کی لگائی اس سے تو اُنکی

یہانتک کہ اسکے فراق میں روتے روتے نابینا ہوگیا اور ہے اسکا بھائی وہ قید ہے اپنی شامت سے تیرے نزدیک چوری کی علت میں پس جان کر کہ ہم نہیں [illegible] اور نہ میرا [illegible] پس اگر فضل کرے تو اسکے واپس کرنے سے [illegible] واسطے تیرے ہے

کچھ برائی پہونچی نہ تھی یہ سچ ہے مگر بدنامی اُسکی اُسکے بھائیوں کے سبب سے تھی ظاہراً لیکن حقیقۃً وہ صاف تھے پیچھے معلوم ہوا
وہ سب بیگناہ تھے پھر تو کسی کو کچھ ایذا نہ پہونچی الغرض پھر یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو مصر میں بھیجا اور بولے اپنے بھائی بنیامین
کو لے آؤ اور خدا کی رحمت سے مایوس مت ہو کر کوئی اُسکی درگاہ سے محروم نہ رہا جو اُسکا منکر ہو سو کافر ہو تب بیٹوں نے حضرت
سے عرض کی کہ ایک خط متبرک حضور بنام عزیز کے لکھ دیویں وہ عزیز مرد مخیّر ہے شاید حضور کے خط پانے سے مان لے
اور اُسے چھوڑ دے تب یعقوبؑ ایک خط اس مضمون کا لکھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَنَا يَعْقُوْبُ
اِسْرَائِيْلُ اللّٰهِ ابْنَ اِسْحٰقَ صَفِيِّ اللّٰهِ اَخِ اِسْمٰعِيْلَ ذَبِيْحِ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ اَكْتُبُ اِلٰى عَزِيْزِ الرَّيَّانِ اَمَّا
بَعْدُ فَاِنَّ اَهْلَ بَيْتِيْ فِي الْاَرْضِ مُبْتَلاً بِالْبَلَاءِ اَمَّا جَدِّيْ اِبْرَاهِيْمُ ابْتَلَى اللّٰهُ تَعَالٰى بِالنَّارِ
فَاَنْجَاهُ وَاَمَّا عَمِّيْ اِسْمٰعِيْلُ فَابْتَلٰى بِالذَّبْحِ وَاَمَّا اَنَا فَكَانَ لِيْ قُرَّةُ عَيْنِيْ مِنْ جَمِيْعِ الْاَوْلَادِ فَابْتَلَانِيْ
فِيْ مُفَارِقَتِهٖ حَتّٰى عَمِيَتْ وَكَانَ لَهٗ اَخٌ وَهُوَ مَحْبُوْسٌ بِشَامَتِهٖ عِنْدَكَ بِعِلَّةِ السَّرِقَةِ فَاَعْلَمْ
اَنَا لَا اَكُوْنَ سَارِقًا وَلَا ابْنِيْ فَاِنْ فَضَّلْتَ بِرَدِّهٖ فَلَكَ الْاَجْرُ وَالثَّوَابُ عِنْدَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝
اتنا ہی لکھ کے بیٹوں کے حوالے کیا تب باپ سے رخصت ہو کر مصر میں جا پہنچے اور نامہ لے جا کر حضرت یوسفؑ کو دیا یوسفؑ
نے اپنے باپ کا خط پا کے تعظیم و تکریم سے پڑھا اور زیر زیر قع زار زار رونے لگے بعد اُسکے خط کا جواب لکھ کے خفیہ باپ کے
پاس بھیجا اُس کا مضمون یہ تھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ كِتَابُكَ وَصَلَ اِلَيَّ وَشَرَّفْنَا بِمَا وَصَفْتَ مِنْ
حُزْنِ اٰبَائِكَ وَتُبْتَلٰى بِفِرَاقِ اَوْلَادِكَ فَفَهِمْنَا عَلَيْهِ وَعَلَيْكَ بِالصَّبْرِ الْجَمِيْلِ فَاِنَّ مَنْ صَبَرَ ظَفِرَ
كَمَا صَبَرَ اٰبَاؤُكَ فَظَفِرُوْا جب نامہ یعقوبؑ کے پاس پہنچا حضرت نے لوگوں سے کہا دیکھو اثر یوسفؑ کا معلوم ہوتا ہے
وے بولے آپکو کس طرح معلوم ہوا حضرت نے فرمایا کہ جواب اس خط کا لکھا سوائے پیغمبروں کے اور کسی کو ممکن اور ادراک
اور فہم نہیں پھر یعقوبؑ نے اس کا جواب لکھ کے قاصد کے حوالے کیا اور ایک خط اپنے بیٹوں کے پاس لکھا اس
مضمون کا اے بیٹو تم عزیز کے پاس جا کے عجز و انکساری سے بنیامین کو طلب کیجیو شاید وہ مہربان ہو کے میرے
بیٹے کو چھوڑ دے اور گیہوں سے بھی خبر لے مارے قحط کے یہاں کے لوگ سب جان بلب ہیں اس مضمون کا خط پا کے
یہودا اپنے بھائی کو لیکر یوسفؑ کے پاس گریہ و زاری کرنے لگے اور بولے اے عزیز بیچارے غریب پردیسی اس ملک
میں تمہارے پاس آئے ہیں اور باپ ہمارے بوڑھے گھر میں ہمارے لئے تڑپتے ہیں اور ہم جو مال حضور میں لائے ہیں
آپ اُسے لیویں اور بمقدار اُسکے ہمکو کچھ گیہوں دیویں اور ہمارے بھائی بنیامین کو اپنا تصدق کرکے چھوڑ دیویں
کہ تمام اہل ملک تمہارے دست قبضے میں ہو رہے ہیں ایسے ایک آدمی کیلئے کچھ کمی نہیں اور کہنے لگے قولہ تعالےٰ
قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ

أَنْ نَّأْخُذَ إِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗ إِنَّا إِذًا لَّظَالِمُوْنَ ۝ فَلَمَّا اسْتَيْأَسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا قَالَ كَبِيْرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوْا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُمْ فِيْ يُوْسُفَ فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتّٰى يَأْذَنَ لِيْ أَبِيْ أَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ ۝ ترجمہ اور کہنے لگے اے عزیز اس کا ایک باپ ہے بوڑھا بڑی عمر کا سو رکھ لے ایک ہم میں سے اسکی جگہ میں ہم دیکھتے ہیں تو ہے احسان کرنے والا بولا یوسفؑ اللہ پناہ دے کہ ہم کسی کو پکڑیں مگر جس پاس پائی اپنی چیز تو ہم بے انصاف ہوئے پھر جب وہ ناامید ہوئے اُس سے اکیلے بیٹھے مصلحت کو بولا اُن میں کا بڑا تم نہیں جانتے کہ تمہارے باپ نے تم سے لیا ہے عہد اللہ کا اور پہلے جو قصور کر چکے ہو یوسفؑ کے حال میں سو میں نہ سرکوں گا اس ملک سے جبتک کہ حکم دے مجھکو باپ میرا یا فیصلہ چکا دے اللہ میری طرف اور وہی ہے سب سے بہتر چکانے والا یوسفؑ نے بنیامین کو عمدہ لباس شاہانہ پہنا کے رکھا تھا اور نوکر چاکر خدمت گار بہت اُنکی خدمت میں متعین کئے اور ایک مکان عالیشان الگ اُنکے رہنے کو دیا اور ہر روز اپنے ساتھ سیر و تماشے کو لیجایا کرتے اور ہر وقت ہر لحظہ باپ کا ذکر اُنسے کیا کرتے اور بنیامین دل میں کہتے تھے کہ اس کی خبر باپ کو دیا چاہیئے کہ جلدی یہاں آویں کہ یہ آرام کی جگہ ہے بھائیوں نے جب بنیامین کو دیکھا کہ لباس شاہانہ پہنکے تخت پر برابر یوسفؑ کے ساتھ بیٹھا کرتا ہے وے آپس میں کہنے لگے شاید یہ عزیز مصر نہیں بلکہ یوسفؑ ہے نہیں تو ایسی شفقت سے اپنے برابر تخت پر بٹھلانا سوائے اپنے بھائی کے کوئی کسی کو نہیں بٹھاتا ہے خدا نخواستہ اگر ہم پر کچھ پڑے تو بنیامین کو تشفیع کریں گے یوسفؑ نے جب اُنہوں کا چہرہ متغیر دیکھا فرمایا کہ تم یاد کرو اُنکے بھائی یوسفؑ پر تم نے کیا ظلم کیا تھا قولہ تعالیٰ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَأَخِيْهِ إِذْ أَنْتُمْ جَاهِلُوْنَ ۝ ترجمہ کہا یوسفؑ نے تم نے کیا کیا تھا یوسفؑ سے اور اُسکے بھائی سے جب تم کو سمجھ نہ تھی وے بولے قولہ تعالیٰ قَالُوْا أَإِنَّكَ لَأَنْتَ يُوْسُفُ قَالَ أَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَا أَخِيْ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا إِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ترجمہ کہا اُنہوں نے کیا سچ تو ہی یوسف ہے کہا میں ہی یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے تحقیق اللہ نے احسان کیا اوپر ہمارے البتہ جو کوئی پرہیزگار ہو اور صبر کرے پس تحقیق اللہ نہیں ضائع کرتا ہے ثواب احسان والوں کا یعنی جس پر تکلیف پڑے اور وہ شرع سے باہر نہ ہو اور نہ گھبراوے تو آخر الامر بلا پر صبر کرنے سے البتہ زیادہ عطا ملیگی یوسفؑ سے جب اُن کے بھائیوں نے یہ بات سنی ایکبارگی ناچار ہوکر رو پڑے اور کہنے لگے قولہ تعالیٰ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَإِنْ كُنَّا لَخَاطِئِيْنَ ۝ ترجمہ کہا اُنہوں نے قسم ہے خدا کی تحقیق پسند کیا تجھکو اللہ نے اوپر ہمارے اور تحقیق تھے ہم البتہ خطاوار یعنی تمہارا خواب سچ تھا اور ہمارا حسد غلط اور اللہ نے تم پر فضل کیا اب ہم گنہگار ہیں توبہ کی ہم نے گناہوں سے اب تم جو عقوبت

کرو ہم پر سو سزاوار ہے اگر عفو کرو تو لائق تمہاری بزرگی کے ہے اور اگر سزا دو تو لائق ہمارے ہے یوسفؑ نے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِينَ ۝ ترجمہ کہا یوسفؑ نے کچھ الزام نہیں تم پر آج بخشے اللہ تم کو اور وہ ہے سب مہربانوں سے بڑا مہربان قرآن مجید میں آیا ہے کہ جو کوئی آدمی اپنے گناہ اور تقصیر سے توبہ کرے معاف چاہے سو معاف پاوے اپنے گناہ سے اس اشارے پر یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کو بسبب توبہ اور عجز و انکساری کے معاف کیا تھا اور اگر ایسا یہاں نہ ہو تو حشر میں انصاف کے دن خدا کے پاس جو مومن گریہ وزاری کرے گا اور اپنے گناہ وہ تقصیر سے معاف چاہے گا اور توبہ کریگا اور کہے گا قولہ تعالےٰ وَاِنْ كُنَّا لَخَاطِئِينَ ۝ ترجمہ تحقیق ہم تھے دنیا میں خطاوار اور گور میں تھے بہت تکلیف میں بعد سوال منکر نکیر کے آج ہم پر بڑا دغدغہ حشر کا پڑا ہے ہمنے کچھ عبادت تیری نہیں کی اُمیدقوی تیری درگاہ سے عفو کی ہے اور گناہ ہمارا لبسیار بیت گناہ من ار آمدی در شمار ✤ ترا نام کے بودی آمرزگار ✤ اے رب ہم تیرے فضل و کرم کے اُمیدوار ہیں کہ ہماری خطائیں بخش اور عفو فرما اور آتش دوزخ سے نجات دے اور بہشت عنبر سرشت میں ہم کو جگہ دے تب اُسوقت خدا تعالےٰ فرماویگا اے بندے اپنے تئیں دیکھ تو نے کیا کیا گناہ کیا ہے اب چکھ عذاب اور بندۂ مومن کہیگا یا رب گناہ میرا اگرچہ حد سے باہر ہے اس سے فضل و کرم تیرا افزوں ہے بیت. گناہ من اگر از حد برون است ✤ ہزاران بار زان فضلت فزون است ✤ پھر اللہ تعالےٰ فرماوے گا تحقیق ہم نے تم پر قرآن بھیجا تھا اور ساتھ اُسکے ایک رسول تمہاری ہدایت کے لئے کیوں تم نے اُس پر عمل نہ کیا اب رنج و عذاب میں رہو تب وہ بولے گا یا رب ہم اپنے گناہوں سے تیری درگاہ میں معافی چاہتے ہیں تو اپنے فضل و کرم سے ہماری خطا کو عطا سے بدل کریں باری تعالیٰ بطور کنایہ کے یوسفؑ کے قصے کے طور پر فرماوے گا کہ یوسف کے بھائیوں نے اُنکے پاس اپنی تقصیریں معاف چاہی تھیں تب اُنہوں پر رحمت ہوئی اور معاف کیا اے بندو تم اپنے گناہ سے آپ مقر ہوئے ہم کو لازم ہے کہ تم کو معاف کریں القصہ یوسفؑ نے اسوقت اپنے بھائیوں سے کہا کہ تم کو میں نے خطائے ماضی سے معاف کیا کچھ غم مت کرو میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تم پر رحم کرے میں نے تقصیریں تمہاری معاف کیں اور اللہ بھی تمہارا گناہ معاف کرے اب ہم کو باپ سے ملاقات کراؤ تب تمہارا چھٹکارا ہے بھلا کہو تو آنکھیں باپ کی کسطرح جاتی رہیں انہوں نے کہا تمہارا پیراہن آنکھوں میں رکھ کے شب و روز روتے روتے اندھے ہو گئے تب حضرت یوسف نے اُن سے کہا کہ یہ پیراہن میرا لے جاؤ اُنکے منہ پر ڈالدو علاج اُن کا یہی ہے جلدی بینا ہو جائینگے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے اِذْهَبُوا بِقَمِيصِي هٰذَا فَاَلْقُوهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِي يَاْتِ بَصِيرًا ۚ وَاْتُونِي بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِينَ ۝ ترجمہ یوسفؑ بولا لیجاؤ کرتا میرا اور ڈالو منہ پر میرے باپ کے کہ چلا آوے آنکھوں سے دیکھتا اور لے آؤ

میرے پاس گھر اپنا سارا یہ کہکر بھائیوں کو لیکے ساتھ کھانا کھلایا اور اچھی اچھی پوشاکیں بیش قیمت کی خلعتیں ان سب
کو دیکے کہا کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے کہ میری خبر جلد باپ کو پہونچا دے کہ میری طرف سے انکی خاطر تسلی ہوا نمیں
سے ایک شخص نام اسکا زاژ تھا ہر روز اسکو ڈیڑھ سو کوس چلنے کی عادت تھی اسکو حضرت یوسفؑ نے کہا کہ تم جاؤ میرے
باپ کو یہاں آنے کا مژدہ دو اور ایک پیراہن کہ جس کی برکت سے حضرت خلیل اللہ نے آگ سے نجات پائی تھی اور
گلزار ہوئی تھی سو پیراہن حضرت یوسفؑ کے بازو میں تھا جب ان کے بھائیوں نے انکو کنوئیں میں ڈالا تھا اسی پیراہن
کو کھول کے آپ نے یہودا کے ہاتھ میں دیا اور بولے باپ کے منہ پر لے جاکے ڈالدو اللہ کے فضل سے آنکھیں تجلی
ہوں دیکھنے چلے آویں میرے پاس اور جب مصر کے دروازے سے باہر ہوجاؤ تو اس پیراہن کو کنعان کی طرف
ہوا کے رخ پر رکھیو تاکہ بو پیراہن کی جلد باپ کو پہونچے تب یہودا نے جاکے باہر مصر کے دروازے پر اسکو ہوا
کے رخ پر رکھا باد صبا نے بوئے پیراہن یوسفؑ کی فوراً حضرت یعقوبؑ کو پہونچائی اسوقت حضرت یعقوبؑ نے کہا
اپنی اولاد کو جو حاضر تھے گھر میں یعنی حضرت اپنے بیٹوں کے پاس بیٹھے تھے انہوں سے کہنے لگے اے بیٹو اب یوسفؑ
کے پیراہن کی بو پاتا ہوں تم مجھکو دیوانہ مت کہیو اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي
لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ ترجمہ اور جب جدا ہوا قافلہ مصر سے کہا ان کے باپ نے میں پاتا ہوں
بو یوسفؑ کی اگر تم نہ کہو کہ بوڑھا بہک گیا یہ سنکے لوگ کہنے لگے قولہ تعالےٰ قَالُوا تَاللَّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ
ترجمہ لوگ کہنے لگے قسم ہے خدا کی تحقیق تو البتہ بیچ وہم اپنے قدیم کے ہے پس بعد ایک ساعت کے زاژ پیک نے
یعقوبؑ کو جاکے یوسفؑ کیطرف سے بشارت دی یہ سنتے ہی حضرت یعقوبؑ اسکو جلدی سے اٹھکے گودی میں لے کر
مشتاق ہوکر پوچھنے لگے کہو تو یوسف کہاں ہے وہ بولا یوسفؑ کو ہم نے مصر میں پایا ہے وہ وہاں کے بادشاہ ہیں
بنیامین اور سب بھائی انکے پاس اچھی طرح آرام سے ہیں اور یہودا ابھی میرے پیچھے سے آتے ہیں یوسف کا کرتا لیکر
تمہاری آنکھوں پر رکھنے کو تاکہ آنکھیں تمہاری اچھی ہوجائیں اور یوسف نے فرمایا ہے کہ سب اہلبیت کو یہاں لے
آیو حضرت نے کہا بہت اچھا کیا مضایقہ لیکن کہو تو یوسفؑ کس کے دین پر ہے اپنے باپ داداؤں کے دین پر ہے یا نہیں
اس میں مجھکو اندیشہ ہے اسنے کہا کہ ہنوز اپنے آبا و اجداد کے دین پر قایم ہے یہ سنکر حضرت یعقوب سجدے میں گئے
شکر خدا بجالائے اور تمام کنعان کے لوگ خوش ہوئے تب یہودا بھی مصر سے آپہونچے پیراہن حضرت یوسفؑ کا یعقوبؑ
کے منہ پر ڈالدیا فوراً حضرت آنکھوں سے دیکھنے لگے تب آپنے اپنے بیٹوں سے کہا کہ ہم نے نہیں کہا تھا تم کو کہ یوسفؑ گم ہوئے
کہ پیراہن کی بو آتی ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيرًا
قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ترجمہ پس جب آیا خوشخبری لانیوالا ڈالدیا اس کرتے کو

اور بر منہ اُسکے کے پس ہوگیا بینا بولا میں نے نہ کہا تھا تم کو میں جانتا ہوں اللہ کے طرف سے جو تم نہیں جانتے سوال اگر کوئی کہے کہ حضرت یوسفؑ کے پیرہن کی بو مصر سے یعقوب کو پہونچی تھی اور کسی کو نہیں آئی اسمیں کیا بھید تھا جواب جو عاشق معشوق کا ہو تو ضرور ہے بو محبوب کی اُسیکو آتی ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اے مومنو تمام مخلوقات میں میں نے کسی کو ایسا پیدا نہیں کیا کہ رنگ و بو میری نہ دے اس میں ایک اشارہ ہے کہ یعقوبؑ نپٹ دوست تھے تو بو پیرہن کی اُسکے پائی تھی ایسے ہی جو بندہ مومن خدا کا دوست ہے موت کے وقت اُسکو راحت اور بو دوست کی ملے گی مردگی ہے کہ موت کے وقت جو مومن حالت نزع میں ہوگا خدا تعالیٰ فرمادے گا وہ دوست میرا ہے جب جان اُسکی نکلنے کو ہوگی خدا کی طرف سے بشارت دیجائے گی کہ خوشی سے نکلے تب فرشتے اُس سے کہیں گے اے مومنو تم کو بسبب عصیان اور غفلت کے راہ مرد الٰہی خدا کی نہیں سوجھی تھی اب جاتے وقت تکلیف کھینچتے ہو اور روتے ہو اسلیئے پیراہن مغفرت کا اللہ نے تم کو بھیجا تاکہ آنکھوں میں تمہاری روشنی آجاوے اور جگہ اپنی بہشت میں پاؤ القصہ یوسفؑ بعد رخصت کرنے آزپیک کے اور بھی تین دن بھائیوں کی تدبیر میں رہے اچھے اچھے کپڑے اور ہزار اونٹ بوجھ گیہوں کے اور اقسام اقسام کے کھانے کی چیزیں اور گھوڑے اچھے اچھے چُنکے ہر ایک بھائی کو جُدا جُدا دیکر اور اہل کنعان کے لئے بھی ہدایا باپ کے پاس بھیجے تاکہ تمام کنعانی کو حصے پہونچیں اور اپنے باپ کے حق میں دعا کریں کہتے ہیں کہ چالیس اونٹ بوجھ سونا چاندی اور کپڑے نفیس عماریوں میں رکھکر اور ایک عماری مکلل جواہر سے باپ کے لئے علیحدہ خاص بردار کی معرفت بھیجی کئی دن کے بعد یہ سب کنعان میں جا پہنچے پس یعقوبؑ اہلبیت کو لیکر مصر کے قریب آئے اُسکی خبر ملک ریان سنکر بہت خوش ہوا اور حضرت یوسفؑ کو کہا کہ ادائے شُکر تم کو واجب ہے اپنے ماں باپ سے اور اہل بیت سے تمہاری ملاقات ہوئی جتنا مال سب کیواسطے تم نے اپنے باپ کے پاس بھیجا تھا ہم بہت خوش ہوئے اور بھی اتنا ہی مال خزانے سے لے کر ادائے شُکر میں اسکے فقیر محتاجوں کو خیرات کرو اور ملک ریان نے بھی ہدیہ خاص یعقوبؑ کے واسطے بھیجا بعد اُسکے یوسفؑ نے فرمایا کہ تمام مصر کو دیبائے رومی سے آراستہ کریں اور مکانات نئے نئے جُدا گانہ تیار ہوویں پس یوسفؑ مع لشکر و حاجب دیبا پوش بادشاہت مصر سے نکلکر دو منزل آگے باپ کے استقبال کو آئے اور راہ میں جس سے ملاقات ہوتی اس سے یعقوبؑ پوچھتے کہ یوسف میرا کہاں ہے آیا تم لوگوں میں ہے یا نہیں وے بولے نہیں ہم سب اُسکے غلام ہیں اسی طرح اسی ہزار سوار اونٹ کے حضرت یعقوبؑ کے سامنے سے گذرے بعد اسکے یوسفؑ باحشمت و دبدبہ لشکر کے ساتھ آ پہونچے یعقوبؑ اُس شتر کی عماری پر تشریف لائے جو حضرت یوسفؑ نے خاص اُنکے لئے بھیجا تھا پس راہ میں باپ بیٹے سے ملاقات ہوئی اور بعضی تفسیروں میں یوں لکھا ہے کہ ملک ریان نے حضرت یوسفؑ سے کہدیا تھا کہ جب اپنے والد بزرگوار سے ملاقات ہو تو گھوڑے سے نہ اُترو اگرچہ اپنے باپ کی تعظیم واجب ہے لیکن بادشاہوں کو

پا پیادہ ہونا لازم نہیں تب یوسفؑ نے واسطے رعایت حکم بادشاہ ریان کے اور نگاہ رکھنے تعظیم اپنے والد کے ایک
مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے جا اُترے بعد اسکے مشاہدے میں گئے غیب سے ایک آواز آئی اے یوسفؑ جو شخص کا
دوست محب جانی ہوتا ہے اُسکی ماں محبت کرنی ہوتی ہے تب یوسفؑ نے جانا کہ یہ ہدایت اللہ کی طرف سے
ہے اور یعقوبؑ حضرت یوسفؑ کو دیکھتے ہی اپنی سواری سے اُتر پڑے اور محبت و تعظیم سے یوسفؑ کو اپنی عماری پر
اُٹھا لیا اور دونوں مِلکر بہت روئے اور تمام لشکر بھی روئے اُنکے رونے سے بھائی سب اور تمام لشکر پا پیادہ مصر
میں آئے بعد اسکے زر و گوہر نثار کئے خبر ہے کہ جب یعقوبؑ لشکر میں یوسف کے آئے علم و نشان جتنے تھے اُنہوں میں
سب پست ہوئے حضرت یعقوبؑ کا سر سب میں بلند ہوا یہ دیکھکر سب متعجب ہوئے اور کہتے ہیں کبھی یعقوبؑ ہنستے تھے یوسفؑ
روتے تھے اور کبھی یوسف علیہ السلام ہنستے تھے اور یعقوب روتے تھے اسمیں ایک اشارہ عاشقانہ ہے گاہ عاشق روتے
معشوق ہنستے گاہ معشوق روتے عاشق ہنستے ہیں تب یعقوبؑ سب اہلبیت اپنا لیکر اس قصر معلّے میں جا اُترے جو کہ
خاص حضرت کے لئے بنا تھا یوسفؑ نے اپنے ماں باپ کو لے جا کر تخت پر بٹھایا جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے وَ
رَفَعَ اَبَوَیْہِ عَلَی الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَہٗ سُجَّدًا ترجمہ اور اُونچا بٹھایا اپنے ماں باپ کو تخت پر اور سب گرے اُس کے
آگے سجدے میں یعنی سب بھائی حضرت یوسفؑ کے آگے سجدے میں گرے تب حضرت یوسفؑ نے اپنے باپ سے کہا
قولہ تعالےٰ وَقَالَ یٰاَبَتِ ھٰذَا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَھَا رَبِّیْ حَقًّا وَقَدْ اَحْسَنَ بِیْ اِذْ
اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِکُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ
اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ اِنَّہٗ ھُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ترجمہ اور کہا یوسف نے اے باپ یہ بیان ہے میرے اس پہلے خواب کا اسکو
میرے رب نے سچ کیا اور اُسنے خوبی کی مجھ سے جب مجھ کو نکالا قید سے اور تم کو لے آیا گاؤں سے بعد اسکے کہ جھگڑا اُٹھایا
مجھ میں اور میرے بھائیوں میں شیطان نے میرا رب تدبیر سے کرتا ہے جو چاہتا ہے بیشک وہی ہے خبردار حکمت والا
اگلے زمانے میں سجدہ کرنا تعظیمی تھی اور فرشتوں نے حضرت آدمؑ کو سجدہ کیا تھا اسوقت اللہ نے وہ رواج موقوف
کیا اور کہا وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ ترجمہ تحقیق سجدہ کرنا اللہ تعالےٰ ہی کو ہے سوا اُسکے سوا کسی کو روا نہیں اسوقت
پہلے رواج پر چلنا ویسا ہی ہے کہ کوئی بہن سے نکاح کرے کہ حضرت آدمؑ کے وقت میں بہن سے نکاح ہوتا تھا
پس حضرت یوسفؑ نے کہا اے باپ یہ وہی خواب ہے جو میں نے دیکھا تھا کہ آفتاب اور ماہتاب اور گیارہ تارے
مجھکو سجدہ کرتے ہیں اب اللہ نے وہی خواب میرا سچا کیا بعد اسکے دوسرے دن تمام اہل مصر نے آکے ہدیئے اور
نذریں گذاریں کہ حساب سے باہر تھے وہ سب مال حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کو دے ڈالا اور ملک ریانؑ حضرت
یعقوبؑ کے دیکھنے کو آیا خدا کے فضل سے اور اُنکی صحبت کی برکت سے وہ دین اسلام سے مشرّف ہوا اسی طرح کئی

لوگ آکے مسلمان ہوئے حضرت یعقوبؑ کو جو دیکھنے جاتا اپنے ساتھ ایک نور چمکتا حضرت کی پیشانی پر دیکھتا تب اُسی وقت متحیر ہو کر دین اسلام قبول کر لیتا بعد اسکے ملک ریان نے حضرت یعقوبؑ سے پوچھا اے حضرت یوسفؑ آپ ہی کے صاحبزادے ہیں بولے ہاں تب بادشاہ ریان نے کہا کہ میں ان سے بہت خوش ہوں اور میں نے اپنی سلطنت کا کاروبار ان کو دیا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے اُسکو کل اختیار ہے وہ جو چاہے سو کرے راویوں نے یوں روایت کی ہے کہ بادشاہ کے گھر میں سات چکیاں رنگین طلائی تھیں اور ہر ایک چکی وزن میں پانچ ہزار من کی تھی ایک دن حضرت یعقوبؑ کے پاؤں میں ایک چکی کی ٹھوکر لگی تھی یوسفؑ نے آکر اس چکی کو سر دست سے اٹھا کر پھینک دیا ایسا زور انکو تھا نبوت کے سبب قصہ کوتاہ یوسف کے بھائیوں نے دریائے نیل کے کنارے پر عمارت بنا کے سکونت اختیار کی مروی ہے کہ یعقوبؑ نے ایک روز یوسفؑ سے کہا کہ تم کو معلوم تھا کہ میں کنعان میں ہوں کیوں تم نے مجھکو اتنے دن اپنے حال سے خبر نہ دی تھی یوسفؑ نے کہا دیکھو بابا جان میں نے کتنے خط آپ کے واسطے لکھ رکھے ہیں ایک صندوق لاکے دکھایا اور کہا کہ میں جب خط لکھ کے حضور میں بھیجا چاہتا تھا اُسی وقت جبرئیلؑ آکے مجھکو منع کرتے اور کہتے اے یوسفؑ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ہنوز تمہارا وقت باقی ہے اس وقت مت بھیجو تب آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ مالک ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اور روایت کی ہے کہ یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ سے پوچھا کہ تیرے بھائیوں نے تیرے ساتھ کیا کیا بدسلوکی کی کہو تو سنوں حضرت یوسفؑ نے کچھ نہ کہا چپکے ہو رہے اور سب بھائیوں نے آکے حضرت سے کہا کہ اے باپ ہم اسکے بدخواہ تھے ہم گنہگار ہیں لیکن اب ہم معافی چاہتے ہیں تم سے اور کہا قولہ تعالیٰ قَالُوا

يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ ۝ قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي ۖ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

ترجمہ کہا انہوں نے اے باپ بخشواؤ ہمارے گناہوں کو بیشک ہم تھے خطا کرنیوالے حضرت نے کہا رہو بخشواؤں گا اپنے رب سے وہ ہے بخشنے والا مہربان سوال اسمیں کیا بات تھی جب یعقوبؑ سے بیٹوں نے خطا کی معافی مانگی جو خطا کی تھی یوسفؑ کے مادہ میں حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو وعدے میں رکھا اور کہا کہ رہو بخشواؤں گا تفسیر میں لکھا ہے کہ وہ وعدہ عفو صبح کا کیا تھا کیونکہ صبح کی دعا اللہ کے یہاں مستجاب ہے اور بعضے مورخین نے لکھا ہے کہ یعقوبؑ نے بیٹوں کے حق میں دعا کرنے میں اسواسطے تاخیر کی تھی کہ خبر میں یوں آیا ہے کہ حق تعالیٰ گناہ کسی کا معاف نہیں کرتا ہے مگر جب تک کہ خصم اس کا راضی نہو وے اُس سے پس یوسفؑ سے حضرت یعقوبؑ نے پوچھا کہ تم اپنے بھائیوں سے خوش و راضی ہو یا نہیں حضرت یوسفؑ نے کہا میں راضی ہوں تب حضرت یعقوب نے بیٹوں کے حق میں خدا کے پاس دعا مانگی بعد چند روز کے انتقال کر گئے اُنکے بعد شمعون نبی ہوئے اور بعضوں نے کہا کہ یوسفؑ نبی ہوئے بعد اسکے حضرت یوسفؑ چوبیس برس جئے جب ستر برس کی عمر ہوئی موت قریب آئی تب خدا کی درگاہ میں دعا مانگی اور کہا جیسا کہ اللہ تعالےٰ

فرماتا ہے رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۣ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ترجمہ اے پروردگار میرے تحقیق دی تو نے میرے تئیں کچھ بادشاہی اور سکھائی تو نے میرے تئیں تعبیر خوابوں کی یعنی کل میٹھانی باتوں کی اے پیدا کرنیوالے آسمانوں اور زمین کے تو ہی ہے دوست یعنی کارساز میرا بیچ دنیا اور آخرت کے قبض کر میرے تئیں یعنی موت دے نیک بختوں میں اور ملادے میرے تئیں ساتھ صالحوں کے ایک دن کا ذکر ہے کہ یوسف علیہ السّلام کے بھائیوں نے کہا تھا کہ یوسف بادشاہ ہے وہ قیامت کے دن بادشاہوں کے زمرے میں اٹھے گا اور محسوب نہ ہوگا نبیوں میں اس بات کو حضرت یوسف نے سنا تھا تب موت کے وقت خدا کی درگاہ میں دعا مانگی اے پروردگار تو نے میرے تئیں بادشاہی دی دنیا میں اور موت دے مجھکو ساتھ ایمان کے اور ملادے ساتھ انبیاؤں کے جب ستر برس کی عمر ہوئی تب رحلت فرمائی اور ان کے بھائی سب ایک کے بعد ایک نبی ہوئے اور انتقال فرمایا یہ سب حضرت موسیٰ کے زمانے تک بارہ قوم تھے قرآن شریف میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ نے انکو اسباط فرمایا اسباط کہتے ہیں بنی اسرائیل کو یعنی یعقوب کے فرزندوں کو اور دوسرے نبی اسرائیل کو قبائل کہتے ہیں تاکہ تمیز ہووے دونوں فریق میں قصہ یہانتک تھا یوسف کا واللہ اعلم

# قصہ اصحاب کہف کا

روایت کی گئی ہے کہ روم کے ملک میں ایک بادشاہ تھا نام اس کا دقیانوس خدا نے اسکو بڑی سلطنت دی تھی اور لشکر بیشمار ایک دن کسی نے اسکو خبر دی کہ فلانا بادشاہ تیرے ساتھ لڑنے کو مستعد ہے فوج کثیر لیکر آیا ہے پس دقیانوس یہ لشکر اپنے لشکریوں کو لیکر واسطے دفع دشمن کے مستعد بجنگ ہوا آخر جو بادشاہ لڑنے کو آیا تھا دقیانوس کے ہاتھ سے مارا گیا اور بیٹے سب گرفتار ہوئے بعضے کہتے ہیں کہ چھ بیٹے تھے اور بعضے کہتے ہیں پانچ تھے سب کو اپنی خدمت میں رکھا ان میں سے ایک کو عہدہ جاضر ورکا دیا تھا جب دقیانوس جاضرور میں جاتا اس سے آبدست کروالیتا سبب اس کا یہ تھا کہ وہ ایسا جوان فربہ موٹا تھا کہ ہاتھ اس کا اپنی مقعد پر نہیں پہونچتا تھا بڑا عظیم البطن تھا اور کہتے ہیں کہ وہ ملعون دعویٰ خدائی کا کرتا تھا پس اللہ تعالیٰ نے ان شاہزادوں کو خطاب اصحاب کہف کا دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ آمْ

حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ترجمہ کیا تو خیال رکھتا ہے کہ غار اور کھو والے ہماری قدرتوں میں اچنبھا تھے جب جا بیٹھے وہ جوان اس کھو میں پھر بولے اے رب دے ہم کو اپنے پاس سے مہر اور بنا ہمارے کام کا بناؤ یہی شاہزادے مذکور سب کچھ تدبیر اور حیلہ کرنے لگے کہ کیونکر اس ظالم بدبخت کے ہاتھ سے ہم

خلاصی پاویں اور خدا کی عبادت کریں ایک روز دقیانوس جاضرور کو گیا تھا اس غلام کو جو خادم جاضرور کا تھا نہ پایا کہ
مقعد اسکی دھلاوے تب اس ملعون نے خفا ہوکر حکم کیا اسکو اور اسکے بھائیوں کو سو سو درّے مارنے کا اور تاکید کردی
کہ خبردار آئندہ ایسا نہ ہونے پاوئے اپنے اپنے کام پر سب حاضر رہنا غافل نہونا آخر وہ شاہزادہ کہ جس کا عہدہ جاضرور
کا تھا جب رات ہوئی سب بھائیوں کو لے بیٹھا وہ سب اکٹھے ہوکر صلاح و مشورت کرنے لگے کہ یہ ملعون ہم کو ستاتا ہے۔
اور دعویٰ خدائی کا کرتا ہے اور سب سے سجدہ کرواتا ہے اب ہم پر واجب ہے کہ اسکی خدمت سے باز رہیں اور یہاں
سے کہیں نکل جاویں اپنے خالق ارض وسما کی عبادت کریں جو آخرت میں کچھ بھلا ہو بھائی بولے یہ اچھی بات ہے جو
تم کہتے ہو کسی صورت سے بہانسے نکلنا چاہیئے تب وہ بولے ایک تدبیر ہے جب وہ ملعون میدان میں چوگان کھیلنے کو
جائیگا البتہ ہم کو بھی لے جائیگا جب ہم کو کھیلنے کو کہیگا تب ایسی چستی و چالاکی سے چوگان کھیلا چاہیئے کہ وہ خوش
ہوجاوے اور تعریف کرے جب شام عنقریب ہوگی تب میں چوگان میدان سے باہر پھینکوں گا تم سب ہمارے
پیچھے بہ بہانہ چوگان میدان سے باہر نکلجائیو تب سب مل کے ایک جگہ میں جاکے گھوڑے پرسے اتر کر میلا کپڑا بدل کے
پاؤں پاؤں چلے جائیں گے اور ہم کو کوئی نہیں پہچانے گا جب بھائیوں نے یہ صلاح ٹھہرائی اور دوسرے روز دقیانوس
کے پاس سب آکے حاضر ہوئے اور اپنے اپنے عہدے پر جا کھڑے ہوئے وہ ملعون تخت پر بیٹھے دعویٰ خدائی کا کرتا تھا
لعنۃ اللہ علیہ اتفاقاً اوسی وقت ایک بلّی بالاخانے پر سے اسکے پاس اچانک آگری اس سے وہ ملعون چونکا اور
ڈرا تب وے لوگ آپسمیں کہنے لگے اگر یہ ملعون خدا ہوتا تو بلّی سے کاہیکو ڈرتا معلوم ہوا یہ مردود جھوٹا ہے دعویٰ اسکا
باطل ہے اُس گھڑی ایک شیطان بصورتِ انسان اُسکے آگے آکے کہنے لگا اے ملعون اگر تجھکو دعویٰ خدائی کا ہے
تو ادنیٰ ترین ایک ذی روح جانور مکھی ہے اُسکو تو پیدا کر تب ہم جانیں گے تیرا دعویٰ حق ہے اُس مردود نے ایک
بہانہ کرکے کہا کہ ایسے بدجانور کو ہم نہیں پیدا کرتے شیطان بولا خدا نے جو اُسکو پیدا کیا ہے البتہ کچھ حکمت ہوگی وہ ملعون
بولا اس میں کیا حکمت ہے شیطان بولا جب تو جاضرور میں جا بیٹھتا ہے وہ مکھی تیری گون میں بیٹھ کے ہاتھ پاؤں اپنے
نجاست میں آلودہ کرکے تیری ڈاڑھی پر جا بیٹھتی ہے یہ بھی ایک کارِ حکمت ہے یہ کہکر غائب ہوا تب وہ ملعون شرمندہ
ہوا پس دوسرے دن دقیانوس چوگان کھیلنے کو میدان میں گیا اور شاہزادوں کو بھی ساتھ لیا پس میدان میں جاکے ایسا کھیل
کھیلنے لگے کہ دقیانوس بہت محظوظ ہوا اور بولا کہ فجر کو تم سب کو خلعت دیکر خوش کروں گا جب شام ہوئی دن آخر ہوا شاہزادے
بحسب اسکے جو مشورت کی تھی اُسی موافق آخر چوگان میدان سے پھینکنے لگے اسی طرح آہستہ آہستہ کھیلتے ہوئے دُور تک
نکل گئے دقیانوس انہوں کو کھیل چھوڑ کر شام کے وقت گھر کی طرف چلا گیا اور شاہزادے سب فرصت کمال پاکے خدا کو
یاد کرکے وہانسے نکل پڑے میدان کی طرف گھوڑا اُٹھاکے رات ہی رات چلے گئے جب صبح ہوئی گھوڑوں کو چھوڑ کر کسی شہر

کے کنارے جا پہنچے وہاں چند آدمی پاسبان بکری کے تھے اُنسے ملاقات ہوئی وے بولے اے عزیز تم کہاں جاتے ہو
اُنہوں نے کہا کہ خالق ارض و سما کی طلب کو جاتے ہیں اُنہوں نے کہا وہ کیسا خدا ہے جسے چاہتے ہو وے بولے آسمان اور
زمین اور ہمارے تمہارے بیچ میں وہ سب کا پروردگار ہے اور مُلکِ عدم سے مُلکِ وجود میں لانے والا وہی ہے پس
ان سب باتوں سے وہ لوگ خوش ہوئے اور بولے کہ یہ سچ کہتے ہیں تب وہ بھی پاسبانی چھوڑ کے شاہزادوں کے ساتھ
مل گئے صحبت اُنکی اختیار کی اور ایک کُتّا اُنکے ساتھ تھا وہ بھی ہمراہ ہولیا وہ بولے کُتّے کو ہنکار دو تو بہتر ہے وگرنہ ہمارے
ساتھ رہے گا تو بھونکے گا اُسکی آواز سُن کے لوگ آکے ہم کو پکڑیں گے تب پاسبانوں نے کُتّے کو مارا پیٹا یہانتک کہ اُسکے
ہاتھ پاؤں توڑ ڈالے اور سارا بدن زخمی کیا تو بھی اُس نے پیچھا نہ چھوڑا آخر اُنکے ساتھ رہ گیا اور اللہ نے اسکو زبان
دی تب اُس نے کہا اے یارو مجھے مت مارو تم جس کے بندے ہو میں بھی اُس کا تابعدار ہوں تم جس کی یاد کو جاتے
ہو میں بھی اُسی کو چاہتا ہوں مجھکو بھی تم اپنے ہمراہ لیچلو پس کُتّے سے یہ باتیں سُن کے اصحاب کہف کو ترس آیا اور پیار
کر کے کُتّے کو ساتھ لے چلے کاندھے پر تمام رات چلتے چلتے جب روز روشن ہوا سب جا کے پہاڑ کے اندر کھُوہ میں جا گھسے اور
بولے کہ یہاں ذرا دم لیا چاہیئے کہ ماندگی راہ کی دفع ہو آخر وہاں دم لیا پس سو گئے جیسا کہ قول تعالیٰ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ
إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ۝ فَضَرَبْنَا عَلَىٰ آذَانِهِمْ
فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا ۝ ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْحِزْبَيْنِ أَحْصَىٰ لِمَا لَبِثُوا أَمَدًا ترجمہ جب
جا بیٹھے وہ جوان اُس کھُوہ میں پھر بولے اے رب دے ہم کو اپنے پاس سے مہر اور بنا ہمارے کام کا بناؤ پس پردہ ہمارا ہم
نے اوپر کانوں اُنکے کے یعنی سُلا دیا ہم نے اُنکو بیچ غار کے کئی برس گنتی کے پھر اُٹھایا ہم نے اُنکو کہ معلوم کریں دو فرقوں
نے کس نے یاد رکھی ہے جتنی مدت رہے تھے القصہ دقیانوس نے اُس کھیل کے میدان میں شہزادوں کو نہ پاکے بہت
تاسف کیا اور چند سواروں کو اُنکے پیچھے دوڑایا تفحص و تجسس کرتے ہوئے اُسی کھُوہ کے پاس جا پہونچے خدا کے فضل سے
اُس غار کا مُنہ چیونٹی کے سُوراخ سا بن گیا اور اُن سب کا نام و نشان نہ پایا پھر آئے اور بعضی روایت میں یوں آیا
ہے کہ اُس کھُوہ کے کنارے پر اُنہوں کو مُردہ پایا تھا اور اُسی کھُوہ میں ڈال کے چلے آئے تھے اور اُسی دن سے لقب اُنہوں کا
اصحاب کہف ہوا اور بعضوں نے یوں روایت کی ہے کہ وہ بادشاہ کے باورچی کے بیٹے تھے اور بعضے ان میں نان بائی
کے بیٹے تھے بادشاہ دقیانوس نے ایک کو جادو سیکھنے کو ایک جادوگر کے پاس بھیجا تھا ایک دن اُس لڑکے سے اثنائے راہ
میں ایک راہب سے ملاقات ہوئی راہب نے اس لڑکے سے پوچھا تم کہاں جاتے ہو وہ بولا میں جادو سیکھنے کو جاتا
ہوں راہب بولا جادو تو کُفر ہے تو مسلمان کیوں نہیں ہوتا تب خدا کے فضل سے اسوقت وہ ایمان لایا مُسلمان ہوا
دقیانوس اس بات کو سُنکے خفا ہوا اور اس لڑکے کو دار پر کھینچنے کا حکم کیا کہتے ہیں کہ اس کو پانچ دفعہ سُولی پر چڑھایا تو بھی

وہ نہ مرا اللہ کے فضل سے سلامت رہا اور کہا اٰمَنْتُ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ آخر اُسکو دقیانوس نے قید شدید میں رکھا اُسکے ہم جنس اور پانچ چھ لڑکے دقیانوس کے ملازم تھے انہوں نے باہم صلاح و مشورت کر کے کسی حیلہ سے قید سے اُسکو چھڑا لیا بعد اسکے وہ متفق ہو کر اُس ظالم کے قبضے سے اُس شہر سے خدا کی عبادت کو نکلے ایک پہاڑ کی طرف گئے ایک کھو میں جا رہے اور وہاں سو رہے اسمیں تین سو نو برس گذر گئے تھے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَلَبِثُوْا فِیْ کَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ترجمہ اور مُدّت گذری اُنپر کھو میں تین سو برس اور نو اُوپر اور اصحاب کہف کے نام اور اُنکے عدد میں بہت اختلاف ہے یہ سب اہل روم تھے اور اُن کا غار بھی ارض روم میں ہے اور بعضے کہتے ہیں حضرت عیسےٰ کے دین میں تھے اور قاموس میں لکھتا ہے ابن قتیبہ نے روایت کی ہے وہ اصحاب کہف حضرت مسیح کے زمانہ کے قبل تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ اصحاب کہف کا دین و مذہب اللہ کو معلوم ہے فقط توحید پر قائم تھے اور کسی نبی کی شریعت پکڑنے نہیں پائے مگر جس نے اُنکی خبر پائی معتقد ہوئے اور پاس اُنکے مکان زیارت گاہ بنا دیا وے نصارٰی تھے نام اُنہوں کے یہ ہیں مکسلمینا ان واملیخا و نکیسر مرکوش نوآنش سانیوس بطینوس کشفوطط اور کسی نے کہا نام اُن کا ملیخا مکسینا مرطوس نوانس ارلطانس کید سلطیطوس اور بعضوں نے کہا مکسلمینا یملیخا مرطونس بنیونس سابونس کفسططوس ذونواس اور بعض نے کہا مکسلمینا املیخا مرطونس بوانس سارنیوش بطنسوش کشفوطط اور بعض کے نزدیک یہ نام ہیں مکسلمینا نملیخا مرطونس بنیونس سارتیوس ذونواس کشفیطط یونس اور آٹھواں ان کا کُتا کہ نام اس کا قطمیر تھا قاموس میں یہی لکھا ہے لیکن شمار اُنہوں کا سوائے خدا کے کسی کو معلوم نہیں کہ کتنے آدمی تھے اور اُنکے عدد کا بہت اختلاف ہے بمصداق اس آیت کے قولہ تعالیٰ سَیَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ کَلْبُهُمْ وَیَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ کَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَیْبِ وَیَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ کَلْبُهُمْ قُلْ رَّبِّیْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِیْلٌ ترجمہ البتہ کہینگے کہ وہ تین ہیں چوتھا اُن کا کُتا ہے اور یہ بھی کہیں گے کہ وہ پانچ ہیں چھٹا اُن کا کُتا بن دیکھے نشانی کے پتھر چلاتا اور یہ بھی کہیں گے وے سات ہیں آٹھواں اُن کا کُتا ہے تو کہہ پروردگار میرا خوب جانتا ہے کتنے آدمی اُنکے ہیں خبر اُنکی نہیں رکھتے مگر تھوڑے لوگ جب تین سو نو برس کے بعد نیند سے جاگ اُٹھے اصحاب کہف آپس میں پوچھنے لگے ایک دوسرے سے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَکَذٰلِکَ بَعَثْنٰهُمْ لِیَتَسَآءَلُوْا بَیْنَهُمْ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ کَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوْا لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ قَالُوْا رَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَکُمْ بِوَرِقِکُمْ هٰذِهٖٓ اِلَی الْمَدِیْنَةِ فَلْیَنْظُرْ اَیُّهَآ اَزْکٰی طَعَامًا فَلْیَاْتِکُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْیَتَلَطَّفْ وَلَا یُشْعِرَنَّ بِکُمْ اَحَدًا ترجمہ اور اسی طرح اُنکو جگا دیا ہم نے کہ آپس میں لگے پوچھنے ایک بولا اُن میں کتنی دیر ٹھہرے تم بولے ہم ٹھہرے ایک دن یا دن سے کم بولے تمہارا رب بہتر جانے جتنی دیر رہے ہو

اب بھیجو اپنے میں سے ایک کو روپیہ لیکر اپنا اس شہر کو پس دیکھے کونسا ستھرا کھانا لا دیوے تم کو اس میں سے کھانا اور نرمی سے
جاوے اور جتا ندے تمہاری خبر کسی کو جب اصحاب کہف تین سو نو برس کے بعد ایکبارگی جاگے تو بھوک اُنپر غالب ہوئی
ان میں سے یملیخا کو شہر میں روٹی لانے کو نان بائی کے دوکان میں بھیجا اور وہ دینار ضرب دقیانوس کا تھا روٹی والے
کو دیا روٹی والے نے دیکھ کے پوچھا اے یار تم نے گڑا مال کہیں پایا ہے کیونکہ اس دینار پر نام دقیانوس بادشاہ کا دیکھتا
ہوں اُس کا زمانہ تو قرنون گذرا ہے وہ مرگیا اب مجھے بھی اس کا حصہ دو نہیں تو بادشاہ کے حضور میں تمہیں لیجاؤنگا
وہ دیکھتے ہی تم سے سب روپیہ چھین لے گا آخر یملیخا نے اپنا سارا قصہ اس سے بیان کیا اس میں بہت آدمی دونوں کی
قیل وقال سے آکے مجتمع ہوگئے اور اسکی خبر بادشاہ تک پہونچی بادشاہ عادل تھا یملیخا کو حضور میں بُلا کے ساری
حقیقت اُس سے پوچھی تب یملیخا نے بادشاہ سے کہا کہ ہم کئی آدمی ہیں بادشاہ دقیانوس کے ظلم سے بھاگ کر فلانے
پہاڑ کی کھو میں جا رہے ہیں اور بعد مدت کے جب نیند سے جاگ اُٹھے مارے بھوک کے برداشت نہ کر سکے تب سب
کو وہاں بٹھا کے میں روٹی کے لئے شہر میں آیا بادشاہ یہ سُن کے متعجب ہوا اور علمائے تواریخ دان کو بُلا کے پوچھا تم جانتے
ہو بادشاہ دقیانوس کونسے زمانے میں گذرا ہے اُن سب نے متفق الکلمہ عرض کی اے جہاں پناہ جو باتیں یملیخا نے
حضور میں عرض کی ہیں سو سچ ہیں ہم نے تواریخ کی کتابوں میں دیکھا ہے کہ بادشاہ بڑا ظالم نام اُس کا دقیانوس
تھا سابق میں گذرا ہے پس چونکہ یہ بادشاہ عادل اور منصف مزاج تھا یہ حقیقت سُن کے یملیخا کے ساتھ اُس کھو میں
جانے کا عزم کیا پس باشوکت شاہی سوار ہو اُسکے ساتھ اُس غار کے پاس جا پہنچا تب یملیخا نے اس سے کہا کہ آپ اگر
اس حشمت اور دبدبے کے ساتھ اُنہوں کے پاس جائیں گے تو اغلب ہے کہ دے آپ کو دیکھ کے ڈریں گے اور چھپ جائنگے
اور آپ سے کچھ بات چیت نہ کریں گے مناسب ہے کہ آپ ذرا یہاں ٹھہریں میں جاکے اُنہوں کو خبر دوں اور خاطر جمع
کروں کہ بادشاہ دقیانوس دنیا سے مطرود و مردود ہوا اب مسلمان بادشاہ ہے چلو شہر میں جائیں پس یملیخا بادشاہ سے
کہکر غار میں چلا گیا اور سب احوال یہاں کا جو جو گذرا تھا اُنہوں سے بیان کیا وے بولے ہم کو اب کھانے پینے کی کچھ حاجت
نہیں اور ہم کو دنیا سے بھی کچھ غرض نہیں ہم کو اپنے خدا ہی سے کام ہے یہ کہکر پھر سو گئے خبر ہے کہ ابتک بھی سوتے ہیں
ایسا ہی حال قیامت تک رہیگا کہتے ہیں کہ وہ بادشاہ اور سب نے اُنکی انتظاری دیکھکر اُس کھو کے اندر جانا چاہا کسی
جانب کو راہ اُسکی نہ ملی ناامید وہاں سے پھر آیا اور اُس پہاڑ کے کنارے بستی میں آکے ایک عبادت گاہ بنا کر وہاں سب
رہ گئے اور خبر ہے کہ اصحاب کہف کے لئے حق تعالے نے فرشتے مقرر کئے ہیں تاکہ اُنہوں کو پہلو بہ پہلو سُلاویں اور کروٹ کرادیں
اور بہشت کے پنکھے سے ہوا کریں اور گرمی اور سردی وہاں اُنہوں پر نہیں لگتی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَتَرَى الشَّمْسَ
إِذَا طَلَعَت تَّزَاوَرُ عَن كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَت تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِّنْهُ

ذٰلِكَ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا

ترجمہ اور تو دیکھے دھوپ جب نکلتی ہے بچکے جاتی ہے اُن کی کھوسے داہنے کو اور جب ڈوبتی ہے کترا جاتی ہے اُنسے بائیں کو تاانیکہ اثر گرمی اور سردی کا اُن پر نہ لگے اور وے میدان میں ہیں اُس کی یہ ہے قدرتوں سے اللہ راہ دے وہی آوے راہ پر اور جس کو وہ گمراہ کرے پھر تو نہ پاوے کوئی اُس کا رفیق راہ پر لانیوالا کہتے ہیں کہ وہ سوتے ہیں اُنکی آنکھیں کھلی ہیں اس سے کوئی جانے جاگتے ہیں اور حق تعالیٰ نے اس مکان پر دہشت رکھی ہے تاکہ لوگ تماشا نہ پکڑیں کہ وے بے آرام نہ ہوں اور اُنکے ساتھ ایک کُتّا لگ لیا وہ بھی زندہ رہ گیا مروی ہے کہ عیسےٰؑ کے قبل زمانے کے اصحاب کہف اُس کھو میں گھسے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت عیسےٰؑ کے ایام میں گھسے اور انجیل پر ایمان لائے تھے لیکن اکثر کا قول یہ ہے کہ دین اور مذہب اُنہوں کا بجز خدا کے کسی کو معلوم نہیں یہاں تک اُن کا قصہ تھا واللہ اعلم

## قصہ حضرت شعیب پیغمبر علیہ السلام کا

شعیبؑ حضرت صالح پیغمبرؑ کی اولادوں میں تھے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکو پیغمبروں کا خطیب فرمایا تھا چونکہ وہ فصیح اللسان تھے اور اپنی قوم کو خدا کی طرف دعوت کرتے تھے اور وہ حضرت شہر مدین کے نبی تھے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ۝ وَيَا قَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِلٰى اٰخِرِ اٰيَۃ ترجمہ اور مدین کی طرف بھیجا ہم نے اُن کے بھائی شعیبؑ کو وہ جاکے بولا اے قوم بندگی کرو اللہ کی کوئی نہیں تمہارا خدا اُسکے سوا اور نہ گھٹاؤ ناپ اور تول میں دیکھتا ہوں تم کو آسودہ اور ڈرتا ہوں تم پر آفت سے ایک گھیرنے والے دن کے اور اے قوم پورا کرو ناپ اور تول کو انصاف سے اور نہ گھٹاؤ لوگوں کو اُن کی چیزیں اور نہ مچاؤ زمین پر خرابی کافروں نے حضرت کو جواب دیا اے شعیبؑ مال ہمارا ہے خواہ زیادہ بیچیں خواہ گھٹا کے بیچیں وزن اور ناپ سے ہمارے تم کو کیا کام ہے پھر حضرت نے فرمایا اے قوم اگر خدا کی بندگی نہ کروگے اور میزان اور ناپ کو درست نہ رکھوگے تو عذاب پہونچے گا تم پر خدا کی طرف سے جیسا کہ قوم نوحؑ اور قوم ہودؑ پر اور قوم صالحؑ پر اور قوم لوطؑ پر عذاب نازل ہوا تھا چنانچہ قولہ تعالیٰ وَيَا قَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صَالِحٍ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ترجمہ اور اے قوم نہ کمائیو میری ضد کر کر یہ کہ پڑے تم پر جیسا کچھ پڑا قوم نوحؑ

پر یا قوم ہودؑ پر یا قوم صالحؑ پر اور قوم لوطؑ تو تم سے دور نہیں اور گناہ بخشواؤ اپنے رب سے اور اسکی طرف رجوع لاؤ البتہ
میرا رب مہربان ہے محبت والا قوم نے جواب دیا قولہ تعالیٰ قَالُوْا یَا شُعَیْبُ مَا نَفْقَهُ کَثِیْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا
لَنَرٰکَ فِیْنَا ضَعِیْفًا وَّلَوْلَا رَهْطُکَ لَرَجَمْنٰکَ وَمَا اَنْتَ عَلَیْنَا بِعَزِیْزٍ ۝ ترجمہ اے شعیبؑ ہم
نہیں سمجھتے بہت باتیں جو تو کہتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں تو ہم میں کمزور ہے اور اگر نہ ہوتے تیرے بھائی بند تو تجھکو ہم سنگسار
کر ڈالتے اور کوئی تو ہم پر سردار نہیں پھر حضرت شعیب اُنہوں سے کہا اے قوم ڈرو اللہ سے اور پوجو اُسی کو مجھے سچا نبی
جانو اور کہا مانو ہر چند کہ شعیبؑ کہتے رہے پھر بھی نہ مانا تب حضرت نے اُن سے مایوس ہوکر بناچاری اُن پر بددعا
کی جبرئیل تشریف لائے اور فرمایا اے شعیبؑ قریب ہے تمہاری قوم پر خدا تعالیٰ نے عذاب نازل کرے گا تم ہوشیار
رہو جو لوگ تم پر ایمان لائے ہیں اُنکو لیکر شہر سے نکل جائیو اس قوم سے دور رہیو تب حکم الٰہی سے شعیبؑ نے اپنے
اہل و عیال اور وہ لوگ جو اُن پر ایمان لائے تھے سب ایکہزار سات سو آدمی ہمراہ لیکر شہر سے باہر نکل گئے کافر
سب ہنسنے لگے بولے اے شعیبؑ کیا مصیبت پڑی ہے کہاں جاتے ہو شہر سے حضرت نے کہا میں تم سے جدا ہوتا ہوں
خدا کے کہنے سے اب حق تعالیٰ تم پر عذاب نازل کرے گا جب حضرت یہ بول کے شہر سے تین کوس باہر نکل گئے جبرئیل
نے آکر خبر دی کہ کل صبح تمہاری قوم پر عذاب نازل ہوگا جب صبح ہوئی حضرت عبادت میں مشغول ہوئے اور جتنی
قوم کفار کی تھی صبح کو اپنے گھروں میں سوتے تھے اُسوقت جبرئیل نے آکے خدا کے حکم سے ایسی ایک چیخ ماری کہ
تمام کافر شہر کے ہلاک ہوگئے یہانتک کہ کوئی مواشی بھی نہ رہا اور آگ آکے اُن سب مردودوں کو جلا گئی بعد اسکے
حضرت نے خدا کی درگاہ میں عرض کی الٰہی میں اب کہاں جاؤں کہاں رہوں ندا آئی تم اپنے گھر میں جا رہو تب
شعیبؑ اپنی قوم کو لیکر شہر میں آئے دیکھا کہ سارے مردود کفار جل بھنکر خاک ہوگئے پھر حضرت کے آنے سے شہر مدین
آباد ہوا اور اشجار و درخت سر نو سے پھر سب ترو تازہ ہوئے پھول پھل کر پھلنے لگے پیشتر سے بیشتر ہوئے پس شعیبؑ
نے اپنی قوم کو بارہ برس تک شریعت سکھائی اور ہلاک ہونے میں قوم کے اپنی بددعا سے بہت تاسف کرنے لگے اور
اسکے غم سے روتے روتے آنکھیں جاتی رہیں مروی ہے جبرئیل نے نازل ہوکر حضرت شعیبؑ سے کہا اے شعیبؑ تم
کیوں غم کھاتے ہو اگر اپنی آنکھ کے لئے روتے ہو تو آنکھ دی جاوے اور اگر کسی کام کے لئے روتے ہو تو وہ بھی حاصل
ہووے گا اور دوزخ کا ڈر ہے تو کچھ اندیشہ مت کرو اگر دنیا کے لئے روتے ہو تو دنیا بھی دیجاوے خدا اپنے بندوں
پر بہت مہربان ہے تب حضرت شعیبؑ نے کہا اے جبرئیلؑ میں کچھ نہیں چاہتا ہوں مگر خدا کے دیدار کی آرزو ہے
حضرت جبرئیل نے یہ سُنکر باری تعالیٰ سے عرض کی الٰہی تو دانا بینا ہے شعیبؑ جو کہتا ہے تجھکو خوب معلوم ہے ندا آئی
اے جبرئیل تم اُس سے جاکر میری طرف سے کہو کہ ہمارا دیدار قیامت کو ملے گا غرض شعیبؑ بارہ برس دنیا میں نابینا

رہے اور پیغمبری کی یہاں تک کہ موسیٰ کا زمانہ پہنچا تھا شرح اُسکی موسیٰ کے قصہ میں بیان کروں گا انشاء اللہ تعالےٰ اور خبر ہے کہ حضرت موسیٰؑ کے آنے کے بعد شعیبؑ چار برس چار مہینے اور جیئے اور بعضے کہتے ہیں کہ آٹھ برس جیئے بعد اُس کے انتقال کیا۔

# قصہ حضرت یونس علیہ السلام کا

روایت کی گئی ہے کہ حضرت یونس پیغمبرؑ حضرت ہودؑ کی اولاد میں تھے خدا تعالےٰ نے شہر نینویٰ کی اُنکو پیغمبری دی تھی اب جس کو دمشق کہتے ہیں وہاں قوم ثمود کی تھی سب بُت پرست تھے ایک روز حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے پوچھا کہ یونسؑ پیغمبر کی قوم کتنی تھی حضرت نے فرمایا لاکھ سے زیادہ تھی سب نافرمان تھی چنانچہ حق تعالےٰ نے فرمایا ہے وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ترجمہ اور بھیجا اُسکو ہم نے لاکھ آدمی پر یا زیادہ پر فائدہ یعنی اگر عاقل بالغ شمار کیجئے تو لاکھ تھے اور سب کو شامل کیجئے تو لاکھ سے زیادہ تھے یہ اللہ کو شک نہیں مروی ہے کہ یونسؑ نے اپنی قوم کو چالیس برس تک خدا کی طرف دعوت کی اور کہتے رہے اے قوم کہو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُوْنُسُ نَبِيُّ اللّٰهِ وے مردود کبھی اس کلمہ کو زبان پر نہ لائے اور کہتے تم اگر ہم کو پارہ پارہ کروگے پھر بھی تم کو نبی اللہ کا نہیں کہینگے حضرت اسبات سے اور زیادہ مایوس ہوئے قوم بت پرستی کرنے لگی پھر کہا اے قوم اپنے خالق ارض وسما کو چھوڑ کر کیوں بت پرستی کرتے ہو جس میں نفع نہیں وہ جہنم کی راہ ہے ان منکروں نے ہرگز نہ سنا اور کہا کہ ہم تیرے خدا کو نہیں مانتے ہیں اور حضرت کو اذیت دینے لگے پھر حضرت نے عاجز ہو کر کہا اے قوم خدا کی عبادت کرو اور راہ ضلالت کو چھوڑ دو نہیں تو خدا تم پر عذاب نازل کرے گا وے بولے عذاب کیا چیز ہے کیسا ہوتا ہے حضرت بولے عذاب آتش دوزخ ہے یہ سنکر اُن مردودوں نے کہا بھلا کچھ مضائقہ نہیں تب یونسؑ نے اُن بدوں کے لئے بددعا مانگی ندا آئی اے یونسؑ جب وقت آوے گا اُن پر عذاب نازل کروں گا پس یونسؑ خفا ہو کر اس شہر سے اپنی قوم کو چھوڑ کر بے رضائے آلہی کے نکلے اسی سبب سے اللہ نے اُنکو بلا میں مبتلا کیا چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ترجمہ اور مچھلی والے کو جب چلا گیا غصے سے لڑکر پس سمجھا کہ ہم نہ پکڑ سکیں گے پس پکارا بیچ اندھیروں کے کہ کوئی حاکم نہیں سوائے تیرے تو بے عیب ہے بیشک میں تھا گنہگاروں میں پس قبول کی ہم نے اُسکی پکار اور بچا دی ہم نے اُسکو غم سے اور اندھیرے سے اور اسی طرح نجات دیتے ہیں ہم ایمان والوں کو یونسؑ بڑے شوقین تھے

عبادت کے اور دنیا سے الگ تھے حکم ہوا کہ انکو بھیجو شہر نینوی میں مشرکوں کو منع کریں بت پوجنے سے یہ خفا ہو کر چلے راہ میں ایک
ندی ملی ایک بیٹا کنارے چھوڑ کر ایک کو کندھے پر لیا عورت کا ہاتھ پکڑا ندی میں پانی نے زور کیا عورت کا ہاتھ چھوٹ
گیا اُسکے تھامنے سے وہ لڑکا کندھے سے پھسل پڑا گھبراہٹ میں کنارے پر آئے دوسرے لڑکے کے پاس اسکو بھیڑیا
لے گیا جب اُس شہر میں پہونچے سرداروں سے ملے پیغام اللہ کا پہنچایا وہ ٹھٹھا کرنے لگے ایک مدت تک وہاں رہے آخر
خفا ہو کر عذاب کی بد دعا کی اللہ سے اور آپ نکل گئے تین دن کا وعدہ کر کے تیسرے دن عذاب آیا شہر کے سب
لوگ جنگل میں نکلے اللہ کے آگے توبہ کی روئے سارے بت توڑ ڈالے عذاب ٹل گیا شیطان نے یونسؑ کو خبر دی کہ
وہ قوم اچھی بھلی ہے اُس پر عذاب نہ آیا یہ سُنکر حضرت دل میں خفا ہوئے کہ اللہ نے مجھکو جھوٹا کیا یہ کہکر اللہ کے حکم کی راہ
نہ دیکھی کسی طرف چل کھڑے ہوئے ایک کشتی پر جا سوار ہوئے وہ کشتی بھنور میں چکر کھانے لگی لوگوں نے کہا کشتی میں کسی
کا غلام ہے اپنے خاوند سے بھاگا ہوا قرعہ ڈالا تو حضرت کے نام پر آیا دریا میں اُنکو ڈالدیا ایک مچھلی انکو نگل گئی اُس اندھیرے
میں رب کو پکارا توبہ قبول ہوئی مچھلی نے کنارے پر اُگل دیا وہاں ایک بیل نے چھا کر چھاؤں کی یعنی کدو کی بیل نے چھاؤں کی
اور ہرنی نے دودھ پلایا جب قوت بدن میں آئی حکم ہوا اسی قوم میں پھر جانے کا وہ قوم اُنکی آرزومند تھی راہ دیکھتی اُن کی
عورت اور لڑکے پھر ملے بھیڑیئے سے لوگوں نے چھڑا لیا تھا اور بہتوں کو نکال لیا تھا اب اسی شہر میں اُنکی قبر ہے سوال
اگر پوچھے کہ یونس پیغمبرؑ کو مچھلی نگل گئی تھی وہ کیسا ماجرا تھا جواب اُس کا یہ ہے خدا کو منظور تھا کہ اپنے بندوں کو دکھلاوے
کہ میں ناتا رشتہ کسی سے رکھتا نہیں مگر جو میری اطاعت کرے گا وہ میرا پیارا بندہ ہے اور وہ میرا نبی تھا کہنا میرا نہ
مانا خفا ہو کر بے حکم میرے چلا گیا اسلئے میں نے اُسے مچھلی کو کھلایا تاکہ بندوں کو معلوم ہو کہ بندۂ بحکم کو اسی طرح سزا
ملتی ہے اور دوسری روایت یہ ہے کہ یونسؑ خدا کی مرضی نہ دریافت کر کے جلدی غصہ ہوئے اسلئے خدا تعالے نے
اُنکی عبرت کے لئے مچھلی کے پیٹ میں اُنکو چند روز رکھا حکمت یہ تھی کہ مومن بندوں کو دکھا دے کہ عبرت ہو کہ اپنے پیغمبر کو ایسے
مقاموں میں نہ چھوڑا مچھلی کو کھلایا پھر نجات دی پس مومن بندوں کو یہ لازم ہے کہ مرضی الٰہی میں کسی امر میں سرکشی نہ کریں ہر
آن اُس کا شکر کرے الغرض یونسؑ جاتے جاتے کسی ندی کے کنارے پر جا پہنچے دیکھا کہ لوگ کشتی پر سوار ہو کر پار اترتے ہیں
آپ بھی جا کر سوار ہوئے تین شبانہ روز کشتی پر تھے چوتھے روز آٹھ گھڑی کے وقت تمام دریا یکبارگی اندھیرا ہو گیا اور
بڑی بڑی مچھلیاں آ کے کشتی کو حرکت دینے لگیں آدمیوں نے کہا کہ کوئی گنہگار بندہ کشتی پر ہو گا اس کو کشتی سے نکال دریا میں
ڈالدو مچھلی نگل جائے شاید ہم اس تہلکہ سے بچیں ایسا نہ ہو کہ کشتی ہماری غرق ہو اور ہم سب ڈوب جائیں یونسؑ اس
بات کو سنتے ہی کشتی پر سے اُٹھ کھڑے ہوئے بولے تم میں میں گنہگار بندہ ہوں مجھ ہی کو دریا میں ڈالدو مچھلی نگل جائے
سبھوں نے کہا آپکو ہم درویش صفت دیکھتے ہیں اور عقلمند آپ پر بدگمانی نہیں کر سکتے بلکہ بہ نسبت آپ کے ہم بہت گنہگار

ہیں آپ کو ناحق دریا میں ڈال کے کیوں عاصی ہوویں تب ہر ایک نے مچھلی سے کہا اے مچھلی جو گنہگار بندہ ہے ہم میں
اسکو نگل جا مچھلی نے کسی کو قبول نہ کیا تب حضرت یونسؑ نے اُن سے کہا کہ میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں ہی بندہ
گنہگار رہوں اپنے خاوند سے بھاگ کر آیا ہوں تب اُنہوں نے سب کے نام پر قرعہ ڈالا تین مرتبہ حضرت یونسؑ کا نام
اُٹھا تب اُنہوں نے ناچار ہو کر مچھلی کے آگے ڈال دیا مچھلی انکو نگل گئی چنانچہ حق تعالےٰ فرماتا ہے ۔ فَالْتَقَمَهُ
الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ترجمہ پس نگل لیا مچھلی نے اور وہ ملامت میں پڑا ہوا تھا اور تفسیر میں یوں لکھا ہے مچھلی نے
حضرت یونسؑ سے یہ بات کہی کہ اے پیغمبر خدا مجھکو اللہ نے فرمایا ہے تم کو اچھی طرح سے اپنے پیٹ میں رکھوں
کسی طرح اذیت نہ دوں اب میرا پیٹ آپ کا زندان ہوا جب چاہے وہ خلاص کرے اور پیٹ میرا غلاظت سے پاک ہے
میں خدا کو یاد کرتی ہوں تسبیح تلاوت میں اُسکی مصروف ہوں اب یہی پیٹ تمہاری عبادت گاہ ہوئی پس اے مومنو
دیکھو سوچو مچھلی کس طرح خدا کی عبادت کرتی تھی یونس کو پیٹ میں رکھ کے تم اپنی اوقات دنیا کے پیچھے برباد کرتے ہو
کیوں خدا کی بندگی نہیں کرتے ہو آلائش دُنیوی میں اپنے کو ڈباتے ہو خراب کرتے ہو جو مومن خدا کا پیارا ہوگا وہ البتہ
اُسکی عبادت میں مصروف رہے گا اور اپنے کو معصیت سے باز رکھے گا غرض یونسؑ کو جو مچھلی نگل گئی تھی اُس مچھلی
نے چالیس دن تک مُنہ اپنا کھُلا رکھا تھا حضرت کو کچھ اذیت نہ پہونچی تھی کہ وہ خاص بندہ خدا کا تھا اور چالیس
دن رات حضرت نے کچھ کھانا پینا نہیں کھایا تھا تاب و طاقت جاتی رہی اسمیں بھی عبادت اور ذکر الٰہی میں مشغول تھے
اسی لئے نجات پائی جیسا کہ حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ
مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖ إِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۔ ترجمہ پس اگر نہ ہوتی یہ بات کہ ہوا وہ تسبیح
کرنے والوں سے البتہ رہتا مچھلی کے پیٹ میں اس دن تک کہ اُٹھائے جاویں مُردے یعنی یونس پیغمبرؑ اگر مچھلی کے
پیٹ میں خدا کو یاد نہ کرتے تو قیامت تک رہتے مچھلی کے پیٹ میں اے مومنو یونسؑ نے بسبب تسبیح پڑھنے کے مچھلی کے
پیٹ میں نجات پائی تو کیا عجب ہے تم بھی اگر خدا کی اطاعت و بندگی کرو گے تو البتہ آتش دوزخ سے نجات پاؤ گے
اور دوسری وجہ یہ ہے کہ دریا کی تمام مچھلیاں بیمار ہو گئیں تھی تسبیح اور تہلیل سے اُنکی سب بھلی ہو گئیں اور جناب
باری میں مچھلیوں نے عرض کی یا رب العالمین تیرے بندے جب بیمار ہو دیں تیری رحمت کے علاج سے آرام پاویں
اور ہم کو بھی اپنے لطف کے شفا خانے سے دارو شفا کی بتلا دے کہ ہم اس سے بھلے ہوں تب جناب باری سے ارشاد
ہوا اے مچھلیوں یونسؑ جس مچھلی کے پیٹ میں تھا تم اُسے جا کر سونگھا کیجیو تب جمیع امراض سے شفا پاؤ گی اور کبھی بیمار
نہ ہو گی چونکہ اُس مچھلی نے یونسؑ کی صحبت پائی تھی اور چالیس دن رات حضرت کو پیٹ میں رکھا تھا اسلئے اللہ تعالےٰ
نے اُس مچھلی کے تئیں جمیع امراض مچھلیوں کی دوا گردانی پس جو مچھلی بیمار ہو دے گی اُسے جا کے سونگھے گی آرام پاوے گی

سنو اے مومن بھائیو جو شخص خدا اور رسولؐ کی محبت اور رضا پر رہے گا اور اُسکا حکم بجالائے گا تو اُمید قوی ہے کہ عذاب دوزخ سے وہ نجات پائے گا اُنکی آل و اصحاب کے طفیل اور برکت سے اگر حُسن اعتقاد اور محبت اُنسے رکھتا ہو جیسا کہ یونسؑ کی برکت سے اور صحبت سے اس مچھلی کو نجات ہوئی اور اُسکے وسیلے سے تمام دریا کی مچھلیوں کو راحت پہونچی اور حضرت کو مچھلی کے پیٹ میں جانے کی دوسری وجہ یہ تھی کہ دریا کی مچھلیاں اپنی تسبیح اور تہلیل سے فخر کرتی تھیں کہ ہم تسبیح پڑھنے میں اور عبادت کرنے میں تیری فاضل تر ہیں بنی آدم سے تب اُنکو دکھانے کے لئے حق سبحانہ تعالےٰ نے یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ میں قید فرمایا اور کہا اے مچھلیوں دیکھو تو یونسؑ کیسی جگہ تنگ و تاریک میں ہمارا نام لیتا ہے تم تو جائے آرام میں رہ کر ہمارا ذکر کرتی ہو پس اُسکی عبادت فضیلت رکھتی ہے تمہاری عبادت پر جب یونسؑ کے حال سے دریا کی مچھلیاں آگاہ ہوئیں تب خدا کی درگاہ میں شرمندہ ہوئیں خبر ہے کہ چھ پیغمبروں کو حق تعالےٰ نے سخت بلاؤں میں مبتلا کیا تھا تو بھی اُنھوں نے اپنی حالت مصیبت میں خالق کی بندگی نہ چھوڑی اور تمام ارض و سما کے فرشتے اور نبی آدم کو حق تعالےٰ نے دکھلایا اور تنبیہ کی دیکھو کیسی کیسی محنت میں ہمارا بندہ مبتلا رہا پر ہم کو نہیں بھولا یاد کرتا رہا پس ہم نے اُسکو نجات دی چنانچہ پہلے نوحؑ پیغمبر کو اُنکی قوم کے سبب سے رنج و بلا میں گرفتار کیا تھا پھر اُنکو نجات دی دوسرے ابراہیم خلیل اللہ کو آگ میں نمرود کی ڈالا دوستی اور صدق اعتقاد اُن کا تمام خلائق اور فرشتوں کو دکھلایا پھر اُنکو نجات دی تیسرے یونسؑ پیغمبر کو مچھلی کے پیٹ میں رکھا تھا پھر اُنکو نجات بخشی چوتھے یوسفؑ کو کنوئیں میں اور زندان میں اور غلامی میں ان سب بلاؤں میں مبتلا کیا تھا تو بھی ان مقاموں میں خدا کی عبادت کی تب نجات اُس سے پائی اور پانچویں ایوبؑ کو بیماری میں مبتلا کیا تھا ایسا کہ تمام بدن میں اُنکے آبلے پڑ کے کیڑے پڑ گئے تھے باوجود اسکے ایوبؑ نے خدا کی عبادت نہ چھوڑی تب اُنکو اس سے نجات بخشی اور چھٹے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا دندان مبارک شہید ہوا اور غار میں اور شب معراج میں ساتویں آسمان میں سے لامکان پر لے گیا صدق و محبت اُنکی اللہ کے ساتھ ہفت آسمان کے فرشتوں کو دکھلائی اس حالت میں بھی حضرت نے اطاعت اللہ کی نہ چھوڑی اور اللہ نے اُنکو مقرب تر مقربین سے اور مکرم تر مکرمین سے کیا تاکہ عالم بالا کو معلوم ہو کہ سب سے بزرگی اور شرافت جو کچھ کہ اللہ نے دی ہے بنی آدم کو دی ہے اور کسی کو نہیں قصہ کوتاہ غرض اس مچھلی نے حضرت یونس کو پیٹ میں لیکر سات سمندر پھری اور تمام قدرت الٰہی دریا میں دیکھی بعد چالیس دن کے حضرت یونسؑ نے اللہ کو پکارا جیسا کہ حق تعالےٰ نے فرمایا۔

فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ ۔ ترجمہ پس پکارا یونسؑ نے اُن اندھیریوں میں کہ کوئی حاکم نہیں ہے سوائے تیرے تو بے عیب ہے تحقیق میں تھا گنہگاروں میں سے معلوم ہوا یونسؑ چار تاریکی میں تھے ایک ذلت و خواری اور دوسرے رنج و عذاب اور تیسرے قعر دریا اور

چوتھے مچھلی کے پیٹ میں تھے بمصداق اس آیت کے فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
ترجمہ پھر سن لی ہم نے اُسکی پکار اور نجات دی ہم نے اسکو غم سے اور اسی طرح نجات دیتے ہیں ہم ایمان والوں کو
پس اللہ کے حکم سے اُس مچھلی نے یونسؑ کو چالیسؔ دن کے بعد دریا کے کنارے سوکھے پر آکے اُگل دیا تب حضرت
نے اُس سے نجات پاکر چار رکعت نماز شکرانے کی ادا کی مروی ہے کہ وہ نماز عصر کی تھی اب اُس کو فرض گردانا اللہ
نے ہم پر جب اپنے گناہ سے وہ مقر ہوئے توبہ کی تب خدا کی مہر اُن پر ہوئی بلا سے نجات دی اور وہ جن قوموں سے
خفا ہوکر شہر سے نکل گئے تھے پیچھے خدا نے اُن پر عذاب نازل کیا اچانک ایک آگ غضبناک آسمان سے مثل ابر
سرخ کے نازل ہوئی اور اُن کے سر پر آموجود ہوئی وے مارے خوف کے سب کے سب ایک میدان میں جاکے
دو فرقے ہوگئے ایک فرقہ بوڑھے اور جوانوں کا اور دوسرا فرقہ عورت اور لڑکوں کا ہوا اور ایک جگہ تمام مواشی جمع
کئے بعد اسکے سب کے سب نے سر اپنا ننگا کرکے سجدے میں گرکے خدا کی درگاہ میں تضرّع کی اور دعا مانگی الٰہی ہم اب
تیرے حکم میں آئے اور نافرمانی نہیں کرینگے اور تیرے پیغمبر کی بات مانیں گے ہم نے توبہ کی اس بلا سے تو نجات دے
اگرچہ ہم مستحق عذاب کے ہیں اور یہ ستوران بے زبان بے گناہ ہیں اُن پر تو رحم کر جب اسطرح انہوں نے تضرّع و زاری
کی تب حق تعالیٰ نے توبہ اُنکی قبول کی اور بلا سے نجات دی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ
فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ۚ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ترجمہ سو نہ ہوئی کوئی بستی کہ یقین لاتی پس کام آتا اسکو یقین لانا مگر یونسؑ کی قوم جب وہ یقین
لائے کھول دیا ہم نے اُن سے ذلت کا عذاب دنیا کی زندگی میں اور کام چلایا اُن کا ایک وقت تک دنیا میں
عذاب دیکھکر یقین لانا کسی کو کام نہیں آیا مگر قوم یونسؑ کو اسواسطے کہ اُن پر عذاب کا حکم نہ پہنچا تھا حضرت یونسؑ کی شتابی
سے صورت عذاب نمودار ہوئی تھی وے ایمان لائے تب بچ گئے بعد اسکے قوم نے یونسؑ کو تلاش کیا نہ پایا دعا مانگی
الٰہی پھر اُس پیغمبر کو ہماری قوم میں بھیج تب مچھلی حضرت کو دریا کے کنارے سوکھے میں آکے اُگل گئی اور حضرت کے
تمام اعضا نازک و ضعیف ہوگئے تھے کچھ کھانے کو نہیں کھاسکتے تب حق سبحانہ تعالیٰ نے اُسی وقت اپنے فضل و کرم سے ایک
کدو کا گاچھ پیدا کیا اور اسی گھڑی گاچھ میں کدو لگا حضرت اُسی کو کھاتے اور اُسی کے سائے کے تلے دھوپ سے آرام
پاتے اسی طرح چالیسؔ دن بلب دریا کدو کی بیل کے تلے رہے تب کچھ قوت آئی بعد اس کے اللہ کے فرمانے سے
پھر اُسی قوم کی طرف گئے بمصداق اس آیت کے فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَاۗءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً
مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ۝ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ۝ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝ ترجمہ
پس ڈال دیا ہم نے اسکو زمین بن گھانس والی میں اور وہ بیمار تھا اور اُگایا ہم نے اوپر اُسکے ایک درخت بیل والا

یعنے کدو کا درخت اور بھیجا ہم نے اُنکو طرف لاکھ آدمی کے بلکہ زیادہ پس ایمان لائے پس فائدہ دیا ہم نے اُنکو ایک مدت تک
وہی قوم جن سے بھاگے تھے اُن پر ایمان لائے ڈھونڈھتے تھے اسمیں حضرت جا پہنچے اُنکو بڑی خوشی ہوئی سب قوم
آگے حضرت کو استقبال کرکے تعظیم و تکریم سے لے گئے اور حضرت سے شریعت سیکھی انتیس برس یونسؑ اس قوم میں
رہے بعد اسکے انتقال کیا اور وہ حضرت پیغمبر مرسل تھے حق تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ترجمہ
تحقیق یونسؑ البتہ پیغمبر مرسلوں سے تھا جناب باری نے رسول خدا کو یہ فرمایا فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ
كَصَاحِبِ الْحُوْتِ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ترجمہ اب ٹھہر راہ دیکھ اپنے رب کے حکم کی اور مت ہو جا جیسا مچھلی
والا جب پکارا اُس نے اور وہ غم سے بھرا تھا پس اے مومنو جبکہ یونسؑ چالیس دن مچھلی کے پیٹ میں رہے اس لئے
اللہ تعالیٰ نے اُنکو صاحب حوت فرمایا یعنی مچھلی کے یار پس حضرت ابا بکر صدیقؓ چالیس برس تک رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وصحبہ وسلم کی صحبت میں رہے اور وہ یار غار حضرت کے تھے یعنی مکے کے کافروں نے جب حضرت کا پیچھا کیا آپ
حضرت ابا بکر صدیقؓ کو لیکر مکے کے نزدیک پہاڑ پر ایک غار میں چھپ رہے ایک رات دن کے پیچھے مدینہ منورہ کی
طرف ہجرت کی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ
لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ترجمہ جس وقت اسکو نکالا کافروں نے دو جان سے جب دونوں تھے غار میں
جب کہنے لگا اپنے رفیق کو تو غم نہ کھا اللہ ہمارے ساتھ ہے پس رفیق غار حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
کے حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے جس دن ہجرت کی مکے سے مدینہ منورہ میں بعضے اصحاب حضرت کے آگے نکل گئے تھے
مدینہ منورہ کی طرف اور بعضے حضرت کے پیچھے نکل آئے پس اے یارو مومنو اگر ابا بکر صدیقؓ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کا یار غار اور پیشوا مومنوں کا ہم جانیں تو موجب نجات اور کمال ایمان کا ہے یہانتک قصہ یونسؑ کا تھا واللہ اعلم

## قصہ حضرت ایوبؑ علیہ السلام کا

حضرت ایوبؑ حضرت عیص کی اولاد میں تھے نیک مرد صالح اور وطن آپ کا شام میں تھا افرائیم بن یوسف کی بیٹی
سے شادی کی تھی اور دس غریب مسکین محتاجوں کو جبتک کھانا نہ کھلاتے تب تک وہ نہ کھاتے اور دس ننگے کو جب
تک نہ پہناتے خود نہ پہنتے اور قبل مبتلا ہونے کیڑوں کی بلا میں نبی تھے بعد اُسکے نبی مرسل ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے
اُنکو بہت مال و فرزند عنایت کیا تھا دنیا میں سب طرح سے خوش تھے شب و روز عبادت بندگی میں رہتے ایک
دن یہ دیکھ کے شیطان مردود نے خدا کی درگاہ میں عرض کی اے رب تیرا بندہ ایوبؑ جو اتنی عبادت کرتا ہے اور
لوگوں سے سلوک کرتا ہے صرف یہ دولت اور فرزند کے باعث ہے کیونکہ تو نے اسکو بہت دولت و فرزند دیئے ہیں

نہیں تو کبھی ایسی عبادت نہ کرتا پس ہم کو اُسکے پاس جانے کا حکم دے دیکھیں تیری بندگی کیونکر کرتا ہے اور ثابت قدم
رہتا ہے اس راہ سے ہم اُس کو گمراہ کرینگے تب حق سبحانہ تعالیٰ نے اُنکے آزمانے کے لئے شیطان کو ایوب کے پاس بھیجا
جا کے دیکھا کہ حضرت عبادت میں مشغول ہیں بہرصورت چاہا کہ حضرت کو کچھ مغالطہ دے مگر دے نہ سکا آخر منہ موڑ کے مرحوم
مردُود ہو کے چلا گیا اور ایک روایت ہے کہ فرشتوں نے اُنکی بندگی دیکھکر تعجب کیا اور جناب باری میں عرض کی کہ
ایوب علیہ السّلام مال و دولت زن و فرزند پانے کے سبب سے تیری بندگی کرتے ہیں اور تو نے اُنکو دنیا میں سب
طرح آرام سے رکھا ہے اسلئے ادائے شکر کرتے ہیں تب اللہ نے فرمایا اے فرشتو طاعت بندگی اُس کی بعوض
دولت کے نہیں بلکہ خاص میرے لئے ہے جو جو نعمتیں میں نے اسکو دی ہیں اگر پھیر لوں تو بھی میری بندگی کرے گا
ہر حال میں وہ ہماری رضا پر شاکر و صابر ہے اسوقت جیسا مطیع ہے حالت فقر میں اس سے بھی زیادہ ہو گا
مروی ہے کہ حضرت ایوبؑ نے بلا اور مصیبت اپنے اوپر اللہ سے مانگ لی تھی تاکہ اس میں شکر زیادہ کریں اور
صابروں میں داخل ہو دیں اور ثواب ملے وحی نازل ہوئی اے ایوبؑ تو مجھ سے صحت اور تندرستی مانگتا ہے یا رنج
و بلا حضرت نے عرض کی اے پروردگار میرے مصیبت تیری بہتر ہے صحت و عافیت سے پس بخواہش اپنی کے مرض میں
گرفتار ہوئے مرضی الٰہی سے تمام بدن میں اُنکے پھپھولے پڑ کے کیڑے پڑ گئے اور دوسری روایت ہے کہ ایک روز
حضرت کو کسی نے کہا کہ آپ کو اللہ نے بہت مال و فرزند نعمتیں دنیا میں عطا کی ہیں حضرت نے فرمایا اسکے عوض ہم تو بہت عبادت
اور شکر کرتے ہیں اس بات سے خدا کو ناگوار ہوا تب کیڑوں کے مرض میں گرفتار کیا خبر ہے اول نقصان مال و اسباب
میں ہوا نس پیچھے لیکایک سب چیزیں جاتی رہیں اولاد اُنکی چھت کے تلے دب کر مر گئی اور چالیس ہزار بھیڑ بکری ہاتھی گھوڑے
اونٹ گائے بیل مواشی جتنے تھے سب مر گئے پاسبانوں نے آکر حضرت کو خبر دی آپ عبادت میں تھے بعد فراغت دے
بولے اے حضرت آپ کی بھیڑ بکریاں میدان میں جتنی تھیں غیب سے آتش آئی سب کو جلا گئی حضرت ایوبؑ نے کہا کیا کروں
جسکی تھی سو لے گیا پھر عبادت میں مشغول ہوئے پھر اسکے بعد جتنے گائے بیل تھے سب جل گئے چرواہے نے آکے خبر دی اے
نبی اللہ آپ کے گائے بیل جتنے تھے میدان میں غیب سے آگ آکے سب کو جلا گئی یہ بھی سُنکے حضرت عبادت میں مشغول ہو گئے
بعد اسکے شتربانوں نے آکے خبر دی اے حضرت جتنے ہزار اونٹ آپکے تھے سب کے سب جل کے مر گئے حضرت نے فرمایا
مرضی الٰہی ہے میں کیا کروں پھر سائیسوں نے آکے خبر دی اے حضرت جتنے گھوڑے آپ کے تھے آج سب مر گئے حضرت
نے فرمایا خدا سے مجھکو کچھ چارہ نہیں بعد اسکے تمام اسباب و اثاث البیت گھر دروازے فرش و فروش چھت پردے آگ
سے جل گئے کوئی چیز باقی نہ رہی اُس وقت حضرت عبادت میں مشغول تھے زبانے آگ کے اُن پر آگرے لوگوں نے حضرت
سے کہا کہ اے حضرت آپ کیا دیکھتے ہیں اب تو کچھ باقی نہ رہا آپنے فرمایا شکر ہے ہنوز جان باقی ہے جو بہتر ہے سو ہے پھر

دوسرے دن چار بیٹے تین بیٹیاں معلم کے پاس پڑھتی تھیں اتفاقاً معلم کسی کام مکتب سے نکل گیا تھا آکے دیکھتا ہے کہ لڑکے بالے چھت کے نیچے سب دب کر مر گئے معلم نے جاکر حضرت کو خبر دی اے حضرت آپ کی اولاد لڑکے بالے مکتب میں چھت گرنے سے دب کر مر گئے حضرت نے فرمایا سب شہید ہوئے غرض زن و فرزند مال و متاع گھر بار سب جاتا رہا کوئی چیز باقی نہ رہی غم فرزندان سے صبر کرتے اور بی بی کو بھی سمجھاتے اور یہ کہتے اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَحِ یعنے صبر کنجی ہے کشادگی کی پھر ایک ہفتہ کے بعد حالت نماز میں پاؤں میں پھپھولا پڑا اور زخم ہوا یہانتک کہ تمام بدن کا گوشت سڑ کے کیڑے پڑ گئے باوجود اسکے تس پر بھی خدا کی بندگی میں سستی نہ کرتے اور عبادت زیادہ کرتے ایک ہی جگہ پڑے پڑے رہتے اٹھنے بیٹھنے ہلنے ڈلنے کی طاقت نہ تھی اسی طرح چار برس تک ذی فرش رہے یہانتک کہ آنکھوں میں کیڑے پڑ گئے تھے خویش و اقربا اپنا بیگانہ محلے والے اُنسے نفرت کرنے لگے سب سے رشتہ چھوٹ گیا چار بیبیاں تھیں مطلقہ ہوئیں صرف ایک بی بی رحیمہ ہی نیک بخت تھیں خدمت میں حضرت کے رہ گئیں اور بولیں اے حضرت جیسا کہ آپ کی صحت و تندرستی میں اور دولت و نعمت کھانے پینے میں شریک تھی اب اس مصیبت میں بھی شریک رہوں گی تمہاری خدمت کروں گی اور رنج و مصیبت اٹھاؤنگی یہی وسیلہ میری نجات کا دونوں جہاں میں ہے اگر خدا چاہے پس اسی طرح سے سات برس گذرے اور حدیث میں آیا ہے کہ ایوبؑ اٹھارہ برس مرض میں گرفتار رہے تمام بدن میں اُنکے کیڑے پڑ گئے تھے اُن کی بدبو سے محلے کے لوگ تنفر کرتے اور کہتے کہ ہم اُنکی بدبو سے محلے میں رہ نہیں سکتے خدانخواستہ ہم ڈرتے ہیں اگر اُنکی بیماری ہم پر سرایت کریگی تو ہم مارے جائینگے اسلیئے لوگوں نے اس گاؤں میں حضرت کو رہنے نہ دیا اور خویش و اقربا کسی نے نہ پوچھا صرف حضرت کی خدمت میں ایک بی بی رحیمہ اور دو شاگرد رہے اُن کو ایک ٹاٹ میں لپیٹ کر ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں میں لیجا کے رکھا پس روتے تھے اور کہتے تھے یا اللہ ہماری سرداری کہاں گئی اور زن و فرزند عزیز میرے کہاں گئے آج کوئی نہیں مگر تو ہی ہے میرا مالک اور رحم والا یہ خرابی مجھ پر ہے کہ اپنے گاؤں سے دور کرتے ہیں پھر وہاں سے تیسرے گاؤں میں لے جاکر رکھا پھر اُس بستی والوں نے بھی نفرت کر کے نکال دیا نقل ہے کہ سات گاؤں سے نکال دیا تھا آخر وہ دو شاگرد اُن کے ناچار ہو کر ایک میدان میں چھاؤں کے تلے سلا رکھا بعد چند روز کے وہ دونوں چلے آئے صرف بی بی رحیمہ اُن کی خدمت میں رہیں کہتے ہیں کہ ہر روز رحیمہ حضرت کو اس میدان میں اکیلا رکھ کے محلے میں جاکر محنت و مشقت کر کے لا کے کھلاتیں اور دست بستہ خدمت میں حاضر رہتیں ایک دن کا ذکر ہے کہ اپنی عادت کے موافق گاؤں کی طرف نکل گئیں کہ دکھ محنت کر کے کچھ لا کے اپنے شوہر کو کھلادیں اس دن کسی نے اُن کو مزدوری میں نہیں بلایا آخر شام کے وقت حیران و پریشان مایوس ہو کر اپنے دل میں کہنے لگیں کہ آج خالی ہاتھ کس طرح شوہر کے پاس جاؤں اُنکو کیا کھلاؤنگی خدایا آج مجھکو کہیں سے کچھ دے یہ بول کر ایک عورت کافرہ کے پاس گئیں سوال کیا اے بی بی مجھکو آج کھانے پکانے کو

کچھ نہیں ہے تم کچھ دیکے آج خبر لو میرا خصم بیمار ہے اُسکو جاکے کھلاؤں اسکی مزدوری جو ہوگی کل ادا کردونگی وہ عورت
کافرہ بولی کہ کل میرا کچھ کام نہیں مگر تیرے سر کے بال مجھکو بہت خوش آتے ہیں تھوڑے سے کاٹ کر مجھکو دے جا تب تجھکو
کچھ کھانے کو دونگی بی بی رحیمہ یہ سُنکر رو پڑیں اور عاجزی انکساری سے کہنے لگیں اے بی بی اس بات سے مجھکو معاف
رکھ شوہر میرا بیمار ہے طاقت اصلا نہیں بجائے عصا کے ان بالوں کو میرے پکڑ کے نماز کے لئے اٹھا بیٹھا کرتا ہے آخر
بہتیرا سمجھایا اُس کافرہ نے نہ مانا تب ناچار ہو کر رحیمہ اپنے سر کے بال کاٹ کے اُس کافرہ کو دے آئیں اور اپنے
شوہر کے لئے کچھ کھانے کو لائیں اس شیطان مردود نے بصورت پیر مرد کے حضرت ایوبؑ سے جاکے کہا کہ تیری جورو کو
فلانی عورت نے بدکاری چوری میں پکڑ کے سر کے بال کاٹ دیئے ہیں حضرت یہ سُنکے بہت غمگین و پریشان حال ہوئے
اور روئے کہتے ہیں کہ ایوبؑ اس بارے میں جیسا روئے تھے اٹھارہ برس کی بیماری میں ایسا کبھی نہیں روئے مگر
شیطان علیہ اللعنہ کی تہمت دینے سے اپنی بی بی پر روئے اور قسم کھا کے عہد کیا کہ اگر میں اس بیماری سے آرام
پاؤں گا تو رحیمہ کو سو دُرّے ماروں گا اور بعضے علمائے مؤرخین نے بال کاٹنے کا ذکر نہیں کیا بلکہ یوں روایت کی ہے
کہ بی بی رحیمہ گاؤں سے محنت و مشقت کر کے حضرت ایوبؑ کے لئے کچھ کھانے کو لے آتی تھیں راہ میں شیطان مردود سے
ملاقات ہوئی شیطان بولا تم کون ہو کہاں سے آتی ہو کہاں جاؤگی ایسی پریشان خاطر کیوں ہو کہا کہ شوہر میرا
سخت بیمار ہے حس و حرکت کی طاقت اسمیں نہیں بلکہ ذی فرش ہے اسلئے پریشان کمال ہوں کیا کروں پس
شیطان لعین نے اُن سے کہا کہ میں ایک دوا تم کو بتاتا ہوں اگر تم اسکو عمل میں لاؤ تو بہت جلد اچھا ہوگا وہ یہ ہے
اگر سور اور شراب استعمال میں لاؤگی تو البتہ بھلا ہوگا آرام پاوے گا مرض جاتا رہے گا بہت اچھی دوا ہے پس بی بی
حضرت سے جاکے بولیں کہ اے حضرت ایک شخص پیر مرد سے مجھکو راہ میں ملاقات ہوئی میں نے تمام حال آپکا اُنسے
ظاہر کیا اُنہوں نے مجھکو یہ دوا بتائی ہے حضرت نے کہا کیا چیز ہے وہ بولیں آپ اگر شراب اور خوک کے گوشت کو
استعمال میں لاویں گے تو فوراً بھلے ہوں گے اس بات سے حضرت بی بی پر بہت غصّہ ہوئے اور کہا اے رحیمہ مُجھکو تو
گنہگار کرنا چاہتی ہے اس وقت حضرت قسم کھاکے بولے میں اگر بھلا ہوں گا تو تجھکو سو لکڑی ماروں گا کیوں تُو نے
ایسی بات کہی بعد اُسکے خدا کی درگاہ میں تضرع کی اور کہا کہ یا اللہ میں اتنے دن بیماری میں برداشت اور صبر کیا
اب نہیں کر سکتا مجھکو اس بلا سے نجات دے اور بہت غم لاحق ہوا **سوال** ایوبؑ نے اتنے برس صبر کیا آخری درجے
میں کیوں روئے **جواب** حدیث میں آیا ہے اسمیں کئی روایت کی گئی ہے بعضوں نے کہا ایوبؑ کے رونے کا سبب
یہ تھا کہ اُنکے دو شاگرد تھے قرابتیوں میں ہمیشہ اُنکی عیادت کو بیمار داری میں آیا کرتے تھے ایک روز کہنے لگے کہ ایوبؑ
اگر کچھ گناہ خطا نہ کرتے تو خدا اُنکو اس مرض میں کیوں گرفتار کرتا حق تعالیٰ عادل ہے بیگناہ کو نہیں پکڑتا ہے تب حضرت

اسبات کو سنکر بسا غمگین ہوئے اور رو کے کہنے لگے آلہی تجھکو ہی معلوم ہے میرے گناہوں کی خبر اور دوسری روایت ہے
ایک دن دو کیڑے اُنکے زخم میں سے گر پڑے پھر اُن دونوں کو پکڑ کر اُسی گھاؤ میں رکھدیا اور کہا کہ اپنی جگہ میں رہو
تب وہ ایسا کاٹنے لگے کہ ابتدائے بیماری سے اٹھارہ برس تک اُنکو کبھی ایسا درد نہ پہنچا تھا جناب باری میں فریاد
کی قولہ تعالیٰ وَاَيُّوبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ترجمہ اور ایوبؑ
پکارا جس وقت اپنے رب کو آلہی بیشک پہنچا ہے مجھکو درد اور تو ہے مہربان رحم والوں سے رحم والا تب جبرئیلؑ
نازل ہوئے اور کہا اے ایوبؑ تو کیوں اتنا روتا ہے بولے اس کیڑے کے کاٹنے سے بیتاب ہوا ہوں اور برداشت
نہیں کرسکتا میں نے آج اٹھارہ برس سے تکلیف ایسی نہیں اٹھائی جبرئیلؑ نے کہا تم نے تو آپ سے آپ اس مرض
کو خدا سے مانگ لیا ہے اور کیڑے کو اپنے گھاؤ پر رکھدیا اب تکلیف اٹھاتے ہو خدا بے گناہ کسی تکلیف دیتا نہیں
اور نہ کسی امر میں اختیار دیا مگر جو جیسا خدا سے مانگتا ہے سو ویسا پاتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ایک روز سوداگروں
کے قافلے حضرت ایوبؑ کے دروازے پر آئے اور پوچھا یہ مکان کس کا ہے اس میں کون رہتا ہے لوگوں نے کہا
کہ اسمیں ایوبؑ پیغمبر رہتے ہیں وے بولے اگر نیک بندہ خدا کا ہے تو اس بلا میں کیوں گرفتار ہے شاید خدا کے یہاں
کچھ گناہ کیا ہوگا ایوبؑ یہ سنکر زار زار رونے لگے اور کہا وہ سچ کہتے ہوں گے مجھکو تو معلوم نہیں کیا گناہ میں نے کیا خدا کی درگاہ
میں یہ بول رہا تھا اسوقت ایک آواز آسمان سے آئی اے ایوبؑ کچھ اندیشہ نہ کر کہ ہر امت بلائیں اللہ کی رحمت ہیں
پس ایوبؑ نے یہ سنکر جانا کہ مجھ پر عتاب آیا تب پکارے یا روح الامین تم کہاں ہو آواز آئی میں روح الامین نہیں
ہوں ایک فرشتہ ہوں فرشتوں میں سے اللہ کے یہ خبر عتاب لے کے آیا تھا

تب ایوب علیہ السلام نے درد سے اپنے اللہ کو پکارا قولہ تعالیٰ وَاَيُّوبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ
مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ
مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ترجمہ اور پکارا ایوبؑ علیہ السلام نے اپنے پروردگار کو تحقیق مجھکو
پہونچی ہے ایذا اور تو بہت مہربان ہے سب مہربانی کرنیوالے سے پھر ہم نے سن لیا اُسکی پکار کو پس اُٹھادی ہم نے جو
اُس پر تھی تکلیف اور اُسکو دیا ہم نے اُسکی گھر والی کو اور ان کے برابر ساتھ اُنکے پاس کی مہر سے اور نصیحت دی ہم نے
بندگی والوں کو مروی ہے کہ جب حضرت ایوبؑ کی بلا اللہ نے دور کی اور شفادی اور خدا کے حکم سے جبرئیلؑ نے
فرمایا اے ایوبؑ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى رَحِمَكَ وَفَرَّجَكَ مِنَ الْغَمِّ یعنی اُٹھ اللہ کے حکم سے خدا نے رحم کیا تجھ
پر اور راحت دی تجھکو غم سے بولے اے جبرئیل کیونکر اٹھوں اس حال میں کہ کچھ طاقت نہیں مجھ میں بولے پاؤں مار

زمین پر چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ترجمہ فرمایا لات مار اپنے

پاؤں سے بہہ ہے چشمہ جگہ نہانے کی اور پینے کی ٹھنڈی تب حضرت نے لات ماری اس سے چشمہ نکلا جبرئیلؑ بولے اسمیں نہاؤ اور پیو خدا کے فضل وکرم سے آرام پاؤ گے تب حضرت اس سے نہائے اور پیا فضل حق سے چنگے ہوئے جیسا کہ چاند شب چہاردہم کا اس سے نکل آیا اور ایک چادر بہشت سے لاکے جبرئیلؑ نے اُن کو اُڑھادی بعد اسکے ایوبؑ ایک ٹیل پر جا بیٹھے اسکے ایک لحظہ کے بعد بی بی رحیمہ گاؤں سے دکھ محنت کر کے حضرت کے لئے کچھ کھانے کو لائیں آکے دیکھتی ہیں کہ حضرت کو جس جگہ میں رکھ گئی تھیں وہاں نہیں ہیں تب پکار پکار کے روتی ہوئیں کہنے لگیں وائے افسوس صد افسوس اس ضعیف بیمار پر کاش کہ میں اگر جانتی تو یہاں سے نہ جاتی تم کہاں ہو کیا شیر کھا گیا یا بھیڑیا لے گیا میں رہتی تو تمہارے ساتھ جان دیتی اس بلا اور محنت کی جدائی سے تمہاری خلاصی پاتی اگر تیری ہڈی بھی ملتی تو اسکو تعویذ بنا کے اپنے گلے میں رکھتی تو اُس سے یادگار رہتی اب کہاں جاؤں کس سے پوچھوں کچھ بن نہیں آتی غرض اسی طرح میدان میں چاروں طرف تفحص کرتی پھرتیں اور روتیں ایوب علیہ السلام نے یہ فریاد و زاری اُنکی سن کے اجنبی ہوکے پوچھا اے بی بی تم کیوں روتی ہو کیا چیز کھو گئی ہے وہ بولیں یہاں ایک بیمار تھا میں اُنکو ڈھونڈھتی ہوں تمہیں اگر معلوم ہو تو بتا دو حضرت نے کہا اُس کا نام کیا اور شکل وصورت اسکی کیسی تھی وہ بولیں آپ کی سی شکل وصورت تھی جب تندرست تھے اور نام اُن کا ایوبؑ اور پیغمبر خدا تھے اور حال ان کا ایسا تھا کہ آفتاب کی دھوپ اُنکے پہلو میں تپش کرتی کیونکہ تمام بدن ان کا سڑ کے گوشت پوست رگوں میں کیڑے پڑ گئے تھے اور بہت ناتواں اور ضعیف تھے کروٹ کی طاقت نہ تھی تب حضرت نے کہا میرا نام ایوبؑ ہے تم پہچانتی ہو رحیمہ نے ادنیٰ تامل میں پہچان لیا صورت وشکل انکی بدل گئی تھی پس رحیمہ نے جلدی سے آکے گود میں اُٹھا لیا اور خوش ومحظوظ ہوکر پوچھنے لگیں اے حضرت آپ کس طرح بھلے ہوئے تب حضرت نے اپنا حال بیان کیا اور وہ چشمہ آب شفا کا دکھایا بی بی رحیمہ دیکھ کے شکر خدا کا بجا لائیں بعد اسکے دونوں اپنے مکان کی طرف تشریف لے گئے پھر اللہ تعالیٰ نے جو اُنکے بیٹے بیٹی چھت کے نیچے دب کے مرے تھے سو جلا دیئے اور جو چیزیں گئی تھیں سو سب ملیں تفسیر میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوبؑ کو دنیا میں سب طرح سے آسودہ رکھا تھا کھیت اور مواشی اور لونڈی غلام کماتے اور اولاد صالح اور عورت موافق مرضی کے اور بڑی شکر گذار تھی پھر آزمانے کیلئے اُن پر شیطان کو مسلط کیا کھیت جل گئے مواشی مر گئے اولاد انکی چھت کے تلے دب کے مری اور دوستدار الگ ہوگئے بدن میں آبلے پڑ کر کیڑے پڑ گئے صرف ایک عورت رفیق رہی جیسے نعمت میں شاکر تھے ویسے بلا میں صابر رہے ایک قرن کے بعد توبہ کی دُعا مانگی تب اللہ تعالیٰ نے مری ہوئی اولاد کو جلا دیا اور بھی نئی اولاد دی اور زمین سے چشمہ نکالا اُسی سے پی کر اور نہا کر چنگے ہوئے اور سونے کی ٹڈیاں برسائیں اور اسی طرح درست کر دیا غرض جو جو نعمتیں اللہ نے لی تھیں پھر اس سے دونی عنایت کیں اور جو بیبیاں گئی تھیں پھر ملیں سنو اے مومنوں بندہ نیک صابر رہے اللہ تعالیٰ ایسی ایسی نعمتیں بخشتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ترجمہ اور دیا ہم نے اُسکو اُسکی
گھر والی کو اور اُنکے برابر اُنکے ساتھ اپنی طرف مہر سے اور یادگاری واسطے عقلمندوں کے جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اُنکو چنگا
کرے ایک چشمہ نکالا اُنکے لات مارنے سے اُسی سے نہایا کرتے پیتے وہی اُنکی شفا ہوئی اور جو اُنکے بیٹے بیٹیاں چھت
کے نیچے دب کر مرے تھے اُن کو زندہ کر دیا اور اتنی ہی اولاد اور دی اور رسول ہوئے اپنی قوم کو ہدایت کرتے اور شریعت
سکھاتے اور حالت بیماری میں جو قسم کھائی تھی کہ جب بھلا ہوؤں گا رحیمہ کو سو لکڑی ماروں گا چاہا کہ اُسکو ادا کریں
جبرئیلؑ نے آکے خدا کے حکم سے منع کیا اور کہا اے ایوبؑ رحیمہ مستوجب سزا کی نہیں ہے اسکو رنج مت دے کہ سب
عورتیں تمہاری بیماری میں چھوڑ گئیں تھیں صرف وہ تیمار داری میں رہی اسکو رفیق جانی جان اور پیار کر جیسے
تیری تندرستی میں تھی ایسا ہی حالت بیماری میں تکلیف میں تیری محبت میں شریک رہی حضرت نے اُنسے کہا کہ میں نے
قسم کھائی تھی کہ اُسکو سو لکڑی ماروں گا حضرت جبرئیل نے کہا وہ ایک مٹھا سیکوں کا سو خوشے گندم کے مارو ایک دفعہ
گویا تم نے اُسکو سو لکڑی ماری تب اپنی قسم میں گنہگار نہ ہوئے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا
فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ترجمہ اور پکڑ اپنے ہاتھوں میں سیکوں کا مٹھا پس مار اُسے اور قسم میں جھوٹا نہ ہو سوال
ایوبؑ بڑے صابر تھے آخر صبر کی جزا میں صحت پائی کیونکہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اُنکے حق میں فرمایا اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا
نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ترجمہ یعنے تحقیق پایا ہم نے اسکو صبر کرنے والا اچھا بندہ تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا تحقیق
اس میں کیا حکمت تھی جواب خدا کو خوب معلوم ہے کہ بندہ کو کسی امر میں صبر نہیں اسلئے ایوبؑ کو بلا میں مبتلا کر کے خلائق کو
عبرت دلائی کہ گناہ سے باز رہے اور وہ چشمہ پیدا کرنے کا یہ ماجرا تھا کہ جو شخص گناہ کے مرض میں مبتلا ہو تو بدن اپنا
آب ندامت سے دھو کر توبہ کرے تب گناہ اس کا جاتا ہے جیسے کیڑے ایوبؑ کے بدن سے جاتے رہے اس چشمہ
میں نہا دھو کر پی کے شفا پائی اور جبرئیلؑ نے کہا اے ایوبؑ تم اس سے نہاؤ اور پیو کہ خلق میں جانا جاوے کہ عبادت
بھی کرے اور شکر بھی کرے حق کا پس اے مومنو ہم سب کو لازم ہے کہ اس کا شکر کریں اور حکم بجا لاویں آخر ایوبؑ اپنی
رسالت اور نبوت میں اڑتالیس برس رہے بعد اس کے انتقال فرمایا۔

## قصہ اسکندر ذوالقرنین کا اور سوال کرنا کافروں کا رسول خدا سے ذوالقرنین کے احوال سے

راویوں نے روایت کی ہے کئی وجہ کی کہ اسکندر کو ذوالقرنین اس لئے کہتے ہیں کہ وہ قاف سے قاف تک گئے یعنے
مشرق سے مغرب تک اللہ تعالیٰ نے انکو بادشاہی دی تھی اور سیر کی اور قرن کہتے ہیں تیس برس یا اسی برس یا
ایک سو بیس برس یا سو برس کو کہتے ہیں یا بہتر ہے حدیث میں آیا ہے حضرتؐ نے فرمایا ایک لڑکے کو عمر قرن اور اُس لڑکے

کی عمر سَو برس کی تھی اور قرن گوشہ جہانکو بھی کہتے ہیں ایک گوشہ جہانکا وہ ہے کہ جہاں سے آفتاب طلوع ہوتا ہے اور
دوسرا گوشہ وہ ہے جہاں غروب ہوتا ہے پس اسکندر ذوالقرنین دونوں گوشے تک پہونچے تھے اور ذوالقرنین اس لئے
کہتے ہیں کہ اُنکے دو شاخ تھیں اور اسکندر کہتے ہیں اسواسطے کہ شہر اسکندریہ میں تولد اُن کا تھا ابن عباسؓ نے روایت
کی ہے کہ جب ابوجہل اور مکے کے کفار سب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی رسالت پر ایمان نہ لائے
اور بدذاتی کر کے حضرت کی پیغمبری آزمانے کے لئے ایک شخص کو ملک یثرب میں علماء یہود کے پاس بھیجا کہ ہمارے بیچ
میں ایک شخص نکلا ہے کہ وہ دعوےٰ نبوت کا کرتا ہے ہم نہیں سمجھتے یہ سچ کہتا ہے یا جھوٹ تم کو علم توریت خوب معلوم
ہے ہمارے لئے چند مسئلے قدیم زمانہ گذشتہ کے جیسا کہ جواب اُس کا وہ نہ دے سکے تمہاری کتابوں سے چُن چُن کے
نکال کر ہمارے پاس بھیجدو یا یہاں آکے ہم کو سوالات اُسکے سکھادو کہ ہم اُس سے پوچھیں سوال کریں دیکھیں اُسکا
جواب دے سکتا ہے یا نہیں تب یہودیوں نے کئی سوالات مشکلات دیکھ دیکھ کے توریت اور زبور سے نکال کر
مثل روح کیا چیز ہے اور اصحاب کہف کون ہیں حال اُن کا کیا تھا اور ذوالقرنین کون ہے حال اس کا کیا تھا یہ
سائل ابوجہل کے پاس لکھکر بھیجے تب اس ملعون نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے پاس جاکے سوالات
مذکورہ شروع کئے اول یہ کہا اِنْ اٰتَیْتَ الْکِتَابَ بِمِثْلِ مَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی مِنَ الْکِتَابِ لَاٰمَنَّا بِکَ ترجمہ یعنے
اگر آئے تم کتاب کے ساتھ مثل اس کتاب کے کہ دی گئی موسےٰ کو یعنے توریت تو البتہ ہم تم پر ایمان لاوینگے جیسا کہ توریت
پر ایمان لائے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا اس کا جواب میں کل دونگا اس بھروسے پر کہا کہ جبرئیلؑ آوینگے
اُن سے پوچھیں گے اور اُس کا جواب دیویں گے اسمیں لفظ انشاء اللہ نہ کہا اسلئے گیارہ دن تک حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پاس جبرئیلؑ نازل نہ ہوئے اور جواب اس کا دے نہ سکے پس کافروں نے آکے حضرت سے کہا
اے محمد تیرے خدا نے تجھکو چھوڑ دیا حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اس بات سے بہت غمناک ہوئے
اور جناب باری میں عرض کی تب جبرئیلؑ جمعہ کے روز ظہر کے وقت نازل ہوئے اور درود اور سلام اللہ کی طرف سے
پہنچایا اور یہ آیت لائے قولہ تعالےٰ وَلَا تَقُوْلَنَّ بِشَیْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ترجمہ اور نہ کہو
تو کسی کام کو کہ میں یہ کروں گا کل مگر یہ کہ اللہ چاہے اور اگر بھول جاؤ جب یاد ہو اگرچہ وہ وقت گذرا ہے پھر بھی
انشاء اللہ کہا چاہیئے اور کافروں نے جو کہا خدا نے تم کو چھوڑ دیا وے تو دشمنی سے کہتے ہیں وہ خود منفعل ہیں اور اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے قسم کھا کر وَالضُّحٰی وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی ترجمہ قسم ہے دھوپ چڑھتے
وقت کی اور رات کی جب چھا جاوے نہ رخصت کیا تیرے رب نے تجھکو اور نہ بیزار ہوا یعنے حضرت کو کئی دن وحی
نہ آئی دل مکدر رہا تہجد کو نہ اُٹھے کافروں نے کہا اُسکے رب نے اُسکو چھوڑ دیا پس یہ سورۃ نازل ہوئی پہلے قسم کھائی

دھوپ کی اور رات اندھیری کی یعنے ظاہر میں بھی اللہ کی دو قدرتیں ہیں باطن میں بھی کبھی چاندنی ہے کبھی اندھیرا وہ
دونوں اللہ کی ہیں اللہ سے بندہ کبھی دور نہیں یہ فائدہ تفسیر سے لکھا ہے اور اگر سوال کریں تجھ سے قولہ تعالیٰ وَ
یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ ترجمہ اور تجھ سے
پوچھیں روح کو کہہ روح ہے میرے رب کے حکم سے اور تم کو خبر دی ہے تھوڑی سی یعنے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ
سلم کے آزمانے کو یہود نے پوچھا سو اللہ نے نہ بتایا کہ اُنکو سمجھنے کا حوصلہ نہ تھا آگے بھی پیغمبروں نے خلق سے باریک
باتیں نہ کہیں تھیں خیر اتنا ہی جاننا بس ہے کہ اللہ کے حکم سے ایک چیز بدن میں آپڑی وہ جی اٹھا جب نکل گئی
مرگیا یہ بھی تفسیر کا مضمون ہے پس اگر سوال کریں ذو القرنین سے قولہ تعالیٰ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ
سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ۝ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتّٰٓى اِذَا
بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۝ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ
تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ۝ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ
عَذَابًا نُّكْرًا ۝ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ِۨ الْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ۝ ترجمہ اور
سوال کرتے ہیں تجھکو ذو القرنین سے تو کہہ شتاب پڑھوں گا میں اوپر تمہارے اُس میں سے کچھ مذکور تحقیق اللہ نے اُسے
قوت دی تھی بیچ زمین کے اور دی تھی اُسکو ہر چیز سے راہ پس پیچھے چلا ایک راہ کے یعنے سرانجام سفر کا کرنے لگا یہانتک کہ
جب پہنچا سورج ڈوبنے کی جگہ پر پایا کہ وہ ڈوبتا ہے ایک دلدل کی ندی میں اور پایا اُسکے پاس ایک قوم کو ہم نے کہا
یعنے اللہ نے کہا اے ذو القرنین یا یہ کہ عذاب کرے توانکو اور یا یہ کہ پکڑے تو بیچ اُنکے بھلائی ذو القرنین بولا جو شخص ظالم
ہے پس البتہ عذاب کرینگے ہم اُسکو پھر پھیرا جاوے گا طرف پروردگار اپنے کے پس عذاب کرے گا اُسکو عذاب بُرا بُرا اور
لیکن جو شخص کہ ایمان لایا اور عمل کئے اچھے پس اُسکے واسطے بطریق جزا کے نیکی ہے اور البتہ کہیں گے ہم اُسکو کام اپنے
سے آسانی فائدہ پس جو حاکم عادل ہو اُسکی یہی راہ ہے بروں کو سزا دے بُرائی کی اور بھلوں سے نرمی کرے پس
اسکندر نے یہ بات کہی یعنی یہ چال اختیار کی عبد اللہ ابن عباسؓ نے روایت کی ہے کہ ذو القرنین مغرب کی زمین
میں معہ لشکر کئی برس رہے لوگوں کو خدا کی طرف دعوت کرتے سب لوگ وہاں کے اُنکے مطیع فرمان ہوئے اُنکو نوازش
فرمائی اور جو باغی تھا اُسکو راہ جہنم کی دکھائی کہتے ہیں کہ اسکندر ذو القرنین کی نبوت اور بادشاہت میں اختلاف ہے
بعضوں نے کہا کہ اوّل بادشاہ تھے پیچھے نبی ہوئے اور بعضوں نے کہا کہ اوّل نبی تھے پیچھے بادشاہ ہوئے اور بعض نے
اسی پر دلیل قائم کی کہ اگر نبی نہ ہوتے تو خدائے تعالیٰ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ کر کے خطاب کیوں فرماتا لیکن اُسکا
جواب یہ ہے کہ یہ وحی الہامی تھی جیسا کہ حضرت موسیٰ کی ماں کو حق تعالیٰ نے وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ

الہام فرمایا تھا نہ بواسطہ جبرئیلؑ کے اور اُنکو بادشاہی دی تھی مشرق سے مغرب تک اور رہنمائی اللہ ملک کی سمجھائی
تھی مشرق اور مغرب اور جزائر اور شہروں میں جاکے خلق کو خدا کی طرف دعوت کرتے یہانتک کہ زمین مغرب میں جہاں
آفتاب غروب ہوتا ہے جا پہنچے وہاں ایک شہر ایسا پایا کہ چار دیوار اُس کی روئینؓ کی تھی اسکے اندر کسی طرف سے جانے
کی راہ نہ تھی تمام لشکر گرد اسکے پڑے رہے اور بولے کس طرح اُسکے اندر جاویں پھر تقدیر کسی حکمت سے رسّی اور
کمند دیوار پر ڈال کے ایک آدمی کو اس پار کردیا وہ پھر نہ آیا اور دوسرے کو دیوار پر چڑھا دیا اور کہا شاید اُسطرف
بہشت یا اور کچھ ہوگا تم نہ جائیو دیکھ کے پھر آئیو جب یہ بھی گیا اور پھر نہ آیا تب ذوالقرنین نے سمجھا کہ جسکو بھیجوں گا وہ
نہیں آوے گا پس ملک کی حد بنا کے وہاں سے پھرے مشرق کی طرف مراجعت کی ایک جزیرے میں آپہنچے یہاں ایک
شہر ایسا پایا کہ بے کشتی کے وہاں جانا محال تھا اور اس شہر میں دانا عقلمند حکیم بہت تھے جب اُنکو ذوالقرنین کے آنے
کی خبر پہنچی تمام کشتیاں جزیرے سے لے کے چھپا دیں غرض ذوالقرنین معہ لشکر بلب دریا چندے ٹھہر کے کسی حکمت
سے دریا عبور کرکے اُس جزیرے میں جا اُترے وہاں کے لوگوں کو سوکھا دُبلا دیکھ کے اُنسے پوچھا کہ تمہارے لاغر
ہوجانے کا کیا باعث ہے اُنہوں نے کہا کہ یہ ہمارے شہر کی غذا کی تاثیر ہے ہم حکمت سے غذا کرتے ہیں خاصیت
اسکی یہی ہے پس وہاں کے حکمائنے سب نے مل کر ذوالقرنین کی ضیافت کی تب اپنی حکمت سے غذا تیار کرکے ایک
خوان پُر جواہرات سجا کے ذوالقرنین کے سامنے لا رکھا اور الگ ہوگئے اور کہا کہ آپ تناول کیجئے اُنہوں نے کہا کہ آپ
بھی آویں ہمارے شامل تناول فرماویں یہ کہکر سرپوش خوان پر سے اُٹھا کے کیا دیکھتے ہیں کہ طاس گلی پُر جواہرات
سے ہے تب کہا کہ ہم کس طرح سے یہ کھاویں گے یہ تو ہماری غذا نہیں اُن سبھوں نے کہا کہ تم اسلئے یہانتک آئے ہو
اور یہی تمہاری غرض اور مقصود ہے مگر یہ چیزیں بھوکوں کو نفع دیتی ہیں تم کو نافع نہیں اور ہم سے تم کیا چاہتے ہو
پھر ذوالقرنین یہاں سے طرف ہندوستان کے آئے اور ایک قاصد شاہ ہند کے پاس بھیجا کہ جاکے کہو کہ ہمارے ساتھ
بہت لشکر ہے ہم نہیں چاہتے ہیں کہ تمہارا ملک برباد ہووے اور ہم تم سے لڑائی کریں پس تمہیں لازم ہے کہ ہماری
اطاعت میں آؤ اور خراج قبول کرو تب اس قاصد نے جاکے شاہ ہند سے یہ باتیں کہیں کہ آپ ہمارے بادشاہ
کی اطاعت قبول کریں اور ایک ایلچی اپنی طرف سے اُنکے پاس بھیجدیویں کہ جہاں پناہ کو جاکے استقبال کرکے
لائے تب شاہ ہند نے تعظیم وتکریم سے ایک ایلچی معہ تحفہ و ہدایا دیکر ذوالقرنین کے پاس بھیجا جب ایلچی نے جاکے
تحفہ اور ہدایا اور نذریں اُن کے گذاریں تب آپنے حکم کیا کہ اُس کو لیجا کے اچھی طرح رہنے کو جگہ دو اور بعد تین دن
کے میرے پاس حاضر کرو تب بحسب حکم ملازموں نے اُسکو لے جاکے اچھی طرح سے ایک جگہ میں رکھا اور بعد
تین دن کے حضرت کی ملازمت میں حاضر کیا اسکندر نے اسکو دیکھکر سر اپنا نیچا کیا اور ایلچی نے اسکندر کو دیکھ کر

اُنگلی اپنی ناک کے نتھنے میں ڈال کر پھر نکال لی اور بغیر کہے بولے کسی سے اپنی جگہ پر چلا گیا خواصوں نے یہ حال دیکھ کر
سکندر سے عرض کی اے خداوند حضور نے شاہ ہند کے ایلچی کو دیکھ کے سر اپنا نیچا کیا اور اس نے حضور کو دیکھ کے اُنگلی
اپنے ناک کے سوراخ میں ڈال کر پھر نکالی اور بغیر کہے سُنے یونہی چلا گیا اس کا کیا بھید ہے فرمایا میں نے اُسکو دراز قد
دیکھ کے سر اپنا فرو کیا یہ بات سب کو معلوم ہے کہ لمبے قد کا آدمی احمق اور بیوقوف ہوتا ہے اور آیا ہے کُلُّ طَوِیْلٍ
اَحْمَقُ اِلَّا عُمَرُ وَ کُلُّ قَصِیْرٍ فِتْنَةٌ اِلَّا عَلِیٌّ یعنے جو آدمی دراز قد والے ہیں وہ احمق ہوتے ہیں مگر حضرت عمرؓ اور سب ناٹے آدمی
فتنے ہوتے ہیں مگر حضرت علیؓ اور اس نے جو اپنی ناک کے سوراخ میں اُنگلی رکھی تھی یہ میرا طالع سکندری دیکھ کے پھر
جاؤ اُسکو میرے پاس لے آؤ اور کھانا کھلاؤ وہ بزرگ آدمی ہے پھر اسکو لے آئے اور کھانے کو صرف روٹی اور گھی بھیج
دیا اُسکی عقل آزمانے کو اور وہ کھا گیا اور ایک سوئی اس میں رکھ کے سکندر کے پاس بھیجی اور سکندر نے اسی سوئی
کو سیاہ رنگ کرکے اُسی روٹی گھی پر رکھ کے پھر اُسکے پاس بھیجدی اور اس نے پھر ایک ٹکڑا آئینہ کا اُس پر رکھ کے
ذوالقرنین کے پاس بھیجدیا پس یہ ماجرا خواصوں نے دیکھ کے ذوالقرنین سے عرض کی اے جہاں پناہ اسمیں
کیا حکمت ہے بولے کہ روٹی اور گھی دینے کا مجھکو یہ مطلب تھا کہ مرد علم اور حکمت میں خوب ہوتے ہیں جیسے روٹی
ساتھ گھی کے اور جو وہ روٹی اور گھی پر سوئی رکھکر بھیجی تھی یہ سمجھکر کہ وہ علم اور حکمت میں خوب ہے پھر میں نے اُسکی
سوئی کو سیاہ رنگ کرکے جو بھیجی ہے یہ مطلب تھا کہ اُسکا علم اور حکمت بغیر عقل کے تیرہ و تاریک اور بے قیمت ہے
پھر اُس نے یہ سمجھکر روٹی اور گھی پر آئینہ رکھ کے میرے پاس بھیجا کہ وہ علم اور حکمت میں مانند آئینہ کے صاف روشن
ہے اور ہم نے معلوم کیا کہ لمبے قد کے آدمی بیوقوف ہوتے ہیں پس ہم دونوں میں یہی اشارت گفتگو تھی پھر بعد سے
ذوالقرنین مشرق کو جہاں کہ آفتاب طلوع ہوتا ہے وہاں جا پہنچے حق تعالیٰ فرماتا ہے ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ه حَتّٰی
اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰی قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ه ترجمہ پھر لگا ایک اسباب
کے پیچھے یعنی سفر کا سر انجام کیا یہاں تک پہنچا ذوالقرنین سورج نکلنے کی جگہ پایا کہ وہ نکلتا ہے ایک قوم پر کہ نہیں کیا
ہم نے اُن کے لئے سوا آفتاب کے پردہ فائدہ قوم شرقی کا نہ گھر تھا نہ کسی کی چھاؤں نہ کپڑا بیابان اور ریگستان
میں رہتے تھے کیونکہ ریگستان میں گھر نہیں بن سکتے نہ روئی کی کھیتی ہو سکتی ہے کہ اس سے کپڑا بناویں اور وہاں
جاڑا بہت ہوتا ہے اور کھانے کو دوسرے شہروں سے لاکے کھاتے اور زن و مرد ننگے رہتے مثال جانوروں کے
جلاع کیا کرتے اور جب دھوپ نکلتی تو بدن میں قوت آتی جب آفتاب غروب ہوتا تو سخت سردی پڑتی پھر وہاں سے
سکندر ذوالقرنین دوسری جگہ میں جا پہنچے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ه حَتّٰی اِذَا بَلَغَ بَیْنَ
السَّدَّیْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا لَّا یَکَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ه ترجمہ پھر پیچھے چلا ذوالقرنین اور راہ کے یہاں تک

کہ جب پہونچا درمیان دو دیوار کے پایا سوا اُن دونوں دیواروں کے ایک قوم کو کہ نزدیک نہ تھے جو سمجھیں بات کو فائدہ
حد مشرق میں دو پہاڑ بلند ہیں درمیان اُن دونوں پہاڑوں کے زاہد اور حکیم بہت تھے کسی کی بولی کوئی نہ سمجھا اس
لئے کہ پہاڑ دو آڑے تھے اس میں یاجوج ماجوج کے ملک میں وہی پہاڑ اٹکاؤ تھے مگر بیچ میں کھلا تھا اس راہ سے یاجوج
ماجوج آتے اور اُن لوگوں کو لوٹ مار کر چلے جاتے پس ذوالقرنین نے وہاں جا کے زاہدوں اور حکیموں کو وعظ و نصیحت
کی اور خدا کی طرف راہ بتائی بعد اسکے اُن دونوں پہاڑوں کی طرف گئے دو عظیم الشان پہاڑ تھے راہ اُس میں کسی طرف
نہ تھی اُس میں آدمی دو گروہ تھے بے عدد بیشمار عدد اُن کا سوا خدا کے کوئی نہیں جانتا اُن کو قوم یاجوج اور ماجوج کہتے
ہیں اور اولاد یاجوج کی ایک پہاڑ میں رہتی ہے اور اولاد ماجوج کی دوسرے پہاڑ میں یہ دونوں بھائی یافث
بن نوح علیہ السّلام کی اولاد میں سے ہیں بعد طوفان نوحؑ وہاں رہ گئے نسل اُنکی بیحد ہے اور صورت اُنہوں کی
آدمی کی لیکن قد و قامت میں کم و بیش ہیں بعضے دراز قد اور بعضے ایک گز اور بعضے ایک بالشت کے ہیں اور کان اُنہوں
کے اتنے بڑے ہیں کہ زمین پر لٹکتے ہیں جب وہ سوتے ہیں ایک کان زمین پر بچھاتے ہیں اور دوسرا کان بطور چادر کے
اوڑھتے ہیں وے سب ننگے پھرتے ہیں اور مثال حیوانوں کے ایک سے ایک جماع کرتے ہیں اور کچھ شرم و حیا اُن میں نہیں
اور مثال بہائم کے غائط و بول کرتے ہیں اور وہاں کھیت میں سوا تل کے اور دوسری چیز پیدا نہیں ہوتی اسی کو کھاتے
ہیں اور کوئی دین و مذہب کی خبر نہیں رکھتے ہیں اور خدا کو نہیں جانتے اور مرتے بھی نہیں پس وے ذوالقرنین کے
آنے کے آگے پہاڑ سے نکلکر ان زاہدوں اور حکیموں پر آکے ظلم کیا کرتے جس کو پاتے مار ڈالتے کھیت اور مواشی
اُنہوں کے لوٹ مار کے کھا جاتے اور وہ سب اُس قوم مواشی سے مقابلہ نہیں کر سکتے جب ذوالقرنین وہاں تشریف
لے گئے زاہدوں اور حکیموں پر نوازش فرمائی اور سب نے ملکر ذوالقرنین سے عرض کی کہ یاجوج اور ماجوج کے
ظلم سے ہم یہاں رہ نہیں سکتے جو جو احوال اُن پر گذرے تھے سب بیان کئے چنانچہ حق تعالےٰ فرماتا ہے قَالُوا
يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَىٰ أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا
وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ترجمہ کہا اُنہوں نے اے ذوالقرنین تحقیق یاجوج اور ماجوج فساد کرنے والے ہیں بیچ زمین کے پس
آیا کر دیویں واسطے تیرے کچھ مال اوپر اسبات کے کہ کر دیوے تو درمیان ہمارے اور درمیان اُنہوں کے دیوار کہ ہماری
طرف وہ نہ آسکیں پس خراج گذار ہمیشہ ہم تمہارے ہوں گے یہ کہا تب ذوالقرنین نے فرمایا قولہ تعالیٰ قَالَ مَا
مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ حَتَّىٰ إِذَا
سَاوَىٰ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوا حَتَّىٰ إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا فَمَا
اسْطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا قَالَ هَٰذَا رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا

ترجمہ کہا ذوالقرنین نے جو مقدور دیا مجھکو میرے ربّ نے وہ بہتر ہے بیچ اُسکے پس مدد کرو میری ساتھ قوت کے کہ
کردوں میں درمیان تمہارے اور درمیان یاجوج و ماجوج کے دیوار موٹی کہا تم لے آؤ میرے پاس تختے لوہے کے
یہانتک کہ جب برابر کردیا دو پھاٹکوں تک پہاڑ کی کھادھوں کو یہانتک کہ جب کردیا اُسکو آگ کہا ذوالقرنین نے کہ
لے آؤ میرے پاس کر ڈالوں اُس پر تانبا پگھلا ہوا پس نہ سکیں کہ چڑھ آویں اوپر اُسکے اور نہ سوراخ کرسکیں اُسمیں کہا کہ
یہ مہربانی ہے میرے پروردگار کی پس جب آویگا وعدہ میرے پروردگار کا کردیویگا اس دیوار کو ریزہ ریزہ
اور یہی وعدہ میرے پروردگار کا سچ ہے فائدہ اول لوہے کے بڑے بڑے تختے بنائے ایک پر ایک دھرتے
گئے کہ دو پہاڑوں کے برابر ملادیا پھر تانبا پگھلا کے اُسکے اوپر ڈالا وہ درزوں میں بیٹھکر جم گیا سب ملکر ایک پہاڑ ہوگیا
ہمارے پیغمبرؐ کے پاس ایک شخص نے کہا کہ میں سد تک گیا ہوں اور اُسکو دیکھا ہے حضرتؐ نے کہا کہ اسکی طرح بیان کر
اُس نے کہا جیسا چارخانہ لنگی فرمایا تو سچا ہے وہ لوہے کے تختے سیاہ لگتے ہیں اور درزوں میں لکیر تانبے کی سُرخ جیسا
کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ترجمہ
یہانتک کھولے جاویں یاجوج اور ماجوج اور وے ہر اُونچان سے دوڑتے ہونگے یعنے جب روز قیامت نزدیک آوے
گا یاجوج اور ماجوج سد سے نکلیں گے تمام روئے زمین پر منتشر ہونگے جہاں جہاں جو پاوینگے سو کھا جاوینگے اور
خدا کے حکم سے جب نرسنگا اسرافیلؑ پھونکیں گے اُسکی آواز سے ساری مخلوقات مرجاویگی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
ایک روایت ہے کہ ہر روز یاجوج اور ماجوج کوشش کرتے ہیں کہ سدّ سکندری توڑکے باہر آویں لیکن بحکم خدا توڑ
نہیں سکتے صبح سے شام تک دیوار کو آکے سب چاٹتے ہیں اور کچھ ہتھیار نہیں رکھتے کہ اوسی سے توڑیں مگر تمام دن بار
سے چاٹتے چاٹتے مثل پوست بیضہ کے کر ڈالتے ہیں تھوڑی سی باقی رہ جاتی ہے تب کہتے ہیں کہ کل سب توڑ دینگے
اور نکل جائیں گے مگر انشاء اللہ تعالیٰ زبان سے نہیں بولتے اسلئے نہیں توڑ سکتے صبح سے شام تک اُن کا یہی
معمول ہے اور جب خروج ہوگا قیامت کے قریب اس قوم میں ایک لڑکا مسلمان پیدا ہوگا جب وہ بڑا ہوگا انہوں کے
بسم اللہ کرکے دیوار کو چاٹنی شروع کرے گا اور کہے گا انشاء اللہ کل اس دیوار کو توڑ ڈالیں گے تب خدا کے حکم
سے وہ سدّ سکندری ٹوٹے گی بعد اسکے سب قوم نکل آوے گی مروی ہے کہ طول اس دیوار کا چھتیس کوس
کی راہ ہے اور عرض تین کوس کی راہ اور بعض نے کہا کہ دیوار کا طول تین سو کوس کی راہ ہے اور عرض اُس کا ڈیڑھ سو
کوس اور اونچائی ستر گز ہے اور خبر ہے کہ وے جب دیوار توڑ کے نکلیں گے پہلے ملک شام میں آوینگے بعد اسکے بلخ میں
پس ذوالقرنین نے یہاں سے مشرق کی طرف جانے کا قصد کیا علما حکما سے پوچھا کہ تم نے کسی کتاب میں دیکھا ہے
کہ درازی عمر کس چیز سے ہوتی ہے ان میں سے ایک حکیم نے عرض کی کہ اے جہاں پناہ میں نے آدمؑ کی وصیت نامہ

میں دیکھا ہے کہ حق تعالےٰ نے ایک چشمہ آب حیات کا ظلمات میں کوہ قاف کے اندر پیدا کیا ہے کہ پانی اُسکا دُودھ سے
زیادہ سفید اور برف سے خُنک تر اور شہد سے میٹھا زیادہ اور مکھن سے نرم اور مُشک سے خوشبو زیادہ ہے جو کوئی اُسے پیویگا
اُسکی موت نہ ہوویگی قیامت تک وہ زندہ رہے گا اور اُس پانی کا نام آب حیات ہے تب ذوالقرنین کو شوق ہُوا
آب حیات پینے کا علماؤں سے کہا کہ تم بھی ہمارے ساتھ ظلمات میں چلو انہوں نے کہا کہ آپ جائیے یہاں کے ہم
قطب ہیں دنیا کی آفت سے ہم نہیں جاسکتے ذوالقرنین نے کہا تم لوگوں کو میرے ساتھ ہونا ضروری ہے اور کہو
تو سواری میں کونسا جانور چُست و چالاک ہوتا ہے وے بولے اسپ تازی مادیان کہ جو بچہ نہ جنی ہو تب ہزار سوار
مادیان اسپ تازی چُن چُن کر لئے اور حضرت خضرؑ کو سب لشکر کے آگے پیشوا کیا اور کہا کہ ظلمات میں جب پہونچینگے تو یقین
ہے کہ کوئی کسی کو دیکھنے نہیں پاویں گے اُسوقت کیا ہوگا حکمانے کہا کہ اگر لعل و یا گوہر شاہوار حضور کی سرکار
میں ہو تو لے لیجیئے جب ایسی نوبت آویگی تو اُسی کی روشنی سے راہ چلینگے تب ایک گوہر شب چراغ خزانۂ عامرہ
سے نکال کر حضرت خضرؑ کے حوالے کیا اور تخت اور تاج اور سلطنت مُلازموں میں سے اپنے ایک دانا عقلمند کو
سپرد کیا اور بارہ برس کے وعدے پر اُس سے رخصت ہو کر اور کھانے پینے کا توشہ سرانجام سب لیکر ظلمات
کی طرف آبِ حیات کی تلاش کو گئے جب کوہ قاف میں گئے راہ بھول کر ایک برس تک اُسمیں گھومتے رہے اور خضرؑ
لشکروں سے جُدا ہو کر ایک اندھیرے میں جا پڑے تب وہ گوہر شب چراغ جیب سے نکال کر زمین پر رکھدیا اُسکی
روشنی سے تاریکی جاتی رہی اللہ کی مہر سے چشمۂ آبِ حیات کا اُن کو ملا تب حضرت خضرؑ نے منہ ہاتھ دھو کر آبِ حیات
پی لیا اور خدا کا شکر بجا لائے پس خضرؑ کی عمر دراز ہوئی پھر وہاں سے مراجعت کرکے دوسری ایک تاریکی میں
آپڑے وہ گوہر شب چراغ نکال کر زمین پر رکھدیا سب اُجالا ہو گیا اور جتنے لشکر اندھیرے میں پڑے ہوئے تھے
حضرت خضرؑ کے پاس آکے جمع ہوئے اور اسکندر ذوالقرنین اپنے لشکروں سے کہہ گئے تھے کہ تم یہاں ٹھہر دیں
آگے چل کے کچھ تماشا عجیب و غریب دیکھ آؤں یہ کہکر جب آگے بڑھے ایک بالاخانہ نظر آیا ایسا کہ چار دیواری
اُسکی ہوا پر معلق ہے اُسمیں مرغ پرندے بہت دیکھے مرغوں نے حضرت سے کہا کہ تو اس ظلمت میں بستی چھوڑ کے
کیوں آیا ہے بولے میں آب حیات پینے کو آیا ہوں پھر شاہ مُرغ نے اُن میں سے کہا اے ذوالقرنین اب وہ وقت
آپہنچا ہے کہ مرد سب لباس حریر پہنیں گے اور اچھے اچھے مکان بنا کے دنیا کے پیچھے لہو لعب عیش و نشاط میں مصروف
رہیں گے یہ کہکر پر اپنا جھاڑا پھر کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بالاخانہ تمام جواہرات کا بن گیا پھر کہا کہ اے ذوالقرنین جنگ
باجہ اور بربط اور طنبور بجنے کا وقت آیا ہے یہ کہکر پھر اپنا پر جھاڑا سو کیا دیکھتے ہیں کہ تمام بالاخانہ لعل و یاقوت کا بن گیا سو یہ
دیکھکر بھوچک ہو گئے اُس مرغ نے پھر حضرت سے کہا کہ تو مت ڈر یہ کارخانہ ابلیس کا ہے پھر اس مرغ نے کہا کہ اب فساد

ظاہر ہوگا لا الٰہ الا اللہ باقی ہے یا نہیں حضرت نے کہا باقی ہے پھر پوچھا خلق اللہ میں ہنوز دیانت بجا ہے یا نہ حضرؑ نے کہا بجا ہے تب وہ مُرغ وہاں سے دوسرے کوشک پر چلا گیا مروی ہے کہ اُس مرغ نے ذوالقرنین سے کہا کہ تو اس بالاخانہ پر جا کے دیکھ وہاں کیا چیز ہے تب ذوالقرنین وہاں جا کے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص ایک پاؤں پر کھڑا ہوا نرسنگا مُنہ میں لگا کے آسمان کی طرف دیکھ رہا ہے کہ وہ اسرافیلؑ تھے ذوالقرنین سے کہا کہ اے ذوالقرنین تو اپنی سلطنت اور روشنی ملک کی چھوڑ کر اس ظلمات میں کیوں آپڑا کیا وہ تجھکو بس نہ تھا آپ نے کہا کہ میں آب حیات پینے کو آیا ہوں تاکہ آبحیات سے زندگی کی زیادتی ہو خدا کی عبادت کروں تب اسرافیل علیہ السلام نے ذوالقرنین کے ہاتھ میں ایک پتھر مثال بلی کے سر کے دیا اور کہا کہ میں نے تجھکو غفلت سے ہوشیار کیا اب چلا جا بہت حریص مت ہو تب ذوالقرنین وہاں آب حیات نہ پا کے اپنے لشکروں میں پھر آئے سب اکٹھے ہو کر چلے آتے تھے اندھیری میں ٹکڑے ٹکڑے سنگ ریزے کے گھوڑوں کے پیر کے تلے مثال لعل شب چراغ کے چمکتے دیکھ کے پوچھا یہ سب کیا چیز ہے لقمان حکیم نے کہا یہ پتھر ہیں جو شخص انکو اُٹھالے گا چن لے گا آخر وہ پچھتائے گا اور جو شخص نہیں اُٹھا دے گا وہ بھی پچھتاوے گا آخر کسی نے چن لئے اور کسی نے نہ لئے جب ظلمات سے نکل آئے کیا دیکھتے ہیں کہ تمام جواہرات لعل اور زبرجد اور یاقوت اور فیروزہ اور زمرد ہیں تب جن لوگوں نے نہ لئے تھے پچھتانے لگے اور جنہوں نے کچھ لئے تھے وہ بھی پچھتائے کہ کیوں زیادہ نہ لئے ذوالقرنین نے لقمان حکیم سے پوچھا جو پتھر اسرافیلؑ نے مجھے دیا اس میں کیا ماجرا ہے لقمان نے کہا کہ تم اپنا پتھر ترازو میں ایک طرف رکھو اور سب کا پتھر ایک طرف رکھو دیکھو کس کا پتھر وزن میں بھاری ہوتا ہے دیکھا کہ ذوالقرنین کا پتھر وزن میں بھاری ہوا پھر لقمان حکیم سے پوچھا کہ اس میں کیا اسرار ہے وہ بولے اب سب کے پتھر اُتار کر اس پلے میں ایک مشت خاک رکھدو جب رکھا پلے ترازو کے دونوں طرف برابر آئے پھر پوچھا لقمان سے اس میں کیا بھید ہے لقمان نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مشرق سے مغرب تک بادشاہت دی ہے تو بھی تم کو سیری نہیں مگر پیٹ تمہارا ایک مٹھی خاک گور سے بھرے گا جب ذوالقرنین نے یہ بات سُنی تمام لشکروں کو اپنے پاس سے رخصت کیا وے اپنے ملک بملک چلے گئے اور ذوالقرنین یہاں رہ گئے اور عبادت میں مشغول ہوئے بعد چند روز کے انتقال کیا اور سونے کے تابوت میں وہاں مدفون ہوئے نقل ہے کہ ذوالقرنین نے مرنے کے وقت اپنی ماں کو وصیت کی تھی کہ بعد موت کے میری رُوح کو ثواب بخشیو اور یتیم اسیر غریب مسکین بیوہ بیکس محتاجوں کو کھلائیو جب انکی ماں کو یہ خبر پہنچی زار زار روتے لگیں اور وصیت اُنکی بجا لائیں جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے احوال سکندر ذوالقرنین کا اور سوالات مذکورہ سے ابوجہل اور مکّے کے کافروں کو اور یہودیوں کو جواب دیا کافر سب سُن کے متعجب ہوئے اور بولے یہ سچ کہتے ہیں مطابق توراۃ اور زبور کے کہتے ہیں اس میں ذرا فرق نہیں پس سِوا

ابوجہل کے اور سب کے سب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پر ایمان لائے اور ابوجہل سے حضرت نے
کہا اب تم کو معلوم ہوا یا شک میں ہو کہ میں رسول سچا ہوں یا نہیں اگر تم کو شک ہو تو پھر پوچھو تب اس لعین
نے کہا کہ تم ایک ساحر ہو اور دوسرا ساحر موسیٰ تھا ہرگز تمہارے دین میں نہیں آوں گا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا
ہے اُن کافروں کی شان میں فَلَمَّا جَاۗءَھُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى
ترجمہ پس جب پہونچی انکو ٹھیک بات ہمارے پاس سے کہا انہوں نے کیوں نہ ملی اسکو پیغمبری جیسی ملی تھی موسیٰ
کو یہ بات کہی اور راہ ضلالت اختیار کی پس بھائیو مومنو ہم سب کو لازم ہے کہ خدا اور رسول کی رضامندی
پر رہیں اور ان کے احکام شرع بجا لائیں اس سے غافل نہ ہوویں آمین یا رب العالمین یہاں تک
تھا قصہ سکندر ذوالقرنین کا واللہ اعلم بالصواب

## قصہ فرعون علیہ اللعنۃ کا اور تولد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا

کہتے ہیں کہ فرعون کے باپ کا نام مصعب اور دادا کا نام ملک ریان تھا اور بعض نے کہا کہ فرعون کا نام مصعب
بن ولید بن ریان تھا اور چار سو برس کی عمر اُسکی تھی اتنی مدت میں کبھی بیمار نہ ہوا تھا اور سر میں درد نہ ہوا تھا
اور نہ کوئی دشمن اُس پر غالب ہوا اور فرعون اسکو اسلئے کہتے ہیں کہ خدائی کا دعویٰ کیا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سورۂ نازعات
میں فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ترجمہ کہا فرعون نے لوگوں سے میں ہوں
تمہارا رب سب سے اوپر پس پکڑا اسکو اللہ نے سزا میں پچھلی کی اور پہلی کی آخرت میں بھی عذاب ہوگا اور دنیا میں بھی
عذاب پایا اول اچھا تھا اس ملعون نے جب دعویٰ خدائی کا کیا تب اللہ نے اسکو بہتر بلا میں گرفتار کیا خبر ہے کہ
پیدائش اسکی بلخ میں تھی وہاں سے سیاحت کو نکلا بیوشخنہ ایک شہر کا نام ہے یہاں آیا تب ہامان بے ایمان
سے ملاقات ہوئی اور وہ یہاں کا باشندہ تھا فرعون سے پوچھا تم کہاں سے آتے ہو کہاں جاؤ گے وہ بولا میں
بلخ سے آتا ہوں سیاحت کو نکلا ہوں ہامان بولا میں بھی تمہارے ساتھ چلونگا سیر کروں گا تب دونوں ملعون
مصر میں آئے ایام خربوزے کے تھے جا کے کھیت والے سے کھانے کا سوال کیا اُسنے کہا کہ تم میرے خربوزے
شہر میں بیچ آؤ تب تمہیں کھانے کو دوں گا تب فرعون ملعون ہامان بے ایمان کو یہاں رکھ کے خربوزے
بیچنے کو شہر میں گیا دوکانداروں نے اس سے کہا کہ ہم زر باقی میں بھی پھل پھلاری ترترکاری سب مول لیتے
ہیں نقد میں نہیں پیچھے بیچ کے جسکی جو قیمت بانا ہوتی ہے سودے ڈالتے ہیں ہمارے شہر کا یہی دستور ہے
تب فرعون ملعون خربوزے دے کے پہنچ کے وہاں سے خالی ہاتھ پھر آیا اور مالک خربوزے سے جا کے کہا کہ یہ کام

اچھا نہیں ہے اتنا بول کے وہانسے پھرا اور شاہ مصر کو جاکے ایک عرضی کی کہ میں بعید الوطن غریب ہوں کھانے بغیر عاجز ہوں فدوی کو کوئی کام اسی شہر میں جہاں پناہ کی سرکار عالی میں کہ موافق وجہ گذران کے ہو تو غلام کو دیکر سرفراز کریں پس اس بدبخت کا بخت بیدار تھا بادشاہ کا حکم ہوا کہ تو کونسا کام چاہتا ہے وہ بولا کہ داروغگی مقبرہ اسی شہر کی چاہتا ہوں کہ بے اجازت میری کوئی مُردہ وہاں گاڑنے نہ پاوے تب شاہ مصر نے اسکو شہر میں گورستان کی داروغی دی تب دروازے پر گورستان کے جا بیٹھا قضائے الٰہی سے ایسا ہوا کہ اسی سال مصر میں وبا پھیل گئی بہت آدمی مرنے لگے تب فرعون مُردود ایک ایک لاش کے پیچھے ایک ایک درم سونے کا لیا کرتا تھوڑے دن میں اُسکا مال انبوہ روپیہ جمع ہوا بعد اُسکے مقربان بادشاہ کو کتنا روپیہ دیکے تمام شہر کی داروغائی لے لی اور وہ شاہ مصر اپنے جہل سے اُسکو پیار کرتا اور خلعت بھی دیتا اتفاقاً قضائے الٰہی سے وزیر مصر کا مرگیا بعد اسکے فرعون کو وزیر مصر کا کیا تب ہامان سے فرعون نے کہا میں چاہتا ہوں کہ خدائی کا دعویٰ کروں کہ ساری خلق آکے مجھکو پوجے اور معبود جانے لعنۃ اللہ علیہ ہامان نے اُس سے کہا کہ تو اگر خدائی چاہتا ہے تو آہستہ آہستہ پہلے خلق کو ہاتھ میں لے فرعون بولا اسکی کیا تدبیر ہے سب لوگ تو یوسف پیغمبرؑ ابن یعقوبؑ کے دین پر مستحکم ہیں کیسے انکو لاؤں بعد اُسکے یہ تدبیر ٹھہرائی بادشاہ کے پاس عرض کی کہ میں چاہتا ہوں کہ اس برس کا خزانہ مصر کی رعیتوں پر آپ معاف کریں سرکار میں ایک سال کا خزانہ فدوی اپنی طرف سے دے گا بادشاہ نے کہا میں نہیں چاہتا ہوں کہ تمہارا نقصان ہو اور میرا نفع اچھا اس سال کا خزانہ رعیتوں پر تمہاری خاطر سے ہم نے معاف کیا فرعون نے کہا میں نہیں چاہتا ہوں کہ سرکار عالی کا خزانہ کمتی ہو پس بادشاہ نادان کم فہم تھا فرعون کی خاطر رعیتوں سے ایک سال کا خزانہ نہ لیا اور کہا کہ اپنے دل کی مُراد پوری کر تب فرعون نے دیوان اور خزانچیوں کو بُلا کے پوچھا کہ مصر کا خزانہ رعیتوں سے کتنا وصول ہوتا ہے بولے اتنا ہوتا ہے پس فرعون نے اُسی قدر روپیہ اپنی طرف سے خزانہ بادشاہ کی سرکار میں داخل کیا اور دو برس کی معافی کیواسطے بھی ہم نے سرکار عالی میں عرض کی سو بھی قبول ہوئی تب تمام رعایا مصر کی سُن کے خوش ہوئی غریب غربا جتنے تھے فرعون کی ترقی کی دُعا کی اور شکر خدا بجا لائے پس تین سال کا خزانہ موقوف ہونے سے مصر کی رعایا کو فراغت ہوئی پھر بعد چند روز کے مصر کا بادشاہ مرگیا اور کوئی ولی وارث اُسکا نہ تھا کہ اُسکے تخت پہ بیٹھے پس بادشاہ کو دفنا کر تین روز تک تعزیت کی اور چوتھے روز تمام شہر کے لوگ قاضی مفتی عالم فاضل غریب غربا چھوٹے بڑے سب بادشاہی دربار میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ تخت پر کسی کو بٹھایا چاہیئے کیونکہ ملک بے سر نباشد چونکہ مصر کے لوگوں نے فرعون سے نیکی دیکھی تھی کہ تین برس کا خزانہ مصر کا معاف کیا تھا اپنے پاس سے روپیہ تین برس کا بادشاہ کو دیا تھا اسلئے سب اس سے خوش تھے یہ خیر خواہی